ہفت روزہ
# الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد20 | جمعۃ المبارک 15؍فروری 2013ء | 05؍ربیع الثانی1434ہجری قمری 15؍تبلیغ 1392 ہجری شمسی | شمارہ 07


## فرشتوں کی دعائیں

حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

’’جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ مجھ پر درود پڑھتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اب وہ شخص چاہے تو اس میں کمی کرے یا چاہے تو اس میں اضافہ کرے‘‘۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ باب الصلوۃ علی النبی حدیث نمبر897)

**آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔**

**صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غیر معمولی ایمانی حالت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات کا نہایت ایمان افروز تذکرہ۔**

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر اختتامی خطاب فرمودہ 20؍مئی 2012ء بمقام نن سپیٹ۔ ہالینڈ)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَه
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’ہزارہا آدمیوں نے میرے ہاتھ پر اپنے طرح طرح کے گناہوں سے توبہ کی ہے اور ہزارہا لوگوں میں بعد بیعت مَیں نے ایسی تبدیلی پائی ہے کہ جب تک خدا کا ہاتھ کسی کو صاف نہ کرے ہرگز ایسا صاف نہیں ہوسکتا اور میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہزارہا صادق اور وفادار مرید بیعت کے بعد ایسی پاک تبدیلی حاصل کر چکے ہیں کہ ایک ایک فرد اُن میں بجائے ایک ایک نشان کے ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ اُن کی فطرت میں پہلے ہی سے ایک مادہ رشد اور سعادت کا مخفی تھا مگر وہ کھلے طور پر ظاہر نہیں ہوا جب تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ غرض خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ساتھ نصرت اور تائیدِ الٰہی ہوتی ہے‘‘۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 صفحہ 249)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نہیں، لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کے دل خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر دیئے ہیں اور ایسے ایسے تائیدی نشان ظاہر ہو رہے ہیں کہ جو جہاں اُن لوگوں کے ایمان میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں جن کے ساتھ یہ نشانات کے واقعات ہوتے ہیں، وہاں دوسروں کے لئے بھی ایمان میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

اس وقت مَیں آج کے واقعات بیان نہیں کروں گا۔ وہ واقعات، تائیدی نشانات بیان نہیں کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے لوگوں کے ساتھ آج بھی ہو رہے ہیں۔ بلکہ اُس زمانے میں اور اُن لوگوں میں مَیں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پایا اور وہ زمانہ دیکھا۔ کیسے کیسے انہوں نے نشان دیکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر کس طرح اُنہیں یقین تھا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا کے مسیح کے الفاظ ہیں جو ان کو کہے گئے ہیں اور وہ ضرور بالضرور پورے ہوں گے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اُن کی رہنمائی فرمائی۔ مخالفین سے واسطہ پڑا تو اَن پڑھوں نے بھی ایسے ایسے جواب دیئے کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اُن کے ساتھ شامل ہے۔ کیا ایمانی حالت تھی اور کس طرح اُن کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت تھی۔ ان واقعات سے یہ سب پتہ لگتا ہے۔ اور پھر یہ تائید و نصرت اُن کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی تھی۔

انہی واقعات میں سے جو پہلا واقعہ، پہلی روایت صحابہ کی مَیں نے لی ہے وہ حضرت محمد حسین صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ غالباً 1902ء میں یا 1903ء کے شروع میں حضرت اقدس کی ایک اپیل منظور ہو کر جرمانے کا روپیہ واپس آیا تھا۔ (یہ غالباً کرم دین جہلمی والے مقدمہ کی بابت تھا) تو میرے والد صاحب دو روپے کے بتاشے لے کر اور مجھے ساتھ لے کر مسجد مبارک میں پہنچے۔ (اس زمانے میں بتاشے میٹھے کے طور پر استعمال ہوتے تھے)۔ تو ہر ایک کو جتنی جتنی توفیق تھی اور ان کا اخلاص تھا وہ دو روپے کے بتاشے لے کر مسجد میں پہنچے اور ساتھ اپنے بچے کو لے گئے۔ اور دو روپے بڑی رقم تھی۔ کہتے ہیں کہ مسجد چونکہ اس وقت بہت چھوٹی تھی، چند بزرگ آدمی وہاں پر موجود تھے۔ حضرت اقدس بھی تشریف فرما ہوئے۔ نماز ادا کی گئی۔ بعد نماز حضور کے سامنے وہ بتاشے میرے والد صاحب نے پیش کئے اور عرض کیا کہ حضور! مقدمے میں فتح کی خوشی میں یہ لایا ہوں۔ حضور نے خوشی کا اظہار فرمایا اور حکم دیا کہ تقسیم کر دو۔ میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ جب تک حضور نہ کھائیں گے اُس وقت تک مَیں تقسیم نہ کروں گا۔ یہ سُن کر حضور مسکرائے اور مٹھی ہاتھ میں لے کر اور اُن میں سے ایک منہ میں ڈال کر یا دو تین کھائے ہوں گے، نصف کے قریب اندر بھیج دیئے اور باقی تقسیم کرنے کے بعد میرے والد صاحب نے حضور کے سامنے بیٹھ کر یہ باتیں سنائیں کہ حضرت جی! (اُن کا اپنا انداز تھا ایک بے تکلفی کا) مَیں تو درحقیقت اُسی دن احمدی ہو گیا تھا جس دن مارٹن کلارک کے مقدمے کا فیصلہ ہوا تھا۔ کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو اپنی مسجد کا امام مولوی امام الدین مقرر کیا ہوا تھا، اُس نے اس مقدمے کے شروع ہونے پر ہی کہنا شروع کر دیا تھا کہ محمد حسین شیر کے منہ میں (یعنی محمد حسین بٹالوی کو شیر کہتا تھا) اب مرزا صاحب بکرا آیا ہے۔ (نعوذ باللہ) اب یہ زندہ نہیں جا سکتا۔ مگر جب نتیجہ میں نے دیکھا تو مولوی امام الدین سے مَیں نے کہا کہ میاں جی! (مولوی کو میاں جی کہتے تھے) یہ تو الٹا ہی کام ہو گیا۔ بکرے نے شیر کا وہ حال کیا ہے کہ منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔ اس پر حضرت صاحب بہت ہنسے اور کچھ فرمایا بھی جو مجھ کو یاد نہیں رہا۔ پھر کہتے ہیں میرے والد نے کہا کہ میاں ایسا شرمندہ ہوا کہ حضرت جی! وہ میرے سامنے سے اب نہیں گزرتا۔ خیر مَیں نے تو بیعت کر لی۔ جب مولوی محمد حسین کو معلوم ہوا تو میرے پاس ایندھن خریدنے کے لئے آیا (ان کا ٹال تھا، لکڑی کا کاروبار تھا) کہتے ہیں پہلے مَیں اُس سے بہت تعظیم سے پیش آیا کرتا تھا، مگر اس واقعہ کے بعد پھر مجھ کو اُن کی شکل دیکھنے سے نفرت ہو گئی۔ (بٹالے کے دہلی دروازے کے باہر ہی ہمارا لکڑی کا ٹال تھا) اس لئے مَیں اپنے تخت پوش پر ہی بیٹھا رہا۔ (جب وہ مولوی آیا، تو وہاں جو تخت پوش بچھا ہوا تھا وہیں اپنے اڈّے پر بیٹھے رہے) مولوی کو ناگوار گزرا اور بولے کہ میاں محمد بخش! کیا محمد اکبر کی طرح تم بھی پھر گئے ہو۔ میں نے کہا مولوی صاحب! جب کوئی کام ہو پھر آتے ہیں ورنہ اپنے اڈّے پر بیٹھتے ہیں۔ (کام ہو، ضرورت ہو تو آتے ہیں۔ نہیں تو ملازم ہیں وہ آپ کی ضرورت پوری کر رہے ہیں) مولوی نے کہا میرا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ محمد اکبر تو مرزائی ہو گیا تھا کیا تم بھی ہو گئے ہو۔ تو حضرت جی! (حضرت مسیح موعود کو کہتے ہیں کہ) مَیں نے جواب دیا کہ مولوی صاحب! پہلے آپ پھرے تھے بعد میں ہم پھرے۔ مولوی محمد حسین صاحب کہنے لگے یہ کس طرح؟ کہتے ہیں مَیں نے کہا کہ آپ کے پیچھے ہم ہمیشہ جمعہ پڑھتے رہے اور آپ نے کئی بار خطبہ میں فرمایا تھا کہ مرزا صاحب نے جو کچھ براہین میں لکھا ہے (یعنی براہین احمدیہ میں) وہ سب سچ ہے اور مرزا صاحب بہت بڑے بزرگ ہیں۔ یہ باتیں آپ کی سن کر ہم نے بھی اُن کو بزرگ مان لیا تو ہمارا کیا قصور۔ مولوی صاحب (مولوی محمد حسین صاحب) بولے کہ اُس وقت وہ سچے تھے۔ مَیں نے کہا مولوی صاحب! بڑے تعجب کی بات ہے، کبھی وہ بھی جوہری کہلانے کا حقدار کہلا سکتا ہے جو جواہر کی شناخت تو پورے طور پر نہ کرے اور

یونہی کھرا کھوٹا کہہ دے۔ اُس پر مولوی صاحب خاموش ہو کر واپس چلے گئے اور آج تک کبھی کوئی بات نہیں کی۔ (کہ پہلے آپ اُن کو سچا کہتے تھے اچھے آپ جوہری ہیں۔ اپنے آپ کو بڑا عالم سمجھتے ہیں، ایسا عالم جس کو پہچان ہی کوئی نہیں) کہتے ہیں اس پر حضرت اقدس نے فرمایا (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) کیا پیارا خدا ہے جس نے اپنے اَن پڑھ بندے کو القاء کر کے اتنے بڑے مولوی کو لاجواب کر دیا۔ یہ خدا کی نصرت ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 95 تا97 روایت حضرت محمد حسین صاحبؓ ولد میاں محمد بخش صاحب)

پھر ایک روایت حضرت اللہ دتہ صاحب ہیڈ ماسٹر ولد عبدالستار صاحب کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

’’خاکسار قوم حُر بنی اسرائیل سے ہے۔ ہمارے آبائی پیر کشمیر سے آتے تھے۔ میرے احمدی ہونے پر وہ بگڑ گئے اور کہا کہ ہم اس کے سارے کام بند کر دیں گے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا۔ حضور کی طرف سے جواب آیا کہ یہ لوگ خود تباہ ہوں گے، تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل ہوئے اور اُس پیر کی نسل بند ہو گئی اور خود نابینا ہو گیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 119 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ)

اس کی مزید تفصیل آگے ایک روایت میں بیان کرتے ہیں۔ اُسی پیر کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے احمدی ہونے پر جب میرا پہلا کشمیر کا پیر حیدر شاہ بگڑ کر کہنے لگا، مَیں قمر شاہ کا بیٹا نہیں اگر اس کے کام سب بند نہ کئے۔ (یعنی تم احمدی ہو گئے ہو، تمہارے سب کام بند نہ کر دیئے تو) مَیں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے تسلی فرمائی کہ یہ لوگ خود تباہ ہوں گے، تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پیر صاحب کے ہاں ایک لڑکی تھی۔ اولاد کی خاطر ایک روز نکاح کیا تو وہ لڑکی بھی مر گئی اور آپ نابینا ہو گیا اور مَیں جو دس روپے کا ملازم تھا اور کوئی اولاد اُس وقت نہ تھی ضلع بھر کا سینئر ہیڈ ماسٹر ہو گیا اور بیٹے، پوتے اور نواسے ہو گئے۔ میرا چپڑاسی ہی اس وقت سولہ روپے تنخواہ لیتا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 401-400 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ)

پھر آگے کہتے ہیں کہ آج سے چھتیس سال پہلے رمضان المبارک میں خاکسار قادیان میں تھا، مسجد مبارک میں تہجد ادا کر کے بیٹھا تھا کہ مَیں نے دیکھا۔ (یعنی تہجد کے بعد بیٹھے تھے کہ نظارہ دیکھا، یا خواب کی صورت تھی) کہ جامن کے درخت پر بڑے موٹے سیاہ جامن لگے ہوئے ہیں۔ مَیں سیڑھی لگا کر چڑھ گیا اور ایک ہاتھ مار کر بہت سے جامن نگل گیا۔ مجھے اس نظارے سے فکر پیدا ہوئی کہ کہیں مجھے پلیگ نہ ہو جائے (طاعون نہ ہو جائے) تو الہام ہوا اس سے یہ مراد ہے کہ تیرے دشمن برباد ہوں گے۔ (جب یہ فکر پیدا ہوئی، ساتھ ہی الہام بھی ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے دشمن تباہ ہوں گے۔) چنانچہ ہمیشہ میرے دشمن برباد ہوتے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حضور علیہ السلام نے مجھے خوشبودار صابن کی ٹکیہ اور ایک جائے نماز دیا۔ یہ بھی ایک نظارہ دیکھا یا خواب دیکھی۔ جب دیا ہے تو حضور علیہ السلام نے خواب میں ہی فرمایا کہ صابن اپنے پاس رکھو اور جائے نماز امیر کابل کو دے دو۔ جب حضور علیہ السلام سیر سے تشریف لائے تو مَیں نے ایک کاغذ پر یہ دونوں خواب لکھ کر حضور کی خدمت میں اندر بھیج دیئے۔ حضور کو اس قدر پسند آئے کہ خلافِ معمول کاغذ ہاتھ میں لئے باہر تشریف لے آئے۔ اور مجھے فرمایا یہ آپ کے خواب ہیں۔ مَیں نے عرض کیا ہاں حضور! فرمایا کہ بڑے مبارک خواب ہیں۔ پہلے کی تعبیر تو وہی ہے جو خواب میں بتائی گئی ہے (یعنی دشمن برباد ہوں گے) اور جو صابن آپ کو دیا گیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ کی میل دھو دے گا۔ اور جائے نماز امیرِ کابل کو دینے سے یہ مراد ہے کہ اللہ آپ کے ذریعے کچھ دنیاداروں کو ہدایت دے گا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 119 روایت حضرت اللہ دتہ صاحبؓ)

پھر حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ فرماتے ہیں کہ قریباً ستائیس سال ملازمت سرکار کی اور پندرہ روپیہ ماہوار سے دوسو روپیہ ماہوار تک تنخواہ ملی بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ہر مشکل اور تکلیف میں جہاں کوئی دوست کام نہ آیا وہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی کام آتا رہا۔ اور میرے سب کام اُس کے فضل و کرم سے ہوئے۔ بڑے بڑے ابتلاء آئے اور آسانی سے گزر گئے۔ بیگانوں نے تو یہ سلوک (بدسلوکی) کرنا ہی تھا خود اپنوں نے میرے ساتھ سالہا سال برادرانِ یوسف کا سا سلوک روا رکھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہر معاند و حاسد کو اُس کے حسد و فساد میں ناکام رکھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ میری دعائیں سنیں۔ اللہ ہی کے حق میں میرا خیر مدنظر تھا۔ کہتے ہیں کہ اہلِ لاہور نے توہینِ رسالت کا ایک بہتان میرے ذمہ باندھا اور احرارِ سرحد نے میرے قتل کے واسطے ایک بے گناہ شخص کو میرے سرِ بازار قتل پر آمادہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے میری بریت کے واسطے پستول میں گولی ٹیڑھی کر دی اور پستول چل نہ سکا۔ قاتل کو ارباب محمد عجیب خان صاحب احمدی نے گرفتار کیا اور حوالہ پولیس ہوا اور گورنمنٹ سرحد نے اُس کو نو سال کے واسطے جیل میں بند کر دیا۔ دشمن ناکام ہوئے۔ خدا ہمارے ساتھ تھا اور اب بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام پورا ہوا کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 200-199 روایت حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ)

پھر ایک روایت ہے، حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی روایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بیان کیا میرے سامنے حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ نے کہ دیوبند سے فارغ التحصیل ہو کر مَیں نے (مولوی سرور شاہ صاحب نے) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بغرض تحقیق سب کتابیں پڑھیں۔ مجھ پر صداقت کھل گئی۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ حضور! اجازت دیں تو میں اپنے ایمان کو مخفی رکھوں کیونکہ یہاں پر مَیں جامع مسجد کا امام ہوں اور قاضی بھی ہوں۔ ایک گزارے کی صورت بنی ہوئی ہے۔ حضرت صاحب نے جواب میں لکھا کہ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ سچائی کو چھپائے بلکہ مومن پر جب کوئی سچائی کھل جاتی ہے تو وہ اُس کو دوسروں پر ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے مَیں آپ کو اپنا ایمان چھپانے کی اجازت نہیں دیتا۔ تب میں نے ارادہ کر لیا کہ جب ظاہر ہی کرنا ہے تو اچھی طرح کروں۔ چنانچہ اُس کے لئے میں نے جمعہ کا دن تجویز کیا جبکہ اردگرد کے دیہات کے لوگ بھی جمع ہو جاتے تھے۔ مَیں نے خطبہ کے بعد اعلان کیا (وہاں مسجد میں نمازِ جمعہ پڑھاتے تھے) کہ نماز کے بعد سب بھائی تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جائیں، مَیں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کے متعلق اپنی دو تین برس کی تحقیق کے حالات بیان کئے اور آخر میں کہا کہ مجھ پر اُن کی سچائی کھل گئی ہے اور مَیں نے اُن کو قبول کر لیا ہے۔ اتنے میں ایک بڈھا شخص کھڑا ہوا اور کہا بھائیو! ذرا ٹھہرو مَیں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہو۔ اُس نے کہا مَیں ایسے نہیں کہتا۔ پہلے میرے ہاتھ میں قرآن دو۔ لوگ قرآن لائے۔ اُس نے وہ قرآن واپس کر دیا اور کہا کہ جو سب سے بڑا قرآن ہے وہ لاؤ۔ لوگ بڑی تقطیع کا قرآن مسجد سے اُٹھا لائے۔ (بڑا بھاری قسم کا، موٹا موٹا لکھا ہوا) اُس نے قرآن اپنے سر پر رکھا اور کہا بھائیو! تم جانتے ہو کہ مَیں حاجی ہوں۔ پھر اس وقت باوضو اور قبلہ رُخ جامع مسجد میں کھڑا ہوں۔ پھر بڈھا ہوں۔ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور سب سے بڑا قرآن سر پر رکھا ہوا ہے۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مولوی صاحب نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ سب غلط ہے۔ مَیں خود قادیان گیا ہوں، مَیں نے مرزا صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ رات کے وقت مکان کی چھت پر ننگے ہو کر نعوذ باللہ تاروں کی پوجا کرتے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں تو اس بڈھے کی جھوٹی گواہی سُن کر گھبرا گیا کہ معلوم نہیں لوگ اب میرا کیا حال کریں گے کہ اتنا جھوٹ بول رہا ہے۔ (یعنی حاجی بھی، یہ تو حاجیوں کا حال یہی ہے اور قرآن کو بھی بڑا نہیں سمجھتے کہ یہ کونسی بھاری چیز ہے اُٹھا لیتے ہیں۔ بلکہ آج کل تو جو نام نہاد علماء ہیں، یا حاجی وہ اس سے بڑے الزام لگاتے ہیں) کہتے ہیں کہ مَیں اسی بات پر گھبرایا ہوا تھا کہ لوگ میرا کیا حشر کرتے ہیں۔ یہ بہت جھوٹ بول چکا ہے۔ اتنے میں ایک اور شخص کھڑا ہوا اور کہا بھائیو! ذرا ٹھہر جاؤ مَیں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اب تو مَیں اور بھی گھبرایا۔ کیونکہ پہلا بڈھا تو جاہل تھا، مگر یہ شخص مولوی تھا اور اس علاقے میں سب جگہ پھر کر وعظ کیا کرتا تھا۔ مَیں نے خیال کیا کہ اس نے اگر کوئی فتویٰ جڑ دیا تو میرے لئے اپنی جان بچانا مشکل ہو جائے گا بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔ غرض اس شخص نے کہا کہ اس بڈھے سے قرآن لے کر مجھے دو۔ اُس نے قرآن ہاتھ میں لے کر لوگوں سے کہا کہ تم مجھے جانتے ہو۔ مَیں مرزا صاحب کا مرید نہیں بلکہ میں گولڑہ والے پیر صاحب کا مرید ہوں مگر مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس بڈھے نے جو کچھ بھی کہا وہ سب کا سب جھوٹ ہے۔ یہ قادیان ہرگز نہیں گیا لیکن مَیں قادیان گیا ہوں۔ کیونکہ وہاں پر نورالدین بڑا لائق حکیم ہے۔ مَیں اپنے بھائی کے علاج کے لئے اُن کے پاس قادیان گیا تھا۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہاں قرآن حدیث کے سوا کوئی چرچا نہیں اور رات دن ان کو اسلام کی ترقی کا فکر ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ ہمارا بعض مسئلوں میں اُن کے ساتھ اختلاف ہے مگر اُن پر اتنا جھوٹ باندھ کر اُن کو بدنام کرنا یہ میں ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔ تو سرور شاہ صاحب کہتے ہیں کہ اس مولوی کے اس بیان سے میری جان میں جان آئی۔ آخر مَیں اس علاقے سے پشاور چلا گیا۔ وہاں خدا نے میرے لئے اور بہتر راہ نکال دی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 7 صفحہ 395-394 روایت حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ)

اللہ تعالیٰ نے اُس جھوٹے کا جو جھوٹ تھا وہ بھی غیر از جماعت کے ذریعے سے ظاہر کیا۔

پھر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ طاعون کی وبا پڑی اور ہمارے گاؤں میں بھی چوہے مرنے لگے، اور بعض آدمی مبتلائے وبا ہو گئے تو بعض غیر احمدی جو ہمارے سخت مخالف تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ان مرزائیوں میں سے کوئی طاعون سے مرے تو ان کی کوئی شخص قبر نہ کھودے اور نہ ہی کفن دفن میں کوئی ان کی مدد کرے۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خط لکھا اور دعا کی درخواست کی۔ اس پر رات کو مَیں نے خواب دیکھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے مکان کی چھت پر کھڑے ہیں۔ اس کے بعد مَیں بیدار ہو گیا۔ اس کے بعد جب تک طاعون کا سلسلہ قائم رہا غیر احمدی ہلاک ہوتے رہے لیکن حضرت اقدس کی برکت سے ہمارے گھر میں ایک چوہا تک بھی نہ مرا۔ اور جب بہت سے مخالف طاعون سے ہلاک ہو گئے تو اب اُن کی کچھ سمجھ میں آیا کہ مخالف مُلّاں تو یہ کہتے ہیں کہ طاعون کی وبا مرزا اور مرزائیوں کی وجہ سے پھیلی ہے لیکن مرزائی تو سب کے سب محفوظ ہیں اور ایک چوہا بھی ان کے گھر نہیں مرا۔ اور ہم لوگ جو اپنے آپ کو پکا مومن اور مسلمان سمجھ رہے ہیں ہم ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد بعض آدمی ہمارے گھر میں آ کر ہم سے دعا کی درخواست کرتے اور پانی دَم کرانے کے لئے کہتے۔ یہ اس خیال سے کہ شاید یہ لوگ مرزا صاحب کے دعویٰ کی تصدیق میں اور آپ پر ایمان لانے میں صادق ہی ہوں۔ اور ساتھ ہی طاعون کے خوف سے دل میں اس قدر ڈر محسوس ہوتا تھا کہ جس کی وجہ سے آ کر کہتے کہ ہم جناب مرزا صاحب کو ہرگز برا نہیں کہیں گے اس لئے ہمارے لئے دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں طاعون سے محفوظ رکھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں طاعون سے بالکل محفوظ رکھا اور ہمارے گھر کے دس گیارہ آدمی جو خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔ عذاب طاعون سے محفوظ رہنا مسیح موعود کا ایک نمایاں نشان تھا۔ اس پہلی دفعہ کی طاعون کے بعد بعض لوگوں نے بیعت بھی کر لی تھی جو اب فوت ہو چکے ہیں۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 10 صفحہ 64-63 روایت حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ)

پھر حضرت میاں عبدالرشید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ امرتسر کا واقعہ ہے کہ یہاں پر جنگی شوالہ کے عین سامنے ایک پہلوان عزیز نامی تھا۔ اتوار کا دن تھا۔ اُس نے میرے مکان سے مجھے بلا کر حضرت اقدس کی بہت توہین کی اور کہا کہ مرزا صاحب لاہور میں جب فوت ہوئے تو اُن کی نعش وہاں پر بہت خراب ہوئی اور اس میں کیڑے پیدا ہو گئے اور سخت عفونت پڑ گئی۔ مَیں نے اُس کو کہا کہ خدا تعالیٰ سے ڈر کیونکہ بعض اوقات ایسی باتوں پر اللہ تعالیٰ گرفت کر لیتا ہے۔ ایسا واقعہ لاہور میں ہرگز کوئی نہیں ہوا۔ اور ایسی باتیں بعض اوقات زندگی میں انسان پر خود ہی وبال لے آتی ہیں اور انسان مرتا نہیں جب تک وہ اس تکلیف میں خود ہی گرفتار نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد اُسی رات کا یہ واقعہ ہے کہ وہ اپنے مکان کے اوپر سویا تھا۔ اُس کے مکان کے سامنے ایک پیپل کا درخت تھا اور مکان پر کوئی منڈیر نہ تھی۔ وہ رات کو کسی وجہ سے اُٹھا ہے اور پیپل کے درخت پر جس کی شاخ اُس کے کوٹھے پر پھیلی ہوئی تھی معلوم ہوتا ہے اُس نے اپنا ایک کپڑا دھو کر اوپر ڈالنا چاہا۔ اُس کا پاؤں پھسل گیا جس سے وہ بازار میں دھڑام سے نیچے گر گیا اور ایک آواز پیدا ہوئی جس کو مَیں نے سنا مگر رات کو اس کا چنداں خیال نہ کیا۔ (اس کو محسوس نہ کیا، توجہ نہ دی) یہی سمجھا کہ پٹرنگ لوگ جو بہت صبح اُٹھتے ہیں اُن کی وجہ سے کوئی آواز ہے۔ جب صبح نماز کے بعد میں مکان کے نیچے گیا تو معلوم ہوا کہ یہ تو عزیز پہلوان رات کو مکان کے اوپر سے گرا ہے۔ اُس کی حالت نہایت بری ہو چکی

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

# مَصَالِحُ الْعَرَب

## (عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
## حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
## گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

**قسط نمبر234**

## مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ آف لبنان کے احمدیت کے سفر کی داستان میں سے ان کے بچپن اور لڑکپن کے زمانے میں اردگرد کے مسلمان معاشرے میں پھیلے ہوئے فرقوں کے بعض عقائد کا ذکر کیا تھا۔وہ یہ بیان کررہی تھیں کہ اہل سنت کی شیعہ حضرات کی غیر معمولی مخالفت کی وجہ سے میرے دل میں ان کے لئے ہمدردی تھی لیکن بعد میں جب شیعہ حضرات کے بعض عقائد کا علم ہوا تو میرا موقف بدل گیا۔اس سے آگے وہ بیان کرتی ہیں کہ:

### غلوّ سے بھرپور تفسیر

شیعوں کے بارہ میں میرا موقف تبدیل کرنے میں اہم کردارادا کرنے والے امور میں سے ایک بعض شیعہ علماء کی سورۃ الصافات کی مندرجہ ذیل آیات کی غلوّ سے بھرپور تفسیر ہے:

﴿ سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ☆ إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ـ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ـ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ـ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ـ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴾ (الصافات: 80تا84)

ترجمہ: سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔یقیناً ہم اِسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔پھر دوسروں کو ہم نے غرق کردیا۔اور یقیناً اُسی کے گروہ میں سے ابراہیم بھی تھا۔(یاد کر) جب وہ اپنے ربّ کے حضور قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوا۔

ایک شیعہ عالم نے ان میں سے آخری دو آیات کو سیاق سے کاٹ کر جو معنی نکالا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت علیؓ کا نام لوح محفوظ میں موجود تھا۔اور ان آیات میں آپ کا عظیم مقام بیان ہوا ہے۔خدا تعالیٰ نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی شیعانِ علی میں سے تھے۔

مَیں نے جب یہ کلام سنا تو حیرت سے انگشت بدنداں رہ گئی۔تصدیق کے لئے قرآن کریم کھولا اور سیاق پڑھا تو پتہ چلا کہ مِن شِيعَتِهِ میں ہاء کی ضمیر حضرت نوح علیہ السلام کی طرف جاتی ہے جن کا ذکر اس سے تین آیات قبل ہوا ہے۔اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم حضرت نوح کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے۔میں سوچ میں پڑ گئی کہ کیا واقعی یہ شیعہ مولوی ناسمجھی کی وجہ سے ایسی بات کررہا ہے یا حضرت علی کی محبت میں غلوّ کی وجہ سے اس کی آنکھوں پر پردہ پڑ چکا ہے؟ مجھے ان سادہ لوح شیعہ حضرات پر بھی ترس آیا جو آنکھیں بند کر کے اپنے ایسے علماء کی تصدیق کرتے چلے جاتے ہیں۔

### تبصرہ

مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ کی اس بات کو پڑھ کر ہمیں خیال گزرا کہ شاید کسی نے لفظ شیعہ کا معنی بیان کرنے کے لئے مذکورہ قرآنی آیت سے استدلال کیا ہوگا اور باقی کی کہانی شاید بعض مخالفین نے مبالغہ آرائی کرتے ہوئے بنالی ہوگی۔یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی مقامی شیعہ مولوی نے لاعلمی کی بناء پر ایسی بات کردی ہو۔لیکن جب انٹرنیٹ پر اس بات کی تحقیق کی گئی تو اس کی تصدیق بے شمار شیعہ ویب سائیٹس سے مل گئی، بلکہ بعض بلاگز (Blogs) میں تو اس پر شیعہ اور سنی کے درمیان گرما گرم بحث بھی دیکھنے میں آئی جس میں شیعہ حضرات اس موقف کا دفاع کرتے ہوئے نظر آئے۔

یہاں پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی بات کی ان کے پاس کیا دلیل ہے؟ انکے موقف کی تائید میں مذکورہ ویب سائیٹس پر جو روایت درج کی گئی ہے اسے حضرت امام جعفرؒ بن محمد الصادق سے منسوب کیا جاتا ہے۔اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انکی آنکھوں سے پردہ ہٹایا تو انہوں نے عرش کے پاس ایک نور دیکھا، انہیں بتایا گیا کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔پھر حضرت ابراہیمؑ نے آنحضرتؐ کے پاس ایک اور نور دیکھا۔انہیں بتایا گیا کہ یہ حضرت علیؓ کا نور ہے۔پھر انہوں نے دیکھا حضرت علیؓ کے پاس تین اور نور تھے جو حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم کے تھے اور ان کے ساتھ 9 مزید انوار تھے جو آئمہ شیعہ کے انوار تھے۔پھر اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لاتعداد ایسے انوار دیکھے جن کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ شیعانِ علیؓ کے انوار ہیں۔یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ مجھے بھی حضرت علیؓ کے شیعوں میں سے بنادے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی دعا قبول فرمائی اور اس کے بارہ میں اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ یعنی ابراہیمؑ بھی شیعانِ علیؓ میں سے تھے۔

اس مضمون کی تصدیق کے لئے بے شمار ویب سائٹس میں سے صرف یہ تین ملاحظہ ہوں:

http://forum.maktoob.com/t254210.htm

http://www.yahosein.org/vb/showthread.php?t=91694

http://www.m-mahdi.info/in_qoran/form/069.htm

مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ بیان کرتی ہیں:

شیعہ حضرات کے عقائد اور خیالات وتفسیرات جاننے کے باوجود مجھے ان سے ہمدردی رہی، کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ ان کے یہ خیالات سن کر ہی میرے اندر تلاشِ حق کی لَو لگ گئی۔اس لئے مَیں ہمیشہ دعا گو رہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور وہ دکھادے جو اس نے مجھے دکھایا ہے۔

### مذہبی اختلافات اور ان کا حل

لڑکپن کی عمر میں مَیں مختلف علماء اور مشائخ کے خطابات سنا کرتی تھی۔انہی ایام میں مَیں نے ایک اہل سنّت مولوی کی ایک تقریر سنی جس میں وہ اہل سنّت اور شیعوں کے مابین اختلافات کے خاتمہ کی تدابیر کے موضوع پر روشنی ڈال رہے تھے۔انہوں نے کہا کہ اہل سنت اور شیعہ کا بے شمار امور اور مسائل پر ایک دوسرے سے اتفاق ہے اور اختلافی امور بہت تھوڑے ہیں۔مثلاً خدا تعالیٰ کی توحید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ارکانِ اسلام اور ارکان ایمان جیسے بنیادی امور پر تو اتفاق ہے، جبکہ اختلاف تو صرف مسئلۂ خلافت اور بعض فقہی امور پر ہے۔چنانچہ اگر دس میں سے سات نقاط پر ہمارا اتفاق ہے تو ہم ایسا کیوں نہیں کرلیتے کہ اتفاق والے امور پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور محبت کے ساتھ عمل پیرا رہیں جبکہ اختلافی امور کو حوالہ بخدا کردیں۔ یہ سن کر میں سوچنے لگی کہ اس مشکل ترین مسئلہ کا اتنا آسان سا حل سب کو کیوں سمجھ نہیں آتا اور کیوں مسلمانوں آپس میں متحد نہیں ہوجاتے۔

### تبصرہ

{ عالمی امن کے قیام کیلئے قرآن کریم نے یہی اصول بیان کرکے اہل کتاب کو یہ دعوت دی کہ تَعَالَوا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ یعنی جو قدر مشترک ہمارے درمیان ہے اس پر تعاون کریں۔باوجود اسکے کہ یہود کو قرآن کریم میں اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً (المائدۃ:83) یعنی مسلمانوں کے ساتھ سب زیادہ عداوت رکھنے والے قرار دیا گیا ہے، اور باوجود اس کے کہ صدرِ اسلام کی کئی جنگوں کا اصل محرک یہودی عنصر ہی تھا، غزوہ احزاب اس کی بڑی واضح مثال ہے، اور باوجود اس کے کہ یہود نے کبھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازشیں کیں تو کبھی زہر کھلا کر مارنے کی کوشش کی، اسی طرح اہل کتاب کے دوسرے گروہ عیسائیوں نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کذّاب اور مفتری قرار دیا، پھر بھی آپؐ کی زبانی یہ اعلان کیا گیا کہ چونکہ تم بھی اسی ربّ کی عبادت کے دعویدار ہو جو میرا ربّ ہے اس لئے آؤ ہم مل کر اسی نقطہ پر تعاون کرتے ہوئے توحید باری تعالیٰ کو دنیا میں پھیلائیں۔ یہی جماعت احمدیہ کا موقف ہے اور خلفائے جماعت احمدیہ نے عالم اسلامی کو کئی مرتبہ وحدت کے لئے بلایا ہے۔فلسطین کی تقسیم کے موقعہ پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عالمِ اسلامی کو ایک دفعہ پھر دعوتِ اتحاد دی اور اپنی تقریر بعنوان ''الْكُفْرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ'' میں فرمایا: ''دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہوگیا ہے۔کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہیں ہوگا؟''۔

(الفضل 21 مئی 1948ء صفحہ 3)

لیکن جہاں اختلاف کی بنا پر ہر فرقہ اپنے گرد اسلام کا دائرہ کھینچ کر باقی سب کو اس سے باہر نکال دے، پھر دیگر فرقوں کے خلاف شدید قسم کے فتاوئ تکفیر صادر کرے اور ادنیٰ ادنیٰ اختلافات پر دیگر فرقوں کے افراد کو واجب القتل قرار دے کر ان کے قتل پر اکسائے اور اس کی تدبیریں کرے، تو ایسے حالات میں امن کی ضمانت کیوں کر دی جاسکتی ہے؟ یہ طریق قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایک ناسور بن کر اسلامی معاشرہ کی جڑیں کھوکھلی کررہا ہے۔جو کہ عقل والوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے!!! }

### امام مہدی اور دجّال

مکرمہ احلام عبداللہ صاحبہ مذکورہ مولوی کے خطبہ کے بارہ میں مزید بیان کرتی ہیں کہ: اسی خطبہ میں مولوی صاحب نے امام مہدی اور ان کے ظہور کے بارہ میں بھی بات کی۔میں مہدی کے بارہ میں کچھ زیادہ نہ جانتی تھی۔لیکن اس خطبہ کو سننے کے بعد سوچنے لگی کہ مہدی کون ہے؟ اس کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ وہ کب ظاہر ہوں گے؟ اس بارہ میں مجھے ابھی تک اپنے والدین اور میرے ایک خالو سے جو سلفیوں کے دینی مدرسہ میں اسلامی شریعت کے استاد تھے یہ پتہ چلا تھا کہ جب دنیا کی حالت بہت بگڑ جائے گی، دین کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے محض الفاظ، حقیقتِ دین اور حقیقی معانی قرآن لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائیں گے۔بارشیں کم ہوں گی، فصلیں سوکھ جائیں گی، زمین قحط زدہ ہوگی۔بچے بھوک سے بلکیں گے تو بڑے شدتِ فاقہ کی وجہ سے زمین پر رینگنے لگیں گے۔ایسے میں دجال ظاہر ہوگا اور اس کے ایک ہاتھ میں تازہ روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے تو دوسرے میں خزانے۔لوگ کہیں گے کہ ہمیں تو پانی کی ضرورت ہے تو وہ آسمان کو حکم دے گا اور وہ پانی برسانے لگے گا۔ایسے میں مسیح آسمان سے عظیم مملکت کے ساتھ نازل ہوں گے اور مہدی کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کریں گے۔امام مہدی کے دائیں ہاتھ میں قرآن ہوگا اور بائیں ہاتھ میں تلوار۔اس وقت گولہ بارود ناکام ہو جائے گا اور تلوار کا راج ہوگا۔

میں سوچتی تھی کہ مہدی نے دائیں ہاتھ میں تو قرآن پکڑا ہوگا اس لئے وہ تلوار صرف بائیں ہاتھ سے چلا سکے گا، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ امام مہدی بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا کوئی شخص ہوگا؟ وہ جنگ کے دوران تلاوتِ آیات کیسے کرسکے گا؟ علاوہ ازیں جو بات میری سوچوں کا محور بنی وہ یہ تھی کہ ظہور امام مہدی سے قبل ظاہر ہونے والے فتنوں سے بچنے کا طریق کیا ہے؟ اس کا جواب مجھے یہی سمجھ آیا کہ صرف دعا اور فِرار إلى الله سے ہی اس فتنہ سے بچا جاسکتا ہے۔

چنانچہ اس کے بعد سے میری دعاؤں میں ان فتن سے بچنے کے علاوہ یہ دعا بھی باقاعدگی سے شامل ہوگئی کہ اے خدا مجھے امام مہدی کا زمانہ دکھادے اور اس کے ماننے والوں میں سے بنادے۔

**(باقی آئندہ)**

بقیہ: **متی کی انجیل** ازصفحہ 4

عالَمِ عیسائیت تسلیم کرتا ہے کہ متی کی انجیل متی حواری کی تحریر نہیں اور نہ ہی یوحنا کی انجیل یوحنا حواری کی تحریر ہے۔ گویا ان لکھنے والوں میں سے ایک بھی موقع پر موجود نہ تھا۔لیکن یہ بھی مدنظر رہے کہ یہی چاروں جن کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے وہی چاروں یسوع کے چند دن بعد یسوع کے زندہ ہونے چلنے پھرنے باتیں کرنے اور کھانے پینے کا ذکر کرتے ہیں۔

اب اگر فرض کرلیا جائے کہ انہوں نے یسوع کے مرنے کا ذکر کیا ہے مگر بعد میں اس کی زندگی کا ذکر کیا ہے تو کیا یہ خیال درست ہوگا کہ پہلی موت کی خبر غلط تھی یا غلط فہمی کی بناء پر تھی۔حقیقتاً یسوع نہیں مرا تھا یا یہ خیال درست ہوگا کہ یسوع مرگیا تھا اور زندہ ہوگیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ یسوع کے مرنے کا کوئی عینی گواہ ہے اور نہ مرے ہوئے کے زندہ ہونے کا کوئی عینی گواہ ہے۔ہاں جس شخص کو مرا ہوا سمجھا گیا اس کے چلنے پھرنے کھانے پینے اور باتیں کرنے کے بہت سے عینی گواہ انجیل میں مذکور ہیں۔

یسوع کی صلیبی موت ایک بہت ہی اہم مضمون ہے۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے زبردست دلائل سے ان کے صلیبی موت سے بچنے کا ثبوت دیا ہے۔اس سلسلہ میں خصوصیت سے آپ کی تصنیف 'مسیح ہندوستان میں' کا مطالعہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

**(باقی آئندہ)**

# متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

**قسط نمبر43**

**اور ایک اور اختلاف اناجیل میں جو صلیب کے واقعات کے بیان میں ہے وہ صلیب پر چڑھانے کے وقت کے بارہ میں ہے۔** ہم اوپر تفصیل سے ان وقعات کا ذکر کر چکے ہیں جو صلیب دینے سے ایک رات قبل اور صلیب کے دن ہوئے مرقس نے بیان کیا ہے کہ: اور پہر دن چڑھا تھا جب انہوں نے اس کو مصلوب کیا۔

(مرقس باب15 آیت25)

اور پہرے دن سے مراد صبح 9 بجے کا وقت ہے جو ناممکن ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے:

(1) یہودی عدالت کا تفصیلی اجلاس ہوا۔

(2) پھر پیلاطوس کی عدالت میں بھی کارروائی ہوئی۔

(3) پھر گلیل کے حاکم ہیرودیس کی عدالت میں بھی جرح وقدح اور ٹارچر کی گئی۔

(4) پھر دوبارہ لوگوں کو اکٹھا کر کے پیلاطوس کی عدالت میں کارروائی ہوئی۔

(5) پھر قلعہ میں 600 سپاہیوں کی پلٹن میں تمسخر اور کوڑے مارنے کا عمل ہوا۔

(6) پھر شہر سے باہر یسوع اپنی صلیب اٹھائے ہوئے گیا۔

کیا یہ سارے کام جن کی تفصیل انجیل میں ہے صبح 9 بجے تک مکمل ہو سکتے تھے۔

انٹرپریٹر بائبل کے مصنفین لکھتے ہیں:۔

Matthew omits the statement of Mark 15:25 that Jesus was crucified at the third hour (i.e. 9 A.M. but appears to presuppose it.

مرقس کے بیان اور متی کے خیال کے بالکل متضاد یوحنا کی انجیل کہتی ہے کہ یسوع ابھی پیلاطوس کی عدالت میں ہی تھا اور کارروائی جاری تھی کہ پیلاطوس یہ باتیں سن کر یسوع کو باہر لایا اور اس جگہ پر جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے تخت عدالت پر بیٹھا۔ یہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ (یوحنا باب19 آیت13-14)

یہ ایک بالکل واضح اختلاف اور تضاد ہے جو اناجیل میں پایا جاتا ہے۔ اور اس قسم کے اختلاف کی موجودگی میں اس کتاب کو خدا کا کلام کہنا سراسر زیادتی ہے۔

مرقس کہتا ہے کہ یسوع کو 9 بجے صلیب پر لٹکایا گیا اور یوحنا کے مطابق چھٹا گھنٹہ یعنی دوپہر کو یسوع ابھی پیلاطوس کی عدالت میں تھا اور کارروائی جاری تھی۔

اس اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The chronological discrepancy between John and Mark is notorious. Mark 15:25 given 9A.M. as the hour of the crucifixion, with darkness overshadowing the earth from noon till 3P.M. Most attempts to reconcile the two statements are unsatisfactory.

پادری ڈم میلو صاحب لکھتے ہیں:۔

About the sixth hour i.e., after noon. St. Mark says the third hour i.e., (9a.m Mk, 15:25). There is a discrepancy here which can not be satisfactorily accounted for.

(لہٰذا یہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا)

Arther S. Peake اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

The statement is given about noon This is appearantly a correction of Marcan tradition which places the actual crucifixion at the third hour, i.e.9A.M. The attempts to harmonise the two statements that John used the same reckoning of hours that we do, are not convincing.

**صلیب کے موقع پر کچھ خواتین کی موجودگی کا ذکر اناجیل میں ہے۔ صرف یوحنا کی انجیل میں یسوع کی والدہ حضرت مریم کی موجودگی کا ذکر ہے باقی اناجیل میں نہیں۔**

انٹرپریٹر بائبل کے ایڈیٹر لکھتے ہیں:۔

The mother of Jesus is mentioned only once before in this Gospel (2:1-5) and her presence at the Crucifixion is recorded by no other evangelist.

یوحنا کی انجیل بیان کرتی ہے کہ حضرت مریم (یسوع کی والدہ) نہ صرف صلیب کے واقعہ کے وقت موجود تھیں بلکہ یسوع نے ان سے بات بھی کی۔ لیکن باقی اناجیل نویس اس کا ذکر نہیں کرتے۔ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ بعد کی عیسائیت میں پولوس کی سرگرمیوں کے نتیجہ میں عیسائیت کی اصل تعلیم بگاڑ دی گئی تو ان حواریوں کو جو مسیح کے اصل شاگرد تھے اور ان کے سچے وارث تھے اور حضرت مریم کو حد درجہ بدنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ پطرس کو شیطان کا لقب دیا گیا اور سچے پر لعنت بھیجنے والا کہا گیا اور تمام اصل ابتدائی شاگردوں کے متعلق کہا گیا کہ وہ گرفتاری کے وقت حضرت مسیح کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح حضرت مریم کو بھی داغدار کرنے کی کوشش کی گئی۔

متی 27 باب آیت 45 میں لکھا ہے: اور دوپہر سے لے کر تیسرے پہر تک تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔

اسی طرح مرقس باب 15 آیت 33 میں لکھا ہے: جب دوپہر ہوئی تو تمام ملک میں اندھیرا چھایا رہا اور سورج کی روشنی جاتی رہی۔

عیسائی دنیا یسوع کے صلیب پر لٹکا کر مارے جانے کو انسانیت کی نجات کے لیے لازمی قرار دیتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا جو فضل نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ یسوع کے مخالفین کے اس فعل سے راضی نہ تھا اور پیلاطوس کی بیوی کی خواب بھی یہ اشارہ کر رہی ہے مگر اس وقت ہم اس تفصیل میں جانے کی بجائے یہ توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ لوقا کی انجیل نے اس اندھیرے کا باعث سورج گرہن قرار دیا ہے۔

انٹرپریٹر بائبل کے مصنفین لکھتے ہیں:۔

Luke 23:45 explains the phenomenon as an eclipse. An eclipse is astronomically impossible during paschal full moon...

پادری ڈم میلو صاحب لکھتے ہیں:۔

The theory of an eclipse is impposible as the moon was at the full.

تو پھر پادری صاحب کو چاہئے کہ لوقا کو کلام الٰہی قرار نہ دیں۔ ویسے بھی لوقا کے مصنف خود اقرار کرتے ہیں کہ لوقا انسانی کوششوں کے نتیجہ میں تصنیف ہوئی ہے۔ لکھا ہے:۔

چونکہ بہتوں نے کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئی ہیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے شروع سے جو خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیفلس مَیں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں تا کہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے۔

(لوقا باب11 آیت4 تا1)

متی کے اس باب کی آیت نمبر 46 میں لکھا ہے: 'اور تیسرے پہر کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا ایلی ایلی لِمَا سَبَقْتَنِیْ یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا'۔

ہم اپنے عیسائی بھائیوں سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ توجہ سے ان الفاظ کو پڑھیں جن میں یسوع نے کہا اے میرے خدا! اے میرے خدا!! تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

عیسائی پادری اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یسوع بیک وقت پورے طور پر خدا بھی تھا اور پورے طور پر انسان بھی۔

کیا یسوع انسان اپنے اس حصہ کو جو یسوع خدا تھا کہہ رہا تھا کہ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے! اگر نعوذ باللہ مسیحی عقیدہ کے مطابق وہ بیک وقت خدا بھی تھا اور انسان بھی۔ مگر صلیب پر چڑھانے کے بعد یسوع خدا یسوع انسان کو چھوڑ کر چلا گیا اور یسوع خدا کے یسوع انسان میں دوبارہ واپس آنے کا کوئی ذکر نہیں۔ بات یہ ہے کہ یسوع کے بیک وقت پورے طور پر خدا ہونے اور پورے طور پر انسان ہونے کا یسوع کے کلام میں اشارہ بھی نہیں۔ یونانی اثرات کے بعد جب عیسائیوں نے اس عقیدہ کو اپنا لیا تو پھر وہ ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے چلے گئے اور چلے جاتے ہیں۔ اس حصہ انجیل کی جو تاویل بھی مسیحی مفسرین کرتے ہیں خود ان کے دل اس پر مطمئن نہیں ہوتے۔

انٹرپریٹر بائبل کے مصنفین لکھتے ہیں:۔

46. The words of Jesus in Mark 15:34 are an Aramaic translation of Ps, 22:1, but in Matthew the "Eloi" has been changed back to the Hebrew from Eli...... The simplest explanation of this cry is that Jesus was repeating various verses of the Psalms, and perhaps meditating on them, as he hung on the cross. The circumstances would naturally suggest Ps. 22 to his mind. No one can say with dogmatic assurance what he meant when he quoted this psalm.

ان مصنفین کو یہ مشکل صرف اس لیے پیش آئی ہے کہ انہوں نے یسوع کو خدا بنایا ہوا ہے جس کا مسیح نے کبھی اشارۃً بھی دعویٰ نہیں کیا۔ اگر وہ یسوع کو انسان قرار دیں اور اس کو انسان کا بیٹا کہیں جس کا وہ برابر اپنے بارہ میں اظہار کرتے ہیں تو کوئی مشکل پیدا نہیں ہوتی۔ یسوع ایک انسان کے طور پر یہ آیت بطور دعا پڑھ رہے تھے جیسا کہ یہود میں طریق تھا۔ چنانچہ خود ہی لکھتے ہیں:

The psalm itself is a prayer of complaint which ends on a note of triumph. (vss. 23-36). We know that pious Jews used it in time of adversity and gained encouragement from it, and certainly it does not suggest a loss of faith in God. Jesus may employ it as a prayer for deliverance, an expression of faith, or an ejaculation which expresses his sense of loneliness and loss.

یہ سب باتیں معقولی ہیں اگر یسوع کو انسان مان لیا جائے جیسے اس نے بار بار اظہار بھی کیا ہے۔ مگر یہی باتیں مضحکہ خیز بن جاتی ہیں اگر اس کو خدا بنایا جائے۔ ان مصنفین نے یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ فقرہ 22 زبور کا پہلا فقرہ ہے اور اس زبور میں بہت سی باتیں ہیں جو انجیل نویسوں نے یسوع کے واقعہ صلیب پر ذکر کی ہیں۔ مثلاً مخالفین کا سر ہلا ہلا کر تمسخر کرنا۔ ہاتھ پاؤں چھیدے جانا۔ کپڑوں کا بانٹا جانا اور پوشاک پر قرعہ ڈالنا۔ مگر میں اپنے عیسائی بھائیوں کو یہ بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ زبور 22 میں یہ واضح اشارہ موجود ہے کہ یہ تکلیف زدہ شخص جو دعا کر رہا تھا اس کی دعا قبول ہوئی اور وہ موت سے بچ گیا۔ زبور 22 آیت 19 تا 22 میں لکھا ہے کہ:

لیکن تو اے خداوند دور نہ رہ\
اے میرے چارہ ساز میری مدد کے لئے جلدی کر\
میری جان کو تلوار سے بچا\
میری جان کو کتے کے قابو سے\
مجھے ببر کے منہ سے بچا\
بلکہ تو نے سانڈوں کے سینگوں سے مجھے چھڑایا ہے\
مَیں اپنے بھائیوں سے تیرے نام کا اظہار کروں گا\
جماعت میں تیری ستائش کرونگا۔

(زبور22 آیت19 تا22)

مسیحی عقیدہ کے مطابق یسوع صلیب پر فوت ہو گئے اور اس کے چالیس دن کے بعد وہ آسمان پر اٹھایا گیا (اعمال1) مگر زبور 22 میں جس شخص کا ذکر ہے وہ نہ صرف موت سے بچایا گیا بلکہ اس کو موقع ملا کہ وہ جماعت میں خدا تعالیٰ کی ستائش کرے۔ اور یہی بات ایک کرنتھیوں کے خط میں لکھی ہے کہ یسوع 500 آدمیوں سے ایک جگہ ملا۔ (ایک کرنتھیوں باب15 آیت6)

اگر یسوع مر کر جی اٹھا اور چالیس دن کے بعد آسمان پر چلا گیا تو فرمائیے کہ یہ واقعہ کب اور کہاں ہوا۔

متی باب 27 آیت 50 میں ہے:۔

یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلّا کر جان دی۔

مرقس باب 15 آیت 37 میں لکھا ہے:۔

پھر یسوع نے بڑی آواز سے چلّا کر دم دے دیا۔

لوقا باب 23 آیت 46 میں لکھا ہے:۔

پھر یسوع نے بڑی آواز سے پکار کر کہا: اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔

اور یہ کہہ کر دم دے دیا۔

یوحنا باب 19 آیت 30 میں لکھا ہے:۔

پس جب یسوع نے وہ سرکہ پیا تو تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دیدی۔

اس بارہ میں تفصیل سے پہلے ہم صرف یہ سوال اٹھانا چاہتے ہیں کہ کیا یسوع کے مرنے کا ذکر دیکھنے والوں کی گواہی ہے یا بعد کے مسیحی خیالات وعقائد کا بیان ہے۔

یادرہے کہ ان چاروں کتابوں میں جو یسوع کی موت کا ذکر ہے کیا ان میں سے کوئی بھی یسوع کی موت کا عینی گواہ ہے؟ لوقا اور مرقس اس وقت موجود ہی نہیں تھے مگر

باقی صفحہ نمبر 3 پر ملاحظہ فرمائیں

# خطبہ جمعہ

**آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی نہیں جو دکھا سکے اور نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہے۔ اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔ پس اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔**

**صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خوابوں کا ایمان افروز تذکرہ جن میں انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کو ایک ہی وجود کی طرح دکھا کر ان کے ایمانوں کو تقویت عطا کی گئی۔**

**آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت اور سعید لوگوں کو دکھا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں، بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی کو اختیار کر رہے ہیں۔**

---

ہمارا بھی کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25؍جنوری 2013ء بمطابق 25؍صلح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور مقام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا نے اپنے رسول نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اتمام حجت میں کسر نہیں رکھی۔ وہ ایک آفتاب کی طرح آیا اور ہر ایک پہلو سے اپنی روشنی ظاہر کی۔ پس جو شخص اس آفتابِ حقیقی سے منہ پھیرتا ہے اُس کی خیر نہیں۔ ہم اُس کو نیک نیت نہیں کہہ سکتے''۔ فرمایا: ''یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اس سے پتہ لگتا ہے''۔ فرمایا: ''اور خدا تعالیٰ سے زیادہ اتمامِ حجت کو کون جانتا ہے۔ اُس نے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سچائی ثابت کرنے کے لئے زمین و آسمان کو نشانوں سے بھر دیا ہے۔ اور اب اس زمانہ میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیج کر ہزارہا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لئے ظاہر فرمائے ہیں جو بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ تو پھر اتمامِ حجت میں کونسی کسر باقی ہے''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 181-180)

گو یہ نشان مختلف صورتوں میں آج بھی ظاہر ہو رہے ہیں لیکن آخرین کی وہ جماعت جس نے براہِ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا، اللہ تعالیٰ نے اُن کی رہنمائی کی، اُن کو نشانات دکھائے، خوابوں کے ذریعہ سے اُن کو صحیح ہدایت کے رستے کی طرف ڈالا اور اُنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے لئے پھر ہر طرح کی قربانی بھی دی۔ اُن میں سے ایسے بھی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشقِ صادق کو ایک جان ہونے کی صورت میں دکھایا۔ جیسا کہ مَیں نے سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ آج بھی مَیں اُن لوگوں کی چند خوابیں پیش کروں گا جن کی مختلف رنگ میں اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور پھر ایسے بھی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوابوں میں دیکھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مسیح کے بارے میں بعض کو بتایا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا مقام تھا اور کس طرح یہ جری اللہ آیا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو پھیلانے کے لئے اس زمانے میں کام کیا؟ اس کی بھی بعض مثالیں ہیں۔

حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ ولد مرزا محمد جلال الدین صاحب فرماتے ہیں۔ ان کا بیعت کا سن 1895ء ہے اور زیارت انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی 1904ء میں کی اور وہیں دستی بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ غالباً 1876 عیسوی کے ادھر اُدھر میرے والد منشی محمد جلال الدین صاحب اول الاصحاب البدر۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جبکہ وہ نوشہرہ چھاؤنی میں تھے۔ (مسیح کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ اُس کے تین سو تیرہ (313) اصحاب ہوں گے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مختلف جگہوں پر ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' میں بھی اور ''انجامِ آتھم'' میں بھی 313 صحابہ کا ذکر کیا ہے جن کو حدیث کے مطابق بدر کے صحابہ کے نام سے موسوم کیا ہے، اُن میں مرزا محمد افضل صاحب کے والد یہ منشی جلال الدین صاحب بھی تھے۔ تو کہتے ہیں) جبکہ وہ نوشہرہ چھاؤنی میں تھے ایک مبشر خواب کی بناء پر جو متواتر تین روز دیکھا۔ مجھے (یعنی ان کو، مرزا افضل صاحب کو جو کہتے ہیں اُس وقت مَیں خورد سال ہی تھا، چھوٹا سا تھا) ایک دوست کے حوالے کر کے مہدی موعود کی تلاش میں رخصت لے کر نکلے۔ جہلم کے مقام پر اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب کا اشتہار ملا۔ مطالعہ کیا اور منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ قادیان ایک گمنام گاؤں تھا۔ پوچھ پوچھ کر وہ بٹالہ پہنچے مگر یہاں میاں صاحب بٹالہ کے ایماء پر (شاید وہاں کسی صاحب نے اُن کو روکا یا بد دل کیا ہوگا، وہ واپس چلے گئے بہرحال) واپس چلے گئے۔ (فوج میں تھے) اور اس کے بعد کابل لڑائی پر چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر ایک نادم دل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا کیا آپ وہی منشی جلال الدین صاحب ہیں جن کے کابل سے خط آتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 224 از روایات حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ)

(ان کو اللہ تعالیٰ نے کئی دفعہ رہنمائی فرمائی تھی لیکن پھر بھی کیونکہ مخالفین تو روڑے اٹکانے والے ہوتے ہیں۔ ان کو اُس وقت تو قبولیت کی توفیق نہیں ملی لیکن نیت سے جو نکلے تھے اور بہرحال سعادت تھی، تو اللہ تعالیٰ نے بعد میں موقع دیا)۔

حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ جلد ساز ولد محمد اسماعیل صاحب جن کا بیعت کا سن مئی 1902ء ہے اور 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ کہتے ہیں جو کچھ مجھے ملا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مَیں نے بچپن میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی شبیہ مبارک رؤیا میں دیکھی تھی کہ مَیں اپنے آپ کو پرندوں کی طرح اُڑتا ہوا دیکھتا ہوں اور مشرق کی طرف اُڑ رہا ہوں اور آگے جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ ہیں جن کی داڑھی اور سر کے بال مہندی سے رنگے ہوئے ہیں۔ جب 1903ء میں حاضر ہوا وہ شکل جو بچپن میں میں اُڑتے ہوئے دیکھی تھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 241 از روایات حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ جلد ساز)

حضرت رحمت اللہ صاحبؓ جن کی بیعت بذریعہ خط 1901ء میں ہوئی، کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ قریب آ گیا۔ خاکسار نے دعائے استخارہ کیا تو غنودگی میں چند مرتبہ زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ ’’بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا‘‘ (کہ اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت پیدا ہو۔ یعنی خدمتِ دین کی طرف توجہ دو۔) کہتے ہیں کہ الحمد للہ! عاجز ہر جلسہ پر حضور کی موجودگی میں خدا کے فضل سے بمع احبابِ بنگہ حاضر ہوتا رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 36 از روایات حضرت رحمت اللہ صاحبؓ)

حضرت خانزادہ امیر اللہ خان صاحبؓ جن کی بیعت بذریعہ خط 1904ء کی اور زیارت 1905ء یا 1906ء کی تھی، کہتے ہیں خواب کی باتیں حضرت مسیح موعود سے جبکہ میں قادیان میں گیا نہ تھا، (کیا باتیں تھی) دن کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم تین احمدی ہیں۔ یہ عاجز، امیر اللہ احمدی اور بابو عالمگیر خان مرحوم، غیر مبائع دلاور خان (میرا خیال ہے غیر مبائع دلاور خان ہوں گے۔) جنوب کی قطار میں کھڑے ہیں۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفہ اوّل نور الدین علیہ الرحمۃ رُو بہ شمال کھڑے ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے ہاتھ بڑھا کر میرے سینے کی طرف انگلی کر کے خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ ’’یہ جنتی ہے‘‘۔ پھر دوسرے احمدی کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے ’’یہ بھی‘‘۔ تیسرے کی نسبت کچھ نہ کہا۔ چونکہ مسیح موعود کی طرف مَیں ٹکٹکی لگائے ہوئے تھا مَیں تمیز نہ کر سکا کہ ہر دو احمدیوں میں سے مسیح موعود کا اشارہ کس کو تھا۔ اس کے بعد نظارہ اچانک بدل گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ہم چار احمدی ایک یہ راقم اور مولوی عطاء اللہ مرحوم، عالمگیر خان، غیر مبائع دلاور خان اکٹھے بیٹھے ہیں، جس طرح روٹی کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ ہم آپس میں کہتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں باز ہوں، کوئی کہتا ہوں میں کاؤس ہوں، ایک کہتا ہے میں کبوتر ہوں، دوسرا کہتا ہے میں چکور ہوں۔ اتنے میں خلیفہ اول تشریف لائے۔ فرمایا تم اس کے لئے نہیں پیدا ہوئے کہ میں باز ہوں، کاؤس ہوں، کبوتر ہوں، چکور ہوں، کہو لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ تیسرے کلمہ پڑھنے پر (دو تین دفعہ کلمہ پڑھا) بیدار ہوا خواب سے۔ ظہر کا وقت تھا، ایک بالشت بھر سایہ دیوار کا تھا۔ جب اگلے سال میں قادیان گیا تو وہی حلیہ خواب میں مسیح کا اور خلیفہ اول کا پایا۔ الحمد للہ

دوسرا خواب کہتے ہیں کہ قادیان میں خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانے میں بائیس دن زیرِ علاج خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکیم الامت، ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور دو اور احمدی ڈاکٹروں سے میری تشخیص کروائی۔ (یہ ان کا علاج کر رہے تھے) اُنہوں نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں خوش ہوا۔ رات کو مہمان خانے کے کمرے میں مسیح موعود علیہ السلام میرے سرہانے کھڑے فرما رہے تھے (رات کو خواب دیکھی) کہ آپریشن نہیں طاعون ہے اور تعبیر بھی مجھے سمجھایا گیا کہ طاعون بمعنی موت ہے۔ میں نے صبح خلیفہ اوّل کو خواب کا ذکر کیا۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ مسیح موعود درست فرماتے ہیں۔ آپریشن نہیں چاہئے۔

تیسری خواب بھی ایک بیان فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں اپنے گھر میں خواب میں دیکھا کہ میں نے دوسرے روز جلسہ سالانہ پر جانے کا ارادہ کیا تھا۔ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ چنانچہ میں نے جلسہ سالانہ قادیان پر جا کر ایک روپیہ حامد علی صاحب خادم مسیح موعود علیہ السلام کو دیا۔ (یہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد کا ذکر ہے) کہتے ہیں میں نے حامد علی صاحب خادم مسیح موعود کو لکھا کہ رؤیا میں مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے حکم دیا ہے کہ حامد علی کا بھی خیال رکھنا۔ پس یہ ایک روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حامد علی صاحب روئے۔ (اس بات کو سن کر وہ روئے۔) کہنے لگے کہ انبیاء کیسے رحیم و کریم ہوتے ہیں۔ اپنے خادم کا بھی اُنہیں فکر ہے۔ پھر اپنے پیارے بیٹوں کا اُنہیں فکر نہ ہوگا جو لاہور میں ایک بے شرم اور اس کے ہم خیال مسیح علیہ السلام کے اہلِ بیت پر ناجائز حملے کرتے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 77 تا 79۔ از روایات حضرت خان زادہ امیر اللہ خان صاحبؓ)

اُس وقت غیر مبائعین جو لاہور ہی چلے گئے تھے، اُن کا پھر خواب میں اُن کو (خیال) آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا اپنے بیٹے کی فکر نہیں ہوگی؟ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف اشارہ ہے۔ اس بات پر ان کو مزید یقین پیدا ہوا کیونکہ اُس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت پر کافی فتنہ تھا)۔

حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر بیان کرتے ہیں۔ (1900ء کی ان کی بیعت ہے) کہ بیعت کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی تھی کہ ہمارے بھائی غلام رسول صاحب ہم سے پہلے احمدی ہو چکے تھے مگر اَن پڑھ تھے۔ مَیں جب دوکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستے میں اُن سے ملا کرتا تھا۔ اُن کے ساتھ سلسلے کی باتیں بھی ہوتی تھیں۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے اُن کو جھوٹا کہا کرتا تھا۔ لیکن جب گھر آ کر سوچتا تو نفس کہتا کہ گو یہ اَن پڑھ ہے مگر ان کی باتیں لاجواب ہیں۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے جو مَیں نے پڑھے، اُن کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس پر مَیں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ مَیں اپنی چارپائی سے اُٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ کھڑکی کھلی ہے۔ مَیں حیران ہوا کہ آج یہ کھڑکی کیوں کھلی ہے۔ مَیں جب کھڑکی کی طرف گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں کتاب لئے پڑھ رہے ہیں۔ مَیں نے سوال کیا کہ یہ کونسی کتاب ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے اور ہم تمہارے لئے ہی لائے ہیں۔ جب انہوں نے کتاب دی تو مَیں نے کہا کہ یہ تو چھوٹی تختی کی کتاب ہے۔ مَیں نے اُن کے ٹریکٹ دیکھے ہیں وہ تو بڑی تختی کے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ بولے کہ مرزا صاحب نے یہ کتاب چھوٹی تختی کی چھپوائی تھی۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ مَیں نے خیال کیا کہ شاید رات کو مَیں دعا کر کے ان خیالات میں سویا تھا، یہ اُن کا ہی اثر ہوگا۔ مگر جب مَیں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دوکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ مَیں نے کہا یہ کونسی کتاب ہے جو پڑھ رہے ہو؟ میاں غلام رسول صاحب نے اُس کے ہاتھ سے کتاب لے کر میرے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے یہ کتاب آپ کے لئے ہی مَیں لایا ہوں، یہ آپ لے لیں۔ مَیں نے کتاب کو دیکھ کر کہا کہ یہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر مَیں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور اپنے دل سے سوال کیا کہ اب بھی تمہیں کوئی شک وشبہ باقی ہے۔ میرے دل نے جواب دیا کہ اب کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ اس لئے مَیں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 118-117 از روایات میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر)

(یعنی چند گھنٹوں کے اندر اندر خواب پوری بھی ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق بھی دی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ جائیں۔)

حضرت محمد فاضل صاحبؓ ولد نور محمد صاحب، 1899ء کی ان کی بیعت ہے، کہتے ہیں کہ ایک دن گھر میں تھا، مولوی شیخ محمد (ان کا کوئی مولوی تھا) غیر مقلد جو میرا سالا تھا، ملنے کے لئے آیا اور اُنہوں نے مجھے ایک رسالہ دیا جس کا نام شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان تھا۔ رات کا وقت تھا، مجھے شوق ہوا کہ کب دن ہو اور میں اُسے پڑھوں۔ جب صبح ہوئی تو مَیں نے نماز سے فارغ ہو کر ایک علیحدہ کوٹھڑی میں چارپائی پر لیٹ کر رسالے کو پڑھنا شروع کیا تو کوئی تین صفحے پڑھے ہوں گے کہ مجھے غنودگی ہوگئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سرہانے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آ کر بیٹھ گئے ہیں اسی چارپائی پر اور اپنے دہنِ مبارک سے اپنے لعاب نکال کر میرے منہ میں ڈالتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے ڈالتے ہیں تو میں اُس کو گھونٹ کی طرح نگل گیا۔ اُس وقت مجھے اس طرح معلوم ہوا کہ میرے دل سے فوارے نکل رہے ہیں اور سرور سے سینہ بھر گیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ اس سے میرے دل میں یقین زیادہ ہو گیا اور محبت کی آگ بہت تیز ہوگئی۔ اور میرے قلب میں اضطراب اور عشاقِ جہاں جاتا رہا، اضطراب جاتا رہا اور جب بھی میں اکیلا چلتا اکثر میری زبان پر یہ شعر جاری ہوتا۔

پھرتا ہوں تجھ بن صنم ہو کے دیوانہ ہو بہو
شہر بہ شہر دیہہ بہ دیہہ خانہ بہ خانہ کُو بہ کُو

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 230-231 از روایات حضرت محمد فاضل صاحبؓ)

یہ کتاب ’’شہادۃ القرآن‘‘ جس کا یہ ذکر کر رہے ہیں۔، اُس میں کسی اعتراض کرنے والے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا تھا کہ حدیثوں سے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ حدیثیں تو بعض اس قابل بھی نہیں ہیں کہ اُن پر یقین کیا جائے۔ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب لکھی تھی اور تمام شبہات دور فرمائے۔ اُس شخص کی تو تسلی نہیں ہوئی لیکن بہر حال اُس کی اس کتاب سے بہتوں کا فائدہ ہو گیا۔

حضرت شیخ عطاء محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں بیان کرتے ہیں کہ خواب آیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ

**THOMPSON & CO SOLICITORS**
**New Office in Morden**
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
**Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby** (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
*Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921*

والسلام بٹالہ کی سڑک پر ٹہلتے ہیں جو تحصیل کے محاذ میں ہے۔ (یعنی سامنے ہے۔) حضور نے مجھ کو ایک روپیہ دیا اور ملکہ کی تصویر پر کراس لگا دیا، کانٹا پھیر دیا، خط کھینچ دیا اور فرمایا کہ اس کو خزانے میں دے آؤ۔ جب یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنائی گئی تو حضور نے فرمایا کہ ملکہ مسلمان نہیں ہوگی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر 10 صفحہ 355 از روایات حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں)

میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب روایت کرتے ہیں، (اُن کی بیعت 1892ء کی ہے) کہ چوہدری عبدالرحیم صاحب ابھی غیر احمدی ہی تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑی مرمت کے لئے میرے پاس آئی ہے۔ کہتے ہیں چنانچہ اتفاق سے مَیں نے (یعنی میاں مغل صاحب نے) یہ گھڑی اُن کو مرمت کے لئے دی۔ (یہ وہ گھڑی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گھڑی تھی اور حضرت اماں جان نے ان کو دی تھی۔ جس شخص نے خواب دیکھی وہ غیر احمدی تھے۔ اُس وقت احمدی نہیں ہوئے تھے، انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑی اُن کے پاس مرمت کے لئے آئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مغل صاحب نے ایک گھڑی مرمت کے لئے، ان صاحب کو دی جنہوں نے خواب دیکھی تھی۔ جب انہوں نے وہ گھڑی کھولی تو مرمت کرنے والے کہنے لگے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھڑی ہے۔ بالکل وہی نقشہ ہے جو مجھے خواب میں دکھلایا گیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 19 از روایات حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل)

حضرت امیر خان صاحبؓ جن کی 1903ء کی بیعت ہے، فرماتے ہیں کہ 1902ء میں مَیں نے خواب کے اندر مسجد مبارک کو ایک گول قلعہ کی شکل میں دیکھا جس کے اندر بہت سی مخلوق تھی اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک سرخ جھنڈی تھی۔ اور اُن میں سے ایک شخص جو سب سے بزرگ تھا، وہ اوپر کی منزل میں تھا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا سرخ جھنڈا تھا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آپ جانتے ہیں یہ کون ہے؟ میں نے کہا میں تو نہیں جانتا۔ تب اُس نے کہا یہ تیرا کابل کا بھائی ہے۔ اس قلعہ کے برجوں میں ایسے سوراخ تھے کہ جن سے بیرونی دشمن پر بخوبی نشانہ لگ سکتا تھا مگر باہر والوں کا بوجہ اوٹ کے کوئی نشانہ نہیں لگ سکتا تھا اور قلعہ کے باہر گرد و غبار کا اس قدر دھواں تھا کہ مشکل سے آدمی پہچانا جاتا تھا۔ اور گدھوں، خچروں اور اونٹوں کی آوازوں کا اس قدر شور تھا کہ مارے دہشت کے دل بیٹھا جاتا تھا۔ جب میں قلعہ سے باہر نکلا (یہ خواب بیان فرما رہے ہیں) تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر طرف مُردے ہی مُردے پڑے ہیں جن کو اُٹھا اُٹھا کر قلعہ میں لایا جا رہا ہے۔ جب میں قلعہ سے ذرا دور فاصلے پر چلا گیا اور شور و غل نے مجھے پریشان سا کر دیا تو مَیں گھبرا کر قلعہ کی طرف فوراً لوٹا اور قلعہ میں داخل ہونے کے لئے دروازے کی تلاش کرنے لگا مگر کوئی دروازہ نہ ملا۔ مَیں اسی تلاش میں تھا کہ اتنے میں مَیں نے ایک شخص مسکین صورت، نیک سیرت کو دیکھا۔ وہ بھی قلعہ کے اندر داخل ہونے کے لئے سعی کر رہا ہے مگر دروازہ اُسے بھی نہیں ملتا۔ ابھی ہم اسی جستجو میں تھے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ قلعہ کے اوپر جو چبوترہ ہے اُس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہٗ ابی وامّی، جماعت نماز کرا رہے ہیں (باجماعت نماز وہاں ہو رہی ہے) یہ دیکھ کر ہم دونوں بے تاب اور بیقرار ہو گئے۔ اسی اضطراری حالت میں کہتے ہیں کہ مَیں نے دوسرے ساتھی کے گلے میں اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر ''اَللہ ھُو'' کا ذکر جس طریق سے کہ مجھے میرے پیر سید غلام شاہ صاحب نے بتلایا ہوا تھا، کرنا شروع کر دیا۔ جس کی برکت سے ہم دونوں پرواز میں آئے اور اُڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں جانب پہلی صف میں جہاں کہ صرف دو آدمی کی جگہ خالی تھی کھڑے ہو کر سجدہ میں شامل ہو گئے اور سجدہ کے اندر میں اپنی اس خوش نصیبی کو محسوس کرتے ہوئے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب اور پہلی صف میں جگہ میسر آئی، اس قدر رقّت پیدا ہوئی اور اس زور سے اَللہ ھُو کا ذکر جاری ہوا کہ جب مَیں اسی حالت میں بیدار ہوا تو سانس بہت ہی زور سے آ رہا تھا۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کا تار جاری تھا اور سانس اس قدر بلند تھا کہ اس سانس کو سن کر گھر والے بھی بیدار ہو گئے اور مجھے پوچھنے لگے۔ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ مگر چونکہ ابھی اَللہ ھُو کا ذکر برابر جاری تھا اور سانس زور زور سے نکل رہا تھا، اس کی وجہ سے میں اُنہیں کوئی جواب نہیں دے سکا۔ اس لئے میں جوش کو فرو کرنے کے لئے اور پردہ پوشی کے لئے اندر سے صحن میں چلا گیا اور جب حالت درست ہوئی تو مَیں پھر اندر آیا اور چارپائی پر لیٹ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 126-125 از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

پھر آگے انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ اس کا اثر ہوا اور کچھ عرصے کے بعد اُن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی توفیق بھی عطا فرمائی۔

حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ پیدائشی احمدی تھے، 1903ء میں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ کہتے ہیں مَیں نے سب سے پہلے حضرت اقدس کو اُس وقت دیکھا جب حضور جہلم تشریف لے جا رہے تھے۔ واپسی پر بھی دیکھا تھا۔ پھر لاہور 1904ء میں، پھر 1905ء میں مَیں قادیان گیا۔ قادیان جانے سے پہلے مجھے ایک خواب آئی تھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ والد صاحب گھر سے باہر گئے ہوئے ہیں اور گھر میں صرف مَیں اور میری چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔ دیکھا کہ دو آدمی دروازے پر آئے، دستک دی اور آواز دی۔ مَیں نے باہر نکل کر دروازہ کھولا۔ وہ دونوں میری درخواست پر اندر تشریف لے آئے۔ مَیں نے دیکھا کہ ہمارے گھر کے صحن میں ایک دری اور تین کرسیاں بچھی ہوئی ہیں۔ سامنے ایک میز بھی پڑی ہے۔ میں نے اُن (یعنی دو مہمان جو آئے تھے) کو کرسیوں پر بٹھا دیا۔ خواب میں چھوٹی ہمشیرہ کو کہا کہ اُن کے لئے چائے تیار کرو۔ وہ کوٹھے پر ایندھن لینے کے لئے گئی (اُس زمانے میں جو طریقہ تھا، گیس وغیرہ تو ہوتی نہیں تھی۔ لکڑیاں یا جو بھی جلانے کی چیزیں اوپر پڑی ہوتی تھیں، وہ لینے گئی) تو سیڑھیوں میں ہی تھی کہ ایک سیاہ رنگ کا اچھے قد و قامت کا سانڈ اندر آیا اور اُن آدمیوں کو دیکھ کر فوراً واپس ہو گیا اور سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ میں نے شور ڈال دیا کہ میری ہمشیرہ کو مار دے گا۔ شور سن کر پہلے سیاہ داڑھی والے مہمان اٹھنے لگے ہیں مگر سرخ داڑھی والے نے کہا کہ چونکہ یہ کام آپ نے میرے سپرد کیا ہوا ہے اس لئے یہ میرا کام ہے۔ چنانچہ وہ گئے۔ مَیں بھی پیچھے ہو لیا۔ ہمشیرہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔ اُسے کچھ خراش لگی ہے مگر زخم نہیں لگا۔ ہم اوپر چلے گئے۔ سانڈ ہماری مغربی دیوار پر انجن کی شکل میں تبدیل ہو گیا (اُس کی شکل بدل گئی) اور دیوار پر آگے پیچھے چلنے لگا۔ جب دیوار کے آخری کونے پر پہنچا تو اس مہمان نے سوٹا مارا اور پیچھے کی طرف گر کر چور چور ہو گیا۔ ہم واپس آ گئے اور وہ مہمان پھر کرسی پر بیٹھ گئے اور چائے پی۔ مجھے بھی انہوں نے پلائی۔ چائے پینے کے بعد کچھ دیر وہ بیٹھے رہے، باتیں کرتے رہے۔ پھر کہنے لگے کہ برخوردار ہمیں دیر ہو گئی ہے، اجازت دو تاکہ ہم جائیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے بتائیں تو سہی کہ آپ کون ہیں؟ تا میں اپنے والد صاحب کو بتا سکوں۔ میری اس عرض پر وہ دونوں خفیف سے مسکرائے۔ کالی داڑھی والے نے کہا کہ میرا نام محمد ہے اور ان کا نام احمد ہے۔ میں نے یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا کہ پھر مجھے کچھ بتائیں۔ انہوں نے عربی زبان میں ایک کلمہ کہا جو مجھے یاد نہ رہا مگر اُس کا مفہوم جو اُس وقت میرے ذہن میں تھا وہ یہ تھا کہ تیری زندگی کے تھوڑے دن بہت آرام سے گزریں گے۔ پھر مَیں نے مصافحہ کیا، انہوں نے کہا کہ اپنے باپ کو ہمارا السلام علیکم کہہ دینا۔ وہ باہر نکل گئے۔ میں نے اُن کو رخصت کیا۔ اُن کے جانے کے بعد خواب میں ہی کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب آ گئے۔ (خواب ابھی چل رہی ہے) میں نے سارا قصہ سنایا۔ وہ فوراً باہر گئے۔ اتنے میں کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی جس کا باعث یہ ہوا کہ میرے باپ نے آواز دی کہ اُٹھو اور نماز پڑھو۔ میں نے اپنے والد صاحب کو یہ خواب سنائی۔ اُس دن جمعہ تھا۔ جمعہ کے وقت میں نے منشی احمد دین صاحب اپیل نویس کو وہ خواب سنائی۔ انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں خود لکھ کر یا مجھ سے لکھوا کر بھیج دی۔ چند روز کے بعد کہا کہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ جلسہ پر اس لڑکے کو ساتھ لے کر آؤ۔ چنانچہ جلسہ پر میں گیا۔ جب ہم مسجد مبارک میں گئے تو دو تین بزرگ بیٹھے تھے۔ ہم نے اُن سے مصافحہ کیا۔ اتنے میں حضرت اقدس تشریف لائے۔ ہم کھڑے ہو گئے۔ مصافحہ کیا۔ پھر حضور بیٹھ گئے۔ منشی احمد دین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ وہ لڑکا ہے جس کو خواب آئی تھی۔ حضور نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا کہ وہ خواب سناؤ۔ چنانچہ میں نے وہ خواب سنائی۔ پھر اندر سے کھانا آیا۔ حضور نے کھایا اور دوستوں نے بھی کھایا۔ جب حضرت اقدسؑ کھانا کھا چکے تو تبرک ہمارے درمیان تقسیم فرما دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 111 تا 113 از روایات حضرت میاں محمد ابراہیم صاحبؓ)

حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے 1906ء میں بیعت اور 1908ء میں زیارت کی تھی۔ کہتے ہیں غالباً بارہ تیرہ سال کی عمر تھی کہ خواب میں اپنے آپ کو موضع یاڑی پورہ میں پایا۔ اُس وقت تک میں یاڑی پورہ سے ناآشنا تھا۔ (پتہ نہیں تھا کہ یاڑی پورہ کیا جگہ ہے)۔ کہتے ہیں دیکھا کہ ہزاروں لوگ جمع ہو گئے ہیں اور اس جگہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ اُس جگہ ایک ٹیلہ جو قریباً چھ سات گز اونچا تھا نظر آیا۔ اور اُس پر ایک صاحب بیٹھے ہیں اور لوگ اُس ٹیلے کے نیچے سے اُن کی زیارت اور آداب کر کے گزرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو مجھے کہا گیا کہ یہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں تو مَیں نے کمال مسرت سے بے تحاشا ٹیلے پر چڑھ کر اور اُن کے سامنے کھڑا ہو کر السلام علیکم عرض کیا اور حضور نے وعلیکم السلام فرمایا اور میں نزدیک ہو کر اُن کے سامنے بیٹھ گیا تو یک لخت میرے دل میں وہی ہمیشہ کی آرزو یاد آ گئی تو میں نے دل میں کہا کہ اب ان سے بڑھ کر مجھے اور کس پیر یا رہبر کی ضرورت ہے۔ میں انہی سے بیعت کروں گا۔ مَیں نے عرض کی کہ یا حضرت


**Earlsfield Properties**

*We will manage your property at 0% commission*

*Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years*

*Free management Service*

*Guaranteed vacant possession*

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں تو حضور نے فرمایا اچھا ہاتھ نکالو۔ تو مَیں نے ہاتھ نکالا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے داہنے ہاتھ کو اپنے داہنے دستِ مبارک میں پکڑا اور فرمایا کہ کہو، اَللّٰہُ رَبِّیْ۔ تو مَیں نے اَللّٰہُ رَبِّیْ کہا۔ اتنے میں مَیں بیدار ہو گیا۔ بیدار ہونے پر مجھے نہایت افسوس ہوا کہ مَیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا تھا مگر افسوس کہ جلدی بیدار ہو گیا۔ وہ مقدس صورت ہمیشہ میرے سامنے آ جاتی تھی اور رُخِ منوّر کا عکس میرے لوحِ دل سے کبھی محو نہ ہوتا تھا۔ گویا میرے دل پر وہ نقشہ جم گیا تھا۔ آگے لکھتے ہیں کہ اس رؤیا کی تعبیر آگے کھل جائے گی۔ پھر بڑا لمبا عرصہ گزر گیا۔ (اس عرصے کے مختلف حالات انہوں نے بیان کئے ہیں) کہتے ہیں آخر ان کو قادیان جانے کا موقع ملا۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دیدار ہوا تو کہتے ہیں کہ جب میری نظر چہرہ مبارک پر پڑی تو مجھے وہی خواب والا نقشہ یاد آیا۔ یعنی ہو بہو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہی صورت دیکھی جو مَیں نے خواب مذکور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھی تھی۔ ایک سرِ مُو تفاوت نہ تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 3 صفحہ 42-41 و46-45۔ از روایات حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ)

حضرت چوہدری غلام احمد خان صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ مئی 1908ء میں انہوں نے زیارت کی تھی لیکن بیعت نہیں کی تھی۔ 1909ء میں انہوں نے خلیفہ اوّل کی بیعت کی۔ کہتے ہیں کہ 1905ء کے موسمِ سرما کا ذکر ہے جبکہ مَیں آٹھویں جماعت میونسپل بورڈ سکول راہواں ضلع جالندھر میں تعلیم پاتا تھا کہ ایک شب میں نے رؤیا دیکھا کہ میں اور ایک اور لڑکا مسمّی عبداللہ قوم جٹ جو کہ میرا ہم جماعت تھا، کھیل کود یعنی ورزش کے میدان سے اپنی جائے رہائش (بورڈنگ ہاؤس اہلِ اسلام جو کہ شہر میں بڑے بازار کے نزدیک ہوا کرتا تھا) کو آ رہے تھے۔ چونکہ وہ میدان شہر کی جانبِ شمال واقع ہے اس لئے ہم شہر میں شمالی سمت سے داخل ہونے والے تھے کہ وہاں ایک گلی میں آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دکھائی دیئے۔ حضور کا رُخ شہر کی طرف تھا۔ اس واسطے میں شہر کی طرف پیٹھ کرتا ہوا اور اپنا رُخ جانبِ شمال کرتا ہوا حضور کی طرف بڑھا اور السلام علیکم کہا اور دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ حضور کے سر پر سفید پگڑی نہایت سادگی سے بندھی ہوئی تھی۔ کالا لمبا چوغہ اور سفید پاجامہ زیب تن تھا۔ گندمی رنگ تھا، بال سیدھے تھے، آنکھیں ٹوپی دار تھیں۔ پیشانی فراخ اور اونچی تھی، بڑھی ہوئی اونچی ناک تھی۔ ریشِ مبارک کے بال سیدھے اور لمبے اور سیاہ تھے۔ چہرے پر کوئی شکن نہیں تھا بلکہ خوبصورت نورانی اور چمکدار تھا۔ قد درمیانہ تھا۔ خواب میں حضور سرورِ کائنات سے ملاقات کر کے دل میں لذت اور سرور حاصل ہوتا تھا اور دل نہایت خوش و خرم تھا۔ یہاں تک کہ بیداری پر بھی وہی لذت اور سرور موجود تھا۔ خواب کا دل پر ایسا گہرا نقش ہوا کہ میں آج یہ سطور لکھتا ہوا بھی اس پاک نظارے سے محظوظ اور مسرور ہو رہا ہوں اور اس کا دل سے مٹنا ممکن نہیں۔ تبلیغِ احمدیت تو مجھے ہو چکی تھی (تبلیغ ان کو ہو چکی تھی لیکن احمدی نہیں تھے) کہتے ہیں تبلیغِ احمدیت تو مجھے ہو چکی تھی اور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا اور بعض ابتلاؤں میں بھی اس ایمان پر قائم رہ چکا تھا (یہ بیعت کر چکے تھے) مگر بعد ازاں بعض وجوہات سے پھر مخالف ہو گیا۔ (پہلے انہوں نے بیعت کی لیکن پھر بعد میں بیعت سے ارتداد اختیار کر لیا۔ کہتے ہیں مَیں مخالف ہو گیا) حتی کہ اس خواب سے اڑھائی سال بعد جب مَیں نے حضرت مسیح موعود کو بتاریخ 18رمئی 1908ء لاہور میں پہلی دفعہ دیکھا تو مجھے فوراً مذکورہ بالا خواب یاد آ گیا، کیونکہ خواب میں جس شخص کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تھا بعینہٖ وہی شخص حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نظر آ رہا تھا۔ دونوں کا حلیہ اور لباس ہو بہو ملتا تھا۔ سرِ مُو کے برابر فرق نہ تھا۔ وہی تمام جسم، وہی گندمی رنگ، وہی سیدھے بال، وہی پگڑی اور اُس کی وہی بندش اور وہی کالا لمبا چوغہ اور وہی سفید پاجامہ، غرضیکہ ہو بہو وہی شخص تھا جس کو مَیں نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا تھا۔ البتہ میرے ہم جماعت عبداللہ کے بجائے میرے ہمراہ چوہدری عبدالحئی خان صاحب احمدی کاٹھگڑی جو کہ


RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666    02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE


اب پنشنر پوسٹ ماسٹر ہیں، تھے۔ اور دراصل عبدالحئی، عبداللہ ہی تھا جس نے مجھے اُس وقت اشارہ کیا کہ مصافحہ کر لو۔ چنانچہ میں نے اُن کے ارشاد پر حضرت مسیح موعود کو السلام علیکم عرض کیا اور جواب میں وعلیکم السلام سنا کیونکہ میرے اور حضرت مسیح موعود کے درمیان چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس واسطے جب مَیں نے کھڑے ہو کر حضور سے مصافحہ کے واسطے ہاتھ آگے بڑھایا اور حضور تک میرے ہاتھ پہنچ نہ سکے تو کہتے ہیں پھر آپ نے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زانوؤں کے بل کھڑے ہو کر اس عاجز کو مصافحہ بخشا۔ السلام علیکم اور وعلیکم السلام کا تبادلہ مصافحہ کے وقت ہی ہوا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 2 صفحہ 113 تا 115۔ از روایات حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحبؓ)

میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل صاحب فرماتے ہیں۔ مرزا ایوب بیگ صاحب صبح کو میرے پاس آئے۔ آواز دی، عبدالعزیز! عبدالعزیز! میں نیچے آیا۔ کہنے لگے میری خواب سنیں۔ اس لئے سنانے آیا ہوں کہ مَیں صبح کی نماز پڑھ رہا تھا کہ میری حالت بدل گئی۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تیزی سے تشریف لا رہے ہیں اور میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ کہاں تشریف لے چلے ہیں۔ فرمایا مرزا غلام احمد کی حفاظت کے لئے قادیان چلا ہوں۔ اس کے بعد ایوب بیگ نے کہا کہ خدا معلوم آج قادیان میں کیا ہے؟ شام کو خبر پہنچی کہ حضرت صاحب کے گھر کی تلاشی ہوئی ہے، لیکھرام کے قتل کے سلسلے میں (جو تلاشی تھی اُس کے لئے پولیس وغیرہ آئی تھی۔ وہ تلاشی تھی)۔ ان لوگوں کو نہیں پتہ تھا۔ خواب میں اللہ تعالیٰ نے پہلے بتا دیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 21-20 از روایات حضرت میاں عبدالعزیز صاحبؓ المعروف مغل)

یہی روایت حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی تلاشی لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں ہوئی۔ ہم ایک دن یہاں لاہور میں لنگے منڈی والی مسجد میں مرزا ایوب بیگ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ مرزا صاحب مرحوم کی عمر اُس وقت سترہ اٹھارہ سال کی تھی، (بڑے نیک نوجوان تھے۔ مرزا ایوب بیگ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی تعریف فرمائی ہوئی ہے) سلام پھرنے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سجدے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ فوجی لباس میں ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور بھاگے جا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ حضور کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد کی آج تلاشی ہونی ہے۔ مَیں قادیان اُن کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ جلد 9 صفحہ 242 از روایات حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ)

حضرت امیر خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 31رجنوری 1915ء کو مَیں نے خواب میں بادشاہوں کو احمدیوں سے مخاطب ہو کر کہتے سنا کہ اب ہم بادشاہی نہیں کر سکتے اور بادشاہی احمدیوں کو دیتے ہیں۔ مگر احمدیوں کو چاہئے کہ بذریعہ تبلیغ کے پہلے عوام الناس کو اپنا ہم خیال بنا لیں۔ پھر یہ کام بآسانی ہو سکے گا۔ اور پھر مَیں نے اسی بنا پر (کہتے ہیں مَیں نے) خواب میں ہی ایک ہندوؤں کے گاؤں جا کر تبلیغ کی اور اوتاروں کے حالات اور نزول عذاب کے اسباب بیان کئے اور تمثیلاً کہا کہ دیکھو کرشن علیہ السلام کے وقت میں کیسی خطرناک جنگ ہوئی تھی اور عذاب آیا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 150 از روایات حضرت امیر خان صاحبؓ)

پس یہ جو بات ہے یہ آج بھی قائم ہے کہ حکومتیں ملنی ہیں۔ تبلیغ کے ذریعہ سے اور دعاؤں کے ذریعہ سے فتوحات ہونی ہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت 1896ء کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ مقدس کے بعد (جو عیسائی سے جنگ تھی اور debate ہوئی تھی) جو بمقام امرتسر مسیح صاحبان اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان تحریری مباحثات کے رنگ میں واقعہ ہوا تھا۔ میرے والد مکرم کے پاس ایک جھمگٹا رہنے لگا اور روزمرہ اس کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی۔ اس مباحثے کے اختتام پر حضور نے عبداللہ آتھم کے متعلق ایک پیشگوئی فرمائی تھی۔ جب اس پیشگوئی کی مقررہ میعاد میں صرف دو تین روز باقی رہ گئے تو مخالفین نے کہنا شروع کیا کہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ بھلا کس طرح ہو سکتا ہے کہ ڈپٹی آتھم ایسا صاحبِ اختیار آدمی جو اپنی حفاظت کے لئے ہر قسم کے ضروری سامان نہایت آسانی سے مہیا کر سکتا ہے اور پولیس کا ایک دستہ اپنے پہرے کے لئے مقرر کرا سکتا ہے، کسی کی سازش کا نشانہ بن سکے۔ میرے والد صاحب کو یہ باتیں سخت ناگوار گزرتی تھیں اور اُن لوگوں کے طنزیہ فقروں کے جواب میں وہ کہہ اُٹھتے کہ میعادِ پیشگوئی کے پورا ہو جانے سے پہلے کوئی رائے زنی کرنا سخت بے باکی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اُس دن آفتاب غروب نہ ہو گا جبتک کہ اسلامی فتح کے نشان میں یہ پیشگوئی اپنے اصلی روپ میں پوری نہ ہو لے گی۔ ایک دن باقی رہ گیا پھر خبر آئی کہ ابھی آتھم زندہ ہے۔ کہتے ہیں میرے والد صاحب کی بے چینی اس خبر کو سن کر بہت ترقی کر گئی۔ (بہت بڑھ گئی) وہ برداشت نہ کر سکتے تھے کہ جو پیشگوئی اسلامی فتح کے نشان کے طور پر کی گئی ہے وہ پوری ہونے سے قاصر رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعداء خوش تھے لیکن میرے

والد صاحب کے دل پر غم کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ اور وہ دعاؤں میں لگ گئے۔ اُسی رات خدائے کریم و حکیم نے خواب میں اُن کو ایک نظارہ دکھلایا۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شکل ہے جو انسانی وجود معلوم ہوتا ہے۔ اُس کے منہ پر بالخصوص اور باقی سارے جسم پر بالعموم کثرت کے ساتھ گھاس پھوس اور گرد وغبار پڑا ہوا ہے، اُس کا چہرہ بالکل نظر نہیں آتا۔ اور باقی جسم سے بھی اُس کی شناخت ناممکن ہو رہی ہے۔ ایک اور شخص ہے جس کی پیٹھ میرے والد صاحب کی طرف کو ہے لیکن اُس کا منہ اس گرد وغبار سے ڈھکے ہوئے وجود کی طرف ہے۔ وہ نہایت احتیاط اور محنت اور محبت کے ساتھ ایک ایک کر کے اُس دوسرے شخص کے وجود پر سے تنکے اپنے ہاتھوں سے چُن چُن کر اُتار رہا ہے۔ کچھ وقت کے بعد وہ تمام تنکوں کو اُٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ اور گرد وغبار سے اُس کے جسم کو صاف کر دیتا ہے۔ اور جونہی کہ وہ تنکے وغیرہ سب اُتر کر گر جاتے ہیں۔ اُن کے نیچے سے آفتاب کی طرح ایک ایسا روشن چہرہ نکلتا ہے جس کو دیکھنے کی آنکھیں تاب نہیں لاسکتیں۔ اُسی وقت خواب میں ہی تفہیم ہوتی ہے کہ یہ مقدس انسان جس کے جسمِ مطہر سے تنکے دور کئے گئے ہیں، وہ سیدنا حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تنکوں کو دور کرنے والے صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ رات کو یہ نظارہ دیکھا۔ صبح ہوتے ہی معاندینِ سلسلہ اکٹھے ہو کر پھر آئے اور کہنے لگے کہ دیکھئے صاحب، یہ کل آپ کیا کہہ رہے تھے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آتھم ابھی زندہ ہے، مرا نہیں اور آپ کے مرزا کی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ تم کو جو خبر ملی ہے وہ غلط ہے۔ آتھم یقیناً زندہ نہیں ہوگا اور اگر وہ زندہ ہے تو وہ اپنے رشتہ داروں اور اپنے دینی بھائیوں کے لئے ضرور مر چکا ہے۔ اُس نے ان باتوں سے اگر توبہ نہیں کی تھی تو بہرحال دوبارہ اُس کا اظہار نہیں کیا۔ جب تک تمام باتوں کی حقیقت نہ کھل جائے اپنے شکوک وابہامات کو خدا کے حوالے کریں۔ رات جو میں نے نظارہ دیکھا ہے اگر تم بھی وہ دیکھ لیتے تو پھر تمہیں پتہ لگتا کہ یہ شخص جس کے خلاف تم لوگ زہر اُگل رہے ہو کس پایہ کا انسان ہے۔ مَیں نے تو جب سے وہ خواب کا نظارہ دیکھا ہے اس سے میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ بہرحال یہ نشان اس طرز سے پورا ہو کر رہے گا کہ دنیا کو اپنی شوکت دکھا کر رہے گا۔ پھر اَور بھی سینکڑوں ہزاروں نشان سیدنا حضرت مرزا صاحب کے وجود سے ظاہر ہوں گے جو دشمنانِ اسلام کی پیدا کردہ تمام روکوں کو توڑ کر رکھ دیں گے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 156-156 الف۔ از روایات حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خاں صاحبؓ)

پس اسلام کی جو خوبصورت تعلیم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح چہرہ دکھانا اور آپ پر لگائے تمام الزامات کو دور کرنا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی کام تھا۔ اب یہ دیکھیں کہ یہ مقابلہ جو عبداللہ آتھم کے ساتھ تھا اُس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا دفاع کر رہے تھے اور بعض مسلمان کہلانے والے بلکہ اُن کے علماء بھی دوسروں کا ساتھ دے رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلام کی سچائی ظاہر کرنا چاہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ دکھانا چاہتے ہیں اور یہ لوگ آپ کی مخالفت کر رہے تھے۔

اب آج یہ لوگ بڑے جلوس نکال رہے ہیں۔ میلادِ نبی کی خوشیاں منا رہے ہیں تو حقیقی خوشی جشن منانے میں تو نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں، آپ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے میں ہے۔ آپؐ پر درود بھیجنے میں ہے۔ پہلے میں نے ایک حوالہ پڑھا تھا کہ دین میں قوت پیدا کرو۔ تو یہ دین میں قوت پیدا کرنا آج ہر مسلمان کا کام ہے اگر حقیقی مسلمان ہے۔ اور وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق کے ساتھ جڑ کر ہی ہوسکتا ہے۔ آتھم کی بھی موت کچھ عرصہ تک تو ٹل گئی تھی لیکن چھ سات مہینے بعد، کیونکہ اُس نے ایک طرح کی توبہ کی تھی، اور اُن الفاظ کو دہرانے سے پرہیز کیا تھا، احتراز کیا تھا تو چند مہینہ کے بعد پھر وہ موت واقع ہوگئی۔ تو یہی پیشگوئی تھی کہ اگرچہ کچھ دیر کے لئے موت ٹل تو سکتی ہے لیکن یہ واقعہ ضرور ہوگا۔ اور وہ ہوا۔ اور جیسا کہ میں نے کہا، ایک خواب سنائی تھی کہ حکومتیں اگر حاصل کرنی ہیں، دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے تو تبلیغ کے ذریعہ سے ہوگا، اس طرف بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور کوئی نہیں جو دکھا سکے اور نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہے۔ اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔ پس اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے'' ، صلی اللہ علیہ وسلم '' (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اُس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُرّیّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے'' (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو)۔ ''اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اُس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اِسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اِسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اِسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دُھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم مُنوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118-119)

فرمایا: '' وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہوگیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداءِ دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو''۔

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

پس یہ تھا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں نے مختلف خوابیں دیکھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں دیکھا۔ یعنی دو وجود ایک ہی جان ہوگئے۔ پس ہمارا بھی کام ہے کہ آج اور ہمیشہ اپنی زبان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔ اسی طرح آپ کے اُسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آج جلسے بھی بڑے ہو رہے ہیں، جلوس نکل رہے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منائی جا رہی ہے لیکن وہاں آپ کی تعلیم کا اظہار نہیں ہو رہا۔ ربوہ میں تو شاید اس وقت جو جلوس نکل رہے ہوں اُن میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں ہو رہا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان نہیں ہو رہی ہوگی بلکہ صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دی جا رہی ہوں گی۔ جماعت کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جا رہی ہوگی۔

پس ایک طرف تو یہ ان لوگوں کا سلوک ہے جو دنیا دار ہو چکے ہیں۔ مسلمان کہلانے کے باوجود اسلام سے دور ہٹ چکے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا سلوک جو صحابہ کے ساتھ تھا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ظاہر کر رہا ہے، اُن کو دکھا رہا ہے، اُن کی تسلی کرا رہا ہے اور آج بھی دنیا کے مختلف علاقوں میں اللہ تعالیٰ اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت اور سعید لوگوں کو دکھا رہا ہے اور اسی وجہ سے وہ جماعت میں آ رہے ہیں، قبول کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں بیعت میں آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی غلامی کو اختیار کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ لوگ جو مخالفین ہیں ان کی بھی آنکھیں کھلیں اور بجائے یہ نام نہاد مسلمان کہلانے کے حقیقی مسلمان بننے والے ہوں اور جو خدا تعالیٰ کی آواز ہے اُس کو سننے والے ہوں۔

## خصوصی دعا کی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھنے کی تحریک فرمائی ہے:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾ (آل عمران: ۹)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

# پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر، اہمیت اور مصداق

## تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں

(غلام مصباح بلوچ۔ استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا)

(دوسری اور آخری قسط)

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد

پیشگوئی مصلح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود سے قبل کی ہے یعنی اُس زمانے کی ہے جبکہ ابھی حضور علیہ السلام نے مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اپنے اشتہار مورخہ 8 اپریل 1886ء میں حضرت اقدس علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ ''یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ کریم جل شانہٗ کا ہے اس لئے اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا۔ آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شایع کیا جاوے گا۔ والسّلام علےٰ من اتّبعَ الھُدیٰ۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 117) چنانچہ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپؑ کو مسیح و مہدی کے درجے پر فائز فرمایا تو اس پیشگوئی کی کڑیاں گزشتہ نوشتوں میں بھی موجود ہونے کا انکشاف ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق بیان کردہ علامات میں ایک بہت بڑی علامت اُس کی شادی اور اولاد ہونا بھی بیان فرمائی ہے چنانچہ روایت میں آتا ہے: یَنْزِلُ عِیسَی ابنُ مَرْیَمَ اِلَی الأَرْضِ، فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَهٗ۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الثالث)

یعنی جب عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہوں گے تو وہ شادی کریں گے اور اُن کی اولاد بھی ہوگی۔

انسان کا شادی کرنا اور اولاد ہونا یہ ایک قدرتی امر ہے لیکن آنحضرت ﷺ کا آنے والے مسیح کی شادی اور اولاد کے بارے میں بالخصوص پیشگوئی کرنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مسیح موعود کی شادی اور اولاد غیر معمولی اور بے شمار برکتوں اور فضائل کی حامل ہوگی اور یہ پیشگوئی بالکل اسی طرح ہی پوری ہوئی، ہر بچہ جو حضرت اقدس علیہ السلام کی حرم محترم حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوا الٰہی بشارتوں کے تحت پیدا ہوا۔ حضرت اقدس علیہ السلام اپنی ایک نظم میں اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تُونے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تُونے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جِن پر بنا ہے
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

دیے تُو نے مجھے یہ مہر و مہتاب
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب
دکھایا تُونے وہ اے ربِّ ارباب
کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

مری ہر بات کو تُونے چلا دی
مِری ہر روک بھی تُونے اٹھادی
مری ہر پیش گوئی خود بنادی
تَریٰ نَسْلًا بَعِیْدًا بھی دکھادی
جو دی ہے مُجھ کو وہ کس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

اسی طرح اور جگہوں پر بھی حضور علیہ السلام نے اپنی صداقت کے نشانوں میں اپنی مبشر اولاد کو بھی رکھا ہے لیکن ہر جگہ پر آپؑ نے اُس موعود بیٹے کی الگ تخصیص فرمائی ہے جیسا کہ اوپر کی نظم سے بھی ظاہر ہے، پہلے اپنی ساری اولاد کا عمومی ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جِن پر بنا ہے

اور پھر اُس موعود بیٹے کی پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

### پیشگوئی کا مصداق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں مختلف جگہوں پر اپنی مبشر اولاد کا ذکر فرمایا ہے اور ہر بیٹے یا بیٹی کے متعلق اس کی ولادت سے قبل اس کی ولادت کے متعلق کتاب یا اشتہار کا حوالہ دیا ہے لیکن سبز اشتہار میں جس بیٹے کی ولادت کی خبر کا ذکر ہے اُس کا مصداق ہمیشہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کو قرار دیا ہے۔ اس کے ثبوت میں درج ذیل حوالے پیش ہیں:

حضور علیہ السلام اپنی کتاب ''سراج منیر'' میں اپنی سچی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔''

(سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 36)

کتاب سراج منیر کی اسی تحریر کے حاشیہ میں حضورؑ مزید فرماتے ہیں: ''..... سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا، سو محمود پیدا ہوگیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے اگر خدا کا خوف ہے تو پاک دل کے ساتھ سوچو!''

اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں بھی اپنے نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ فرماتے ہیں:

''پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں، ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے آنے کی خبر دی گئی ہے چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔ اور بشیر جو درمیانی لڑکا ہے اس کی خبر ایک سفید اشتہار میں موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شائع کیا گیا تھا اور شریف جو سب سے چھوٹا لڑکا ہے اس کے تولد کی نسبت پیشگوئی ضیاء الحق اور انوار الاسلام میں موجود ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 299)

اسی طرح حضرت اقدسؑ اپنی کتاب ''سر الخلافہ'' میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اور میں تیرے سامنے ایک عجیب وغریب قصہ اور حکایت بیان کرتا ہوں کہ میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خواری میں ہی وفات دے دی.... تب اللہ تعالیٰ نے مجھے الہامًا بتایا کہ ہم اسے از راہ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے۔ ایسا ہی اس بچے کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آ گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں آپ سے نہایت محبت کے ساتھ ملوں گا اور جلد جدا نہ ہوں گا۔ اس الہام و رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا تب میں نے جان لیا کہ یہ وہی بشیر ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خبر میں سچا ہے چنانچہ میں نے اس بچے کا نام بشیر ہی رکھا اور مجھے اس کے جسم میں بشیر اول کا حلیہ دکھائی دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی سنت رؤیا کے ذریعہ ثابت ہوگئی کہ وہ دو بندوں کو ایک ہی نام کا شریک بناتا ہے۔

(سر الخلافہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 381)

سبز اشتہار کے حوالے سے ہی اپنے بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت کا ذکر کرتے ہوئے حضور اقدسؑ اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' میں فرماتے ہیں:

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

تریاق القلوب میں ہی حضورؑ نے ایک اور جگہ فرمایا:

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12/ جنوری 1889ء کو مطابق 9/ جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219)

اپنی تصنیف لطیف حقیقۃ الوحی میں بھی سبز اشتہار کے مصداق کو بیان فرمایا ہے، حضورؑ فرماتے ہیں:

''ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20/ فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی خوردسالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 373, 374)

کتاب حقیقۃ الوحی میں ہی حضور علیہ السلام نے چونتیسویں (34) نشان میں سبز اشتہار کا حوالہ دے کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی پیدائش کا ذکر یوں فرمایا ہے:

''..... میں نے ایک سبز رنگ اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گزرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہوگیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 227)

شروع میں یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں اللہ تعالیٰ کی دو قسم کی رحمتوں کا ذکر فرمایا ہے، قسم اول کا مصداق بشیر اول مرحوم کو قرار دیا اور رحمت الٰہی کی دوسری قسم (یعنی ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء) کے لیے **دوسرے بشیر** دیے جانے کا اعلان فرمایا جس کا دوسرا نام **محمود** بتایا۔ اور یہ بات بھی واضح ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے ایک ہی بیٹے کا نام بشیر اور محمود رکھا اور کسی بیٹے کا نام محمود نہیں رکھا۔ پس سبز اشتہار میں اسی بشیر اور محمود کو حضورؑ نے اولوالعزم قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی موعود بیٹے کے ضمن میں بعض اور جگہوں پر بھی اس کا ذکر فرمایا ہے مثلاً حضور علیہ السلام اپنی کتاب ''آئینہ کمالات اسلام'' میں اسی مصلح موعود والی پیشگوئی کا ذکر کر کے نیچے حاشیے میں تحریر فرماتے ہیں:

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر دے چکے ہیں کہ جب مسیح موعود آئے گا تو وہ شادی کرے گا اور اُس کے ہاں اولاد بھی ہوگی۔ اس میں اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس (مسیح موعود) کو ایک ایسا صالح بیٹا دے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اپنے باپ کے خلاف نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو جب بھی ذریت یا نسل کی بشارت دیتا ہے تو صرف تبھی دیتا ہے جب اُس خدا نے نیک اولاد دینا مقدر کر لیا ہوتا ہے۔ اور یہ (موعود بیٹے کی) بشارت وہ ہے جس کی خوشخبری مجھے کئی سال پہلے دے دی گئی تھی اور اپنے دعویٰ (مسیح و مہدی) سے بھی پہلے۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578 حاشیہ)

صفحہ 13 پر جاری ہے

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 17

انہیں تبلیغ کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس ہم تبلیغ کر رہے ہیں۔ لیکن تبلیغ کرنے کے مختلف طریق ہیں۔ مصر میں ہماری جماعت ہے، شام میں ہماری جماعت ہے، لیبیا میں ہماری جماعت ہے، اردن میں ہماری جماعت ہے، لبنان میں ہماری جماعت ہے۔ غرض کہ مختلف عرب ممالک میں احمدی ہیں۔ بعض قیدو بند کی صعوبتیں بھی برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن ایمان پر قائم ہیں۔ یہ سب تبلیغ کے ذریعہ ہی احمدی ہوئے ہیں۔ اس پر مصری احمدی دوست نے جواب دیا کہ مصر میں مجھے احمدیت کا پتہ نہیں چلا تھا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جس طرح مَیں نے پہلے بھی کہا ہے مصر میں جرمنی کی طرح کھلے عام تبلیغ نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہاں کی حکومت ہمیں کھلے عام تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن گورنمنٹ کے علم میں ہے کہ مصر میں احمدی احباب موجود ہیں۔ اسی لئے دو سال قبل بارہ کے قریب احمدیوں کو صرف احمدی ہونے کی بنا پر جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔

اس پر مصری احمدی نومبائع نے کہا کہ مصر میں شیعہ تو تبلیغ کر رہے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کا سنّی عقائد سے کافی اختلاف ہے۔ جبکہ احمدیوں اور سنّیوں کے عقائد میں تو کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ سنّی خود بھی امام مہدی کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ احمدی کہتے ہیں کہ امام مہدی آچکا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: پہلی بات تو یہ ہے کہ شیعہ وہاں پر ان کے ساتھ لمبے عرصہ سے رہ رہے ہیں۔ اور جس طرز پر وہاں شیعہ تبلیغ کر رہے ہیں وہ اُس طرح نہیں ہے جس طرح کہ ہم تبلیغ کرتے ہیں۔ گوکہ شیعہ مسلک میں بعض گروہ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بڑا مقام ہے لیکن اس کے باوجود بھی سنیوں نے مصر میں شیعہ لوگوں کو برداشت کیا ہے۔ اس لئے ان کی صورتحال مختلف ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام امّتی نبی ہیں تو وہ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔ اسی لئے وہ احمدیوں کے حوالہ سے بہت شور مچاتے ہیں۔ کٹر ملاؤں کو شیعوں سے کوئی خوف نہیں ہے بلکہ احمدیوں سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ احمدی سیدھے راستے پر ہیں۔ اگر انہیں تبلیغ کرنے کی کھلی چھٹی دے دی تو وہ دو چار سالوں میں بڑی کامیابیاں حاصل کر کے دوسرے لوگوں پر چھا جائیں گے۔ پس یہ فرق ہے کہ انہیں شیعوں سے تو کوئی خوف نہیں لیکن احمدیوں سے ڈرتے ہیں۔

مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر سب شرکاء نے اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کی سعادت پائی۔ تصاویر ساتھ ساتھ بنائی جارہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والی احمدی خواتین اور نومبائعات کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

## جرمنی میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والی احمدی خواتین اور نومبائعات کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

ملاقات کے اس پروگرام میں 12 متفرق قومیتوں سے تعلق رکھنے والی 77 احمدی خواتین موجود تھیں۔ ان کے علاوہ جرمن، ترک نژاد احباب کی فیملیز بھی موجود تھیں۔

آٹھ بجکر پندرہ منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر پروگرام کا آغاز ہوا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے دریافت فرمایا کہ حالیہ کچھ عرصہ میں نئی احمدی ہونے والی کتنی خواتین یہاں موجود ہیں؟ اس پر مجلس میں موجود چند خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک افغانی نومبائعہ خاتون جن کی دو بیٹیاں بھی ہمراہ تھیں سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ وہی ہیں جنھوں نے پوری فیملی کے ساتھ بیعت کی ہے؟ اور آپ کے میاں اور بیٹے بھی مردانہ مسجد میں موجود ہیں؟ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ جی حضور ہماری پوری فیملی نے بیعت کی ہے۔

۞ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک پولش نومبائعہ سے دریافت فرمایا کہ انہیں قبولِ احمدیت سے کیا ملا؟ اس پولش خاتون نے جواب دیا کہ **احمدیت سے مجھے خُدا ملا ہے۔**

۞ ایک نوجوان بچی سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس کے والدین کے ردِعمل کے بارہ میں دریافت فرمایا تو اس بچی نے بتایا کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد اس کے والدین کا منفی ردِعمل تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ یہ بچی اللہ کے فضل سے استقامت کے ساتھ احمدیت پر قائم ہے۔

۞ ایک پاکستانی نومبائع خاتون نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنے بیٹے (بعمر دو سال) کو پیار دینے کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت اس کے خوش نصیب بچے کو پیار دیا۔

۞ ایک غیر پاکستانی خاتون نے یہ سوال کیا کہ جرمنی میں تبلیغ کے کام کو مزید کیسے بڑھایا جاسکتا ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر شخص کو امن کا پیغام پہنچنا چاہئے۔ کیونکہ لوگوں کو حقیقی اسلام کا علم نہیں ہے۔ لوگ انتہا پسند مسلمانوں کی طرف سے ہونے والے دہشتگردی کے واقعات سے خوفزدہ ہیں۔ لیکن ہمارا کام ہے کہ ہر ایک کو پیغام پہنچائیں۔ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن لوگوں سے رابطے بڑھائیں اور تعلقات پیدا کریں۔ سیمینارز اور سمپوزیم کا انعقاد کریں۔ لیف لیٹنگ کریں۔ یونیورسٹیز اور کالجز میں طالبات سے رابطے بڑھائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی میں خدام بہت فعال ہیں۔ انہوں نے رپورٹ دی تھی کہ دو تین ماہ میں ساڑھے سات لاکھ فلائرز تقسیم کئے ہیں۔ اسی طرح جب مساجد وغیرہ کے افتتاح ہوتے ہیں تو میڈیا میں اچھی کوریج ہوتی ہے۔ تو اپنے پروگراموں سے فائدہ اُٹھائیں اور نئے رستے تلاش کریں۔ لیکن اپنی روایات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ دل میں یہ جوش و جذبہ ہونا چاہئے کہ ہم نے باہم متحد ہو کر پیغام کو پھیلانا ہے۔ پاکستانی، غیر پاکستانی سب مل کر کوشش کریں تا کہ پیغام پہنچایا جائے۔ کیونکہ ابھی بہت تھوڑے لوگ ہیں جن کو حقیقی اسلام کا علم ہے۔

۞ کسی نے سوال کیا کہ East Germany میں لوگ اسلام سے بہت خوفزدہ ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ صرف East Germany میں نہیں بلکہ سارے ایسٹ یورپ کے ممالک میں یہی صورتحال ہے۔ کیونکہ وہاں کمیونزم تھا اور لوگوں کا مذہب سے واسطہ ہی نہیں تھا۔ کمیونزم کے اثر کی وجہ سے لوگ مذہب سے خوفزدہ ہیں۔ اب لوگوں کا ڈر ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ معاشرہ کو امن دینے کے لئے اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروائیں۔

۞ ایک پاکستانی خاتون نے جن کے میاں جرمن ہیں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے رہنمائی چاہی کہ ان کے سسرال مسلمان نہیں ہیں اور وہ کرسمس اور سالگرہ وغیرہ کے موقع پر بچوں کو تحائف دیتے ہیں تو اس صورتحال میں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو آپ نے بچوں کو سمجھانا ہے کہ اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اگر دادی وغیرہ تحائف دے دیتی ہیں تو بچوں کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ یہ ان کا ایک تہوار ہے اس لئے وہ تحائف دے رہے ہیں۔ اور جب ہماری عیدیں وغیرہ آئیں تو ان کو تحائف دیئے جاسکتے ہیں۔

۞ پھر یہ سوال کیا گیا کہ ان لوگوں کی شادیوں اور دیگر فنکشنز پر شراب وغیرہ پی جاتی ہے تو اس صورتحال میں کیا کرنا چاہئے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایسی صورتحال میں بچوں کو سمجھایا جاسکتا ہے کہ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص پر جو شراب بناتا ہے، بیچتا ہے لعنت بھیجی ہے۔ آپ لوگوں نے بچوں کو سمجھانا ہے کہ یہ آپ کے دین کا معاملہ ہے۔ جب بچے بڑے ہوں گے تو یہ چیزیں معاشرہ میں عام ہوں گی۔ اس لئے بہتر ہے کہ پہلے سے ہی ان کو سمجھایا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جگہ یہی مسائل ہیں۔ تو ایسے امور کے بارہ میں آپ نے بچوں کو سمجھانا ہے اور انہیں بتانا ہے کہ ان امور کے متعلق اسلامی تعلیم کیا ہے اور اس تعلیم کی کیا وجوہات ہیں۔

۞ ایک جرمن سٹوڈنٹ بچی نے سوال کیا کہ اس کی ایک دہریہ کے ساتھ گفتگو ہوئی تھی اور دہریہ نے سوال کیا تھا کہ خدا تعالیٰ کے لئے He کا لفظ کیوں استعمال ہوتا ہے؟ She کا لفظ کیوں نہیں استعمال ہوتا؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی شان قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ نہ صرف اسلام بلکہ دیگر مذاہب مثلاً عیسائیت میں بھی He ہی کہا جاتا ہے۔ عورت ذات نازک تصور کی جاتی ہے اور اپنی نزاکت کی وجہ سے وہ ہر کام نہیں کر سکتی۔ اس وجہ سے مناسب نہیں ہے۔ ویسے بھی زبان تو کامل نہیں ہوتی۔ آپ نے کچھ نہ کچھ تو استعمال کرنا ہوتا ہے۔ جیسے He, She, It وغیرہ۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا کہ ویسے بھی اگر وہ لڑکی دہریہ ہے تو اس کو He اور She کی بحث میں پڑنا ہی نہیں چاہئے۔ یہ اس کے لئے ایک بے بنیاد بحث ہے۔

۞ ایک سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو اپنی عبادت کروانے کی کیا ضرورت ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ضرورت ہے۔ اور شکرگزاری کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ مثلاً یونیورسٹی میں جب آپ اچھا پیپر دیتی ہیں تو آپ کو اچھے رزلٹ کا انتظار ہوتا ہے۔ یہ ایک قدرتی چیز ہے۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے کبھی کوئی سچا خواب دیکھا ہے؟ بچی نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ اللہ کی ہستی کے بارہ میں ثبوت ہے۔ آپ اس کو استعمال کر سکتی ہیں کہ خدا کی قدرت کیسے کام کرتی ہے۔

۞ ایک سوال politics (سیاست) میں اطاعت کرنے کے متعلق کیا گیا۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سیاست میں کوئی اطاعت نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک لطیفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے دوسرے شخص سے politics کا مطلب پوچھا تو اس شخص نے جواب دیا کہ poli کا مطلب 'بہت زیادہ' ہے اور tics کا مطلب 'جونکیں' (یعنی خون چوسنے والی) ہے۔ یعنی سیاست میں کوئی سچائی نہیں ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تیسری دنیا میں تو سیاست میں کوئی بھی سچائی کے معیار پر نہیں ہے۔ سب ایک جیسے ہیں۔

ملاقات کے اختتام پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔ ایک جرمن نومبائعہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی کم عمر بچی کے ساتھ تصویر بنوانے کی درخواست کی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچی کو پیار دیا اور تصویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ جرمن نومبائعہ بہن اس خوش نصیبی پر بہت خوش تھیں۔

میٹنگ کے اختتام پر کچھ غیر پاکستانی نومبائعات نے اس امر کا بھی اظہار کیا کہ آج وہ بہت خوش ہیں کیونکہ انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ اور آج کا دن ان کی زندگیوں کا ایک اہم دن ہے۔

یہ میٹنگ آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی بیٹی عزیزہ عطیۃ الاول کی تقریبِ رخصتانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ عزیزہ عطیۃ الاول کی شادی مکرم سعید احمد عارف صاحب مبلغ سلسلہ کے ساتھ طے پائی ہے۔

تقریب کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور ساڑھے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

تھی۔ وہ مر چکا تھا اور بیشمار کیڑے اُس کے جسم پر چل رہے تھے۔ چونکہ لاش کو اُٹھانے کے لئے پولیس کا آنا ضروری تھا اس لئے وہ اسی جگہ کافی دیر تک پڑا رہا۔ اُس کی لاش پر کپڑا ڈالا ہوا تھا اور اُس کے بدن میں سخت عفونت پیدا ہو گئی تھی۔ اور چونکہ اُس کے جسم سے خون بھی کافی نکلا تھا اس لئے بہت سے کیڑے اُس کے جسم پر آ گئے تھے جس سے اُس کی لاش ڈھکی ہوئی تھی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 36-35 روایت حضرت میاں عبدالرشید صاحبؓ)

حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں افریقہ رہتے رہتے چھ ماہ کا عرصہ گزر گیا تو وہاں ایک خطرناک بیماری مروڑوں کی پھوٹ پڑی۔ (یعنی پیٹ خراب ہونے لگ گیا) جس کو مروڑ لگتے تھے مزدور اُس کی قبر کھودنا شروع کر دیتے تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک شخص کی مثال بھی ایسی نہیں مل سکتی تھی کہ اُسے مروڑ لگے ہوں اور وہ بچ گیا ہو۔ جس شخص کو پہلا اجابت ہوتی، دست آتا، وہ کام چھوڑ دیتا اور اُسے یقین ہو جاتا تھا کہ اب میری وفات کا وقت بالکل قریب ہے اور مزدور اُسی وقت قبر کھودنے چلے جاتے تھے اور واپس آتے تھے تو لاش تیار ہوتی تھی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ حافظ صاحب کام کر رہے تھے کہ اُنہیں بھی مروڑ لگ گئے۔ حافظ صاحب بہت گھبرائے اور کام چھوڑ کر ڈیرے پر آ گئے اور مجھے کہا کہ اب مَیں چند گھنٹوں کا مہمان ہوں اگر کوئی چارہ چل سکتا ہے تو چلا لو۔ میں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، آپ ہرگز نہیں مر سکتے۔ حضرت صاحب نے مجھے خود فرمایا ہے کہ تم زندہ اور فائدہ حاصل کر کے واپس آؤ گے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ شاید ان الفاظ کا کچھ اور مطلب ہو۔ میں نے کہا آپ کے متعلق تو حضرت صاحب کا الہام بھی ہے اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ افریقہ میں آپ فوت ہو جائیں۔ خیر وہ بہت گھبرائے۔ میں نے کہا کیا آپ برداشت کر لیں گے کہ دو چار گھنٹے میں آپ سے جدا ہو جاؤں۔ کہنے لگے کہ اچھا جیسے آپ کی مرضی، مگر مجھے پانی دینے کے لئے کسی آدمی کے سپرد کر جاؤ۔ میں نے ایک مزدور کو کہا کہ میرے بھائی کو پانی دینا۔ مزدور نے مجھے کہا کہ کیا آپ کے بھائی کی قبر کھود دی جائے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا الہام ہے کہ یہ زندہ واپس ہندوستان جائے گا۔ اُس کی قبر افریقہ میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اُس مزدور نے کہا ایشین ہی تھا کہ تم مرزائی لوگ یونہی مرزا صاحب کی کرامات بیان کرتے رہتے ہو۔ اگر یہ شخص بچ گیا تو ہم یقین کریں گے کہ تمہارا مرزا سچا ہے۔ مَیں نے کہا میرا بھائی ہرگز نہیں مرے گا۔ تم ہرگز قبر تیار نہ کرو۔ خیر مَیں وہاں سے چل پڑا۔ قرآنِ مجید میرے ہاتھ میں تھا اور میرا ارادہ تھا، جو صاحب تھا اُن کا افسر اُس سے دس دن کی چھٹی لینے کا تھا۔ صاحب کا ڈیرہ آٹھ میل کے فاصلے پر تھا۔ میں سارے راستے روتا گیا، دعا کرتا گیا۔ قرآنِ مجید پڑھتا گیا۔ رستے میں جنگلی جانور بیشمار تھے مگر مَیں نے ادھر اُدھر دیکھا ہی نہیں۔ جب وہاں پہنچا، افسر کے ڈیرے پر، تو کلرک جو کہ ہندو تھا اُس کو مَیں نے سلام کیا مگر اُس نے توجہ ہی نہ کی۔ پھر مَیں نے دو روپے اُس کو دیئے، اُس کے بغیر کام نہیں ہوتا تھا۔ اس پر وہ خاطر مدارات سے پیش آیا۔ مَیں نے دو روپے اور دے دیے اور کہا کہ صاحب سے ملا دو مَیں چھٹی لینا چاہتا ہوں۔ اُس نے کہا صاحب سویا ہوا ہے۔ مگر چلو مَیں صاحب کو دبانے لگ جاؤں گا۔ (یہ ترکیب کی اُس نے کی کہ مَیں جاتا ہوں اور افسر کو دبانے لگ جاتا ہوں) وہ جاگ پڑے گا اور مَیں کھانسوں گا تم اندر آ جانا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور مَیں اندر چلا گیا۔ سلام کیا اور رخصت کی درخواست کر دی۔ صاحب نے بڑا بُرا کہا کہ یہ پنجابی لوگ محض رنڈیوں اور طوائفوں کے پیچھے شہر میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں سرکاری راشن ملتا ہے، وردی ملتی ہے تو شہر جانے کی، خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کلرک نے کہا یہ دونوں بھائی نئے مذہب کے ہیں اور دینداری میں ان کی مثال ڈویژن میں نہیں ملتی۔ آپ ایسے الفاظ ہرگز استعمال نہ کریں۔ خیر وہ افسر شریف تھا۔ اُس نے کہا اگر ایسا ہے تو معافی چاہتا ہوں۔ مجھے کہا کہ معاف کر دو۔ مَیں نے پھر اُس سے عرض کیا کہ ہم تو غریب آدمی ہیں، رخصت لینے آیا ہوں آپ رخصت دے دیں۔ اُس نے فوراً رخصت منظور کر لی۔ مَیں واپس پہنچا اور ضروری برتن لے کر گاڑی پر اپنے بھائی سمیت سوار ہو گیا اور ممباسہ شہر میں پہنچا۔ کہاں تو یہ تھا کہ دو تین گھنٹے بھی نہیں گزرتے تھے۔ واپس آئے اور بھائی ٹھیک ٹھاک تھے، اُن کو لے کر ممباسہ چلے گئے۔ کمزوری تھی۔ وہاں تیس چالیس آدمی ہماری جماعت کے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ جمعدار حامد علی اور اُن کا بھائی آیا ہے تو باوجود اس کے کہ ہم غریب تھے اور وہ بڑے امیر تھے اور تمام پانچ پانچ سو کے قریب تنخواہ پانے والے تھے مگر سارے استقبال کے لئے آ گئے اور اس طرح محبت سے پیش آئے کہ سگے بھائی ہرگز محبت سے مظاہرہ نہیں کرتے۔ چنانچہ وہاں اُن کی صحت بھی ہو گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 54 تا 57 روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ)

پھر حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب شام کی نماز پڑھ کر مسجد میں لیٹ جایا کرتے تھے اور بچے حضور کو دبایا کرتے تھے۔ میرا بچہ محمد حسین بھی دبا رہا تھا۔ حضرت اقدس کی آنکھیں بند تھیں۔ ایک اور لڑکا جلال جو پٹی کا تھا اور مغل تھا، وہ بھی دبا رہا تھا۔ تو کہتے ہیں حضرت اُمّ المومنین بھی پاس بیٹھے تھے۔ یکدم حضرت صاحب نے جو آنکھ کھولی تو فرمایا کہ محمد حسین ڈپٹی کمشنر بنے گا اور جلال اُس کے گھوڑے کو چارہ ڈالا کرے گا۔ شاید اُس وقت کوئی نظارہ دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے، یہ پیشگوئی فرمائی۔ یہ جو غریب آدمی ہے یہ تو ڈپٹی کمشنر بن جائے گا اور یہ مغل جو ہے یہ اُس کے گھوڑے کو چارہ ڈالے گا۔ حضرت ام المومنین نے جب یہ الفاظ سنے تو فوراً اُٹھ کر اندر گئیں اور میری بیوی کو جا کر مبارکباد دی کہ حضرت صاحب نے آپ کے لڑکے محمد حسین کو ڈپٹی کمشنر بنا دیا ہے۔ بس پھر کیا تھا ہر طرف سے مبارکباد مبارکباد کی آوازیں آنے لگیں اور سارا گھر خوشی سے بھر گیا کہ ہمارا یہ بچہ جو ہے وہ بڑا افسر بنے گا۔ خیر اُس کے بعد یوں ہوا کہ محمد حسین نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اول رہا۔ ڈپٹی کمشنر جہلم نے اُسے ایک تمغہ دیا چاندی دیا اور دو تمغے اور احباب کی طرف سے ملے۔ امتحان پاس کرنے کے بعد نہر کے محکمے میں پچیس روپے پر ملازم ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد محمد حسین نے ڈپٹی کمشنر کو جو راولپنڈی میں تبدیل ہو کر چلا گیا تھا، چھٹی لکھی کہ میں نہر کے محکمے میں پچیس روپے پر ملازم ہوں، بتایئے آپ نے جو تمغہ مجھے دیا تھا وہ میرے کس کام کا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے لکھا کہ آپ کو آٹھ روز کے اندر اندر بلا لیا جائے گا۔ خیر آٹھ روز کے اندر اندر ڈپٹی کمشنر نے اُسے راولپنڈی بلا لیا اور چالیس روپے ماہوار پر اپنے دفتر میں ملازم رکھ لیا۔ ایک دفعہ میں جو راولپنڈی گیا تو محمد حسین نے کہا کہ آپ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ دکھاؤں اور میں نے کہا اگر کوئی ممانعت نہ ہو تو ضرور دکھاؤ۔ وہ مجھے دفتر لے گیا اور بتایا کہ دیکھئے یہ میز اور کرسی ڈپٹی کمشنر صاحب کی ہے اور یہ میز اور کرسی میری ہے۔ اور دونوں میزوں کے ساتھ ساتھ ایک صراحی پانی کی اور ایک ایک گلاس رکھا ہوا تھا اور باقی کلرکوں کے بیٹھنے کی جگہیں بالکل علیحدہ تھیں۔ میرے دل میں فوراً حضرت صاحب کا فرمان آ گیا اور میں نے کہا کہ میرے نزدیک تو حضرت صاحب کی بات پوری ہو گئی۔ تم ڈپٹی کمشنر بن گئے۔ پانچ چھ ماہ کے بعد وہاں ایک کلکتہ دفتر تھا اُس میں ایک ساٹھ روپے ماہوار کی آسامی نکلی۔ لوگوں نے تحریک کی کہ تم بھی اس کے لئے تیاری کرو۔ اُس نے کہا صرف آٹھ دن رہ گئے ہیں میں کیسے تیاری کر سکتا ہوں۔ مگر لوگوں کے زور دینے پر اُس نے کتابیں دیکھیں اور امتحان میں بیٹھ گیا۔ خدا کے فضل سے اور کرم سے دو تین سو لڑکوں میں اول نکلا اور پینسٹھ روپیہ پر ملازم ہو گیا۔ پھر تنخواہ بڑھ گئی۔ وہاں ہندو افسر تھے، اُن کے ساتھ اُن کی کھٹ پھٹ ہو گئی۔ رخصت لے کر رہتاس آ گیا۔ جہلم کے ڈپٹی کمشنر کو ’’ہیر‘‘ (ایک پنجابی میں جو ایک لمبی نظم ہے شعری صورت میں) کے ترجمہ کی ضرورت تھی۔ وہ کسی موزوں آدمی کی تلاش میں تھا۔ ڈپٹی کمشنر کو ایک قانون گو نے کہا (انگریز ڈپٹی کمشنر تھا) کہ راولپنڈی کے کلکتہ دفتر میں ایک یہاں کا لڑکا محمد حسین ملازم ہے، رخصت پر آیا ہوا ہے وہ شاید ترجمہ کر لے گا۔ ڈپٹی کمشنر نے محمد حسین کو بلایا۔ مَیں بھی ساتھ گیا۔ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ باتیں کیں۔ اُس نے پوچھا تمہاری تعلیم کہاں تک ہے۔ محمد حسین نے کہا کہ میٹرک تک ہے۔ اُس کی میم بولی، (بیوی اُس کی) کہ نہیں نہیں یہ ترجمہ نہیں کر سکے گا، کہ فلاں ہیڈ ماسٹر نہیں کر سکا حالانکہ وہ بی۔ اے ہے۔ فلاں بی۔ اے نہیں کر سکا تو یہ میٹرک کیسے کر سکتا ہے۔ محمد حسین نے کہا آپ امتحاناً مجھے دو تین ورق دے دیں اگر پسند آئے تو کروا لینا ورنہ نہیں۔ جب یہ ان اوراق کا ترجمہ کر کے لے گیا تو اُس نے بہت پسند کیا اور ساری کتاب کا ترجمہ کرا کر دو سو روپے انعام دیا۔ پھر چونکہ راولپنڈی میں اس کی طبیعت نہیں لگتی تھی، نوکری چھوڑ کر رہتاس آ گیا۔ کسی نے کہا کہ افریقہ چلے جاؤ، افریقہ گیا تو فوراً تین سو شلنگ ماہوار پر ملازم ہو گیا۔ اُن دنوں ساغر چند ولایت میں تھا، ان کا کوئی ہندو واقف تھا، اُس نے لکھا کہ آجکل بیرسٹری کا امتحان آسان ہے دوستوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ محمد حسین کو خیال آیا کہ افریقہ سے نوکری چھوڑ کر گھر آ گیا اور کہا میرے اس امتحان کے لئے جو امداد آپ دے سکتے ہیں، دیں۔ مَیں نے کہا کہ زمین بیچ لو اور کچھ زیور وغیرہ لے لو۔ اُس نے کچھ روپیہ اکٹھا کیا، ولایت چلا گیا۔ یہاں انگلستان آ گیا۔ ایک سال میں بیرسٹری پاس کر کے افریقہ پریکٹس شروع کر دی اور یہاں تک ترقی کی کہ بہت مشہور ہو گیا اور نیروبی کے ڈپٹی کمشنر نے غالباً چار ماہ کی رخصت لی، اُس کا قائمقام محمد حسین کو مقرر کیا گیا۔ (جو ڈپٹی کمشنر بن گیا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 92 تا 95 روایت حضرت ملک غلام حسین صاحبؓ مہاجر)

پھر حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ 1897ء میں ایک واعظ محمد علی بوپڑی ہوا کرتا تھا۔ وہ جماعت احمدیہ کا سخت دشمن تھا۔ جہاں جاتا سلسلہ احمدیہ کے خلاف تقریریں کرتا اور لوگوں کے جذبات کو ہمارے خلاف بھڑکاتا۔ پہلے ایام سے جب ابھی جماعت احمدیہ کی مخالفت کی طرح لوگوں میں نہیں ڈالی گئی تھی۔ (یعنی بہت زیادہ لوگوں میں جوش نہیں پیدا کیا گیا تھا) اس کا وعظ عام رنگ کا تھا اور چونکہ وہ اپنے وعظ میں اشعار کو ایک خاص طرز اور لَے سے پڑھا کرتا تھا، لوگ اُس کے وعظ کو سُنا کرتے تھے اور والد صاحب مرحوم کو بھی اکثر اس خیال سے کہ وہ لوگوں کو آخر نیک امور کی طرف توجہ دلاتا ہے ان دنوں سے اُس کی مجلس میں جاتے تھے اور اُس کے ساتھ سلام دعا تھی۔ اس تعارف کا واعظ مذکور نے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا۔ اُس کو یہ بھی معلوم تھا کہ والد صاحب مکرم کے دل میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی بڑی عزت تھی لیکن اس خیال سے کہ جو کبھی کبھی اُس کی دعوت کر دیتے تھے، شاید اس کا اثر اُن کی طبیعت پر ہو گا۔ (یعنی اُس کو خیال آیا کہ میرا بھی اثر ہو گا۔) اس نے اُن کی خدمت میں عرض کیا کہ چونکہ میں نے (یعنی بیٹے نے) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے وہ مجھے گھر سے نکال دیں۔ اس کے جواب میں والد صاحب نے کہا کہ افسوس آپ نے میری دعوتوں سے ناجائز فائدہ اُٹھانا چاہا ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اس بچے کو مَیں اس لئے نکال دوں کہ اس نے اپنی آوارگی کو چھوڑ کر نیک صحبتیں اختیار کر لی ہیں اور بے نمازی کی عادت چھوڑ کر وہ پکا نمازی بلکہ تہجد گزار ہو گیا ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے احکام کی اتباع میں اُس نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کر لی ہیں۔ آپ بتائیں کہ آپ کے وعظ و نصائح سے لوگ کیا اثر قبول کرتے ہیں۔ مجھے تو آپ لوگوں میں ایک آدمی بھی ایسا نظر نہیں آتا جو انسان کی کایا کو اس طرح پلٹ دے جس طرح حضرت مرزا صاحب اپنی قوت قدسی سے روزمرّہ سینکڑوں انسانوں کے دلوں میں ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 11 صفحہ 156 الف، روایت حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحبؓ)

حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے حلقہ ومیلی میں پورے دو سال کام کرتے ہوئے گزر گئے تو اتفاقاً ایک دن میں کسی کام کے لئے تحصیل میں گیا۔ جب مَیں تحصیل کے کام سے فارغ ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے حلقہ ومیلی کا ایک گروہ میری طرف آ رہا ہے جن میں سے تین چار اشخاص پکڑ کر کہا کہ چچا اور بھتیجے کی لڑائی ہو پڑی ہے اور لڑائی میں بھتیجے سے اپنے چچا کے ضرب شدید آ گئی ہے جس کی وجہ سے پولیس نے دفعہ 325 میں چالان کر دیا تھا۔ (دو آدمیوں میں لڑائی ہوئی پولیس نے چالان کر دیا۔) اور آج اس معاملہ میں پیشی ہے اور دونوں فریق باہم راضی نامہ کرنا چاہتے ہیں مگر پولیس والے راضی نامہ نہیں ہونے دیتے۔ (اب دونوں فریقین راضی ہونا چاہتے ہیں لیکن پولیس ٹانگیں اڑا رہی تھی، اُن کی اَنا کا مسئلہ بن گیا تھا۔) کہتے ہیں مَیں نے سادگی سے اُنہیں کہا کہ جب ہر دو فریق راضی ہیں اور گواہ بھی راضی نامہ پر رضامند ہیں اور آپ بھی سب یہی چاہتے ہیں تو پھر راضی نامہ کو کون روک سکتا ہے؟ آپ عدالت میں لکھ کر دے دیں کہ ہم سب راضی نامہ میں رضامند ہیں۔ چنانچہ اُن سب نے عدالت میں راضی نامہ لکھ کر دے دیا۔ اس پر پولیس نے تحصیلدار کو شکایت کر دی کہ پٹواری نے ہمارا مقدمہ بگاڑ دیا ہے۔ یہ پٹواری تھے جس پر تحصیلدار صاحب نے میری تبدیلی کی رپورٹ کر دی مگر سردار گلاب سنگھ بہادر سینئر سَب جج نے جو کہ موضع ومیلی کے رہنے والے تھے اور اتفاق سے تین یوم کی رخصت پر گھر آئے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے سنا کہ ہمارے پٹواری کی تبدیلی ہوتی ہے تو آپ میرے حلقہ کے چھ دیہات کے تمام لوگوں کو ہمراہ لے کر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے پاس ہوشیار پور جا پہنچے اور کہا کہ اگر ہمیں خوش قسمتی سے دیانتدار اور شریف پٹواری ملا تھا تو سنا ہے کہ تحصیلدار صاحب اُسے تبدیل کرا رہے ہیں۔ ہم تمام لوگ دل و جان سے چاہتے ہیں کہ ہمارا پٹواری تبدیل نہ کیا جائے۔ صاحب بہادر نے بڑی خوشی سے سردار صاحب کا کہنا مان لیا۔ مگر سردار صاحب نے کہا کہ آپ

نوٹ بک میں میرے سامنے یہ نوٹ لکھ لیں۔ اس پر صاحب بہادر نے نوٹ بک نکال کر اس میں عدمِ تبدیلی کا نوٹ درج کر لیا۔ مگر باوجود اس قدر سعی کے، کوشش کے خدا نے ازرُوئے ترحم نہ چاہا (یعنی اللہ تعالیٰ یہ رحم کرنا چاہتا تھا مجھ پر کہ میرے پیارے مسیح موعود کا غلام اس جگہ نہ رہے) لالہ رام داس صدر قانون گو جو غایت درجہ کا متعصب تھا (بہت زیادہ متعصب تھا مسلمانوں سے) اُس نے صاحب کے حکم بھجوانے سے پیشتر ہی اپنے کسی رشتہ دار کو میری جگہ افسر مال کے ذریعے بھجوا کر مجھے تبدیلی کا پروانہ بھجوا دیا جس پر مَیں چالیس کوس کے فاصلے پر حلقہ باواجٹاں میں چلا گیا۔ ابھی مجھے چارج لئے چند دن ہی گزرے تھے کہ خبر ملی کہ تمہارے سابقہ حلقے میں تمہارے چلے آنے کے بعد وہاں شدت سے پلیگ پھوٹی ہے۔ (طاعون پھوٹی ہے) اس چھوٹے سے گاؤں میں دس دس بیس بیس کے قریب روزانہ موتیں ہوئیں۔ میں یہ سنتے ہی اپنے مولیٰ کے حضور سربسجود ہو گیا کہ اُس نے کس طرح ستّاری فرما کر مجھے اس آگ سے نکال لیا۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 6 صفحہ 122 تا 124 روایت حضرت چوہدری امیر محمد خان صاحبؓ)

حضرت عطا محمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 1904ء کے اگست میں میرے مرحوم چچا مجھے اپنے ساتھ سجان پور ڈیرہ لے گئے۔ شاید فروری یا مارچ 1905ء تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اشتہار ''عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّهَا وَمَقَامُهَا'' وہاں پہنچا۔ وہ مَیں نے سکول کے باہر اور شہر میں چسپاں کیا۔ ایک سادہ کار مسلمان سنار حسن دین نامی مجھے اس حالت میں ملا اور کہنے لگا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جائے گی۔ مَیں نے جو جواب اُس کو دیا اُس کے اصل الفاظ تو یاد نہیں رہے لیکن مفہوم یہ تھا کہ چند روز تک معلوم ہو جائے گا کہ احمدیوں کی صف لپیٹی جاتی ہے یا تمہاری؟ اس کے بعد تین اپریل 1905ء کی شام کو ہمارے گھر دو احمدی مہمان آ گئے۔ بابو محمد اسماعیل صاحب پوسٹ ماسٹر اور منشی امام الدین صاحب، ملازم راجہ صاحب اور ایک تیسرے شخص غیر احمدی تھے جن کا نام یاد نہیں رہا۔ ہر تینوں مہمان اور میرے چچا صاحب مرحوم اُس رات کریم بخش صاحب رنگریز کے ہاں جو میرے بزرگوار چچا کے فیض صحبت سے احمدی ہوئے تھے، اُن کے ہاں دعوت پر گئے۔ وہاں سے قریباً بارہ بجے رات کے وقت واپس ہوئے۔ جس مکان میں ہم رہتے تھے وہ سکول سے جو پرانی طرز کا تھا بہت پختہ اور دو منزلہ مکان تھا، بالکل ملحق تھا۔ 4/اپریل 1905ء کی صبح کو نہایت شدید زلزلہ آیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے ہمارے گھر میں بالکل کوئی نقصان نہ ہوا۔ میرے مرحوم چچا صاحب اول مکان سے باہر نکل گئے۔ بابو محمد اسماعیل صاحب اور منشی امام الدین صاحب مکان کے اندر ہی رہے مگر ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ جس جگہ میری چارپائی تھی وہاں سے تھوڑی دیوار جنوب کی طرف سے اور اُسی قدر شمال کی طرف سے اور اوپر اُسی قدر چھت بچ رہی۔ تمام مکان کی بنیادیں تک اُکھڑ گئی تھیں۔ سکول کی دوسری منزل پر بورڈنگ کے لڑکے سوئے ہوئے تھے۔ وہ بفضلہ تعالیٰ سب محفوظ رہے۔ سکول کے تمام طالبعلم خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے بالکل بچ گئے۔ سکول کے تمام استاد صاحبان خواہ وہ شہر کے کسی حصہ میں تھے ہر قسم کی بدنی آزار سے محفوظ رہے۔ صرف ایک سکھ اُستاد تھے جو نئے آئے تھے اور صبح کو چارج لینا تھا، اُن کی پیشانی پر ذرا سی خراش آئی تھی۔ باقی شہر میں اس زلزلہ سے کیسی تباہی آئی اس کا حال سرکاری رپورٹوں اور اس زمانے کے اخبارات سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ بے انتہا تباہی آئی۔ (صرف یہ لوگ، اُس سکول کے لوگ اور قریب کے لوگ ہمسائیگی کی وجہ سے بچ گئے) کہتے ہیں میرا اندازہ ہے کہ جس گھر میں دس آدمی تھے اس میں نو مر گئے تھے اور صرف ایک زندہ رہا۔ وہ سادہ کار حسن دین تو بچ رہا مگر اُس کی بیوی بچے بھائی دیگر کئی رشتہ دار اس زلزلے کی نظر ہو گئے۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ (غیر مطبوعہ) جلد 6 صفحہ 294 تا 296 روایت حضرت عطا محمد صاحب صاحبؓ)

پس یہ واقعات جہاں ان صحابہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اظہار کرتے ہیں وہاں یقیناً یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی اور صداقت کا ثبوت بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا اور اپنی صداقت کا ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''کتاب براہین احمدیہ میں اللہ تعالیٰ مجھے ایک دعا سکھاتا ہے یعنی بطور الہام فرماتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی مجھے اکیلا مت چھوڑ اور ایک جماعت بنا دے۔ پھر دوسری جگہ وعدہ دیتا۔ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ ہر طرف سے تیرے لئے وہ زر اور سامان جو مہمانوں کے لئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ خود مہیا کرے گا۔ اور وہ ہر ایک راہ سے تیرے پاس آئیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ لَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ۔ ہر ایک طرف اور ہر ایک راہ سے تیرے پاس مہمان آئیں گے اور اس قدر کثرت سے آئیں گے کہ قریب ہے تُو اُن (کی کثرت) سے تھک جاوے یا بدخُلقی کرے''۔ اس لئے پہلے سے بتا دیا کہ نہ تو اُن سے تھکے اور نہ اُن سے بدخُلقی کرے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 128۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

آپ فرماتے ہیں کہ: ''اب غور کرو جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع ہوئی یا لوگوں کو بتائی گئی، اُس وقت کوئی شخص یہاں آتا تھا؟ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی مجھے جانتا بھی نہ تھا۔ اور کبھی سال بھر میں بھی ایک خط یا مہمان نہ آتا تھا۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 128۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس آج بھی جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہائی نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں، اگر سعید فطرت ہوں تو دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائیدی نشانات کس طرح آپ کے ساتھ ہیں، کس طرح آپ کی تبلیغ اور آپ کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے پہنچایا ہے۔ ہر ملک کے جلسے اور لوگوں کا ذوق و شوق سے آنا یہ آپ کی صداقت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپؑ کا نام قادیان کی بستی سے نکل کر تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ آج اگر اسلام کے حقیقی دفاع میں کوئی جماعت کھڑی ہے تو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہے۔ کاش کہ عامۃ المسلمین نام نہاد علماء کے پیچھے چلنے کی بجائے اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے لڑنے کی بجائے اس زمانے کے امام کو مان کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے حاصل کرنے والے بن جائیں اور اس کا ایک حصہ بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی توفیق دے کہ صرف پہلوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سلوک پر راضی نہ ہو جائیں یا آج بھی جو نئے شامل ہونے والے نشانات دیکھ کر احمدیت قبول کرتے ہیں اُن کے واقعات سے حظ اُٹھانے والے نہ بن جائیں بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والے اور ترقی کرنے والے ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی جماعت کے ساتھ اس طرح جوڑنے والے ہوں کہ یہ جاگ آگے سے آگے لگتی چلی جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے والا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور اُن برکتوں کو لے کر آپ سب اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہر لحاظ سے آپ کے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھرے رہیں اور ہمیشہ اپنے گھروں میں بھی یہ حمد کے چشمے جو ہیں وہ جاری رہیں۔ اب دعا کر لیں (دعا)

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یہ حاضری کی رپورٹ جو انہوں نے دی ہے۔ یہ جتنے مقامی مہمان ہیں اُس سے زیادہ بیرونِ ممالک کے مہمان آئے ہوئے ہیں۔ 1004 اور 1072 بیرونی ممالک کے۔ کل 2076۔ اور اس میں سے خواتین مَردوں سے زیادہ ہیں۔ حالانکہ پہلے ان کا خیال تھا کہ مرد شاید زیادہ آئے ہوں۔ 1096 خواتین ہیں اور 980 مرد ہیں۔ بہر حال ان کی یہ حاضری، پچھلے گزشتہ سال سے تو کئی گنا ہو گی۔ لیکن اب ہالینڈ کی جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنی تعداد کو بڑھائیں اور آئندہ اگر دو ہزار مہمان آتے ہیں تو چار ہزار ان کے اپنے ہونے چاہئیں۔

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

## بقیہ: پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر، اہمیت اور مصداق

از صفحہ نمبر 10

پھر حضور علیہ السلام اپنی کتاب ''اعجاز المسیح'' میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: اور جب ہم (مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ناقل) اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تو پھر ہمارے بعد قیامت تک کوئی اور مسیح نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی آسمان سے اُترے گا اور نہ ہی کوئی غار سے نکلے گا سوائے اُس موعود لڑکے کے جس کے بارہ میں پہلے سے میرے رب کے کلام میں ذکر آ چکا ہے۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 73)

اور اس کے حاشیہ میں حضورؑ نے پھر فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ والی حدیث کا حوالہ دیا ہے۔

حضور علیہ السلام کا اپنے موعود بیٹے والی پیشگوئی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث فَیَتَزَوَّجُ وَ یُوْلَدُ لَہٗ سے جوڑنا ثابت کرتا ہے کہ یہ بیٹا جسمانی اولاد میں سے ہونا مقدر تھا اگر آئندہ کسی زمانے میں روحانی طور پر کسی اور بیٹے کا ذکر ہوتا تو پھر اس پیشگوئی کو اس حدیث سے جوڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''الوصیت'' میں قدرت ثانیہ یعنی خلافت کی پیشگوئی کر کے فرمایا ہے کہ ''اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306) اسی تحریر کے حاشیے میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں):

**''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔''**

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 حاشیہ)

جیسا کہ سبز اشتہار میں حضور علیہ السلام نے اس بشیر ثانی اور محمود کو ''مرسلین و نبیین وائمہ و اولیاء و خلفاء'' کی رحمت کا وارث قرار دیا تھا ایسا ہی رسالہ الوصیت میں اس بات کا ذکر کر کے کہ ''میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے'' قدرت ثانیہ کے مظہر اُن وجودوں میں اپنے اُس موعود بیٹے کو بھی شامل فرمایا چنانچہ انہی پیشگوئیوں کے مطابق قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کی ذریّت سے اُس موعود بیٹے یعنی بشیر ثانی کو ہی قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی کے طور پر منتخب فرمایا۔ اور جیسا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا تھا ''ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے'' چنانچہ آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ وہی مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی المصلح الموعود ہے اور جو جو علامتیں پیشگوئی مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی تھیں وہ ایک ایک کر کے سب کی سب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات میں پوری ہوئیں۔

1906ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ایک خانگی معاملے کے سلسلے میں لاہور تشریف لے گئے، اس موقع پر منشی محبوب عالم ایڈیٹر اخبار ''پیسہ'' نے صاحبزادہ صاحب کی لاہور آمد کے متعلق خبر دیتے ہوئے طنزیہ انداز میں لکھا:

**''بڑا لڑکا باوجودیکہ صاحب اولاد ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ مڈل فیل ہو چکا ہے اگر مرزا جی کے بعد یہی لڑکے ان کے گدی کے وارث بنے تو خوب مذہب چلائیں گے۔''**

(بحوالہ اخبار الحکم 17 جولائی 1906ء صفحہ 2 کالم 4)

پیسہ اخبار کی اس اخبار نویسی کا جواب اُسی وقت ایڈیٹر اخبار الحکم حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے اخبار میں دے دیا تھا۔ لیکن ایک جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیا جانا ابھی باقی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسی لڑکے کو جس کے متعلق یہ کہا گیا تھا کہ **''اگر مرزا جی کے بعد یہی لڑکے ان کے گدی کے وارث بنے تو خوب مذہب چلائیں گے''** جماعت احمدیہ کا دوسرا خلیفہ بنا کے دنیا کو دکھا دیا کہ اُسی کے ذریعے احمدیت کا پیغام دنیا کے کونے کونے تک پہنچا۔ اُسی کے وجود سے قوموں نے برکت پائی۔ اُسی کے وجود سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوا۔ اُسی کے مسیحی نفس اور روح القدس کی برکت سے بہتوں نے بیماریوں سے نجات پائی۔ اُسی کی سخت ذہانت و فہم سے ایک عالم نے فائدہ اٹھایا اور بہت سے اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوا۔ وہ لڑکا معاندین اور متعصبین کی مخالفت، بد دعاؤں، بد زبانیوں، تعصّبات اور فتنوں کے باوجود جلد جلد بڑھا اور زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کی یہ بات کتنی صفائی سے پوری ہوئی کہ

**''مَیں جانتا ہوں کہ جن باتوں کے شائع کرنے کے لئے میں مامور ہوں ہر چند یہ بدظنی سے بھرا ہوا زمانہ اُن کو کیسی ہی تحقیر کی نگاہ سے دیکھے لیکن آنے والا زمانہ اُس سے بہت سا فائدہ اٹھائے گا۔''**

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ 304,305 نیو ایڈیشن)

اے خدا کے برگزیدہ مسیح اور مہدی! تجھ پر ہزاروں رحمتیں اور ہزاروں سلام کہ ہم نے تیری بتائی ہوئی علامات کے مطابق اُس مصلح موعود کو پہچانا اور اُس کی ذات بابرکات سے بہت سا فائدہ اٹھایا اور نجات اور فلاح کی راہوں پر اطلاع پائی۔

۞۞۞۞۞۞۞۞۞۞

## امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

۞...... ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر نومبائع کو جماعتی نظام کے اندر سمونے کی کوشش کرے۔ ۞...... انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام ہے کہ وہ اپنے تجنید کے شعبہ کو فعال کریں۔ ۞...... نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین کا بھی نومبائع سے رابطہ قائم ہو۔ پھر جس جماعت میں وہ نومبائع رہتا ہے اس جماعت کے سیکرٹری نومبائع کا بھی رابطہ قائم ہونا چاہئے۔ ہر جماعت کے سیکرٹری نومبائع کے پاس اس کی جماعت میں مقیم نومبائعین کے ایڈریسز اور مکمل کوائف موجود ہونے چاہئیں۔ ۞...... مربیان کرام بھی اور صدران جماعت بھی موصیان کے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ اگر تقویٰ بڑھائیں گے تو اس پیسہ میں برکت پڑے گی اور وہ پیسہ بھی بڑھ جائے گا۔ ۞...... مقامی جماعتیں ایک تو اپنے اخراجات کم کریں اور دوسرا اپنے اخراجات خود پورا کرنے کی کوشش کریں۔ ۞...... اگر شعبہ مال اور شعبہ تربیت کی آپس میں co-ordination ہو جائے تو امورِ عامہ کا کام خود ہی ہلکا ہو جاتا ہے۔ ۞...... عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، نمازیں پڑھیں، مسجدیں آباد کریں۔ یہاں خطبات سننے کی طرف کافی توجہ ہے لیکن اس پر عمل بھی کریں۔ اسی طرح اور بھی تربیتی پہلو ہیں اگر اُن سب کو مدِّ نظر رکھیں تو عہدیدار ہی انقلاب لانے والے بن جائیں گے۔

**(جماعت احمدیہ جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ، مبلغین کرام، ریجنل امراء و لوکل امراء کے ساتھ میٹنگ میں حضور انور ایدہ اللہ کی نہایت اہم اور زریں ہدایات جو دنیا بھر کی جماعتوں کے لئے مشعل راہ ہیں)**

اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظ رکھو گے تو تب ہی تمہارے رشتے اس دنیا میں بھی قائم رہنے والے ہوں گے اور اگلی نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں گے۔

—————— (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خطبۂ نکاح میں اہم نصائح)

**تقریب بیعت۔ فیملی و انفرادی ملاقاتیں۔ جرمنی میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب اور نومبائعین کی اور اسی طرح خواتین اور نومبائعات کی الگ الگ اجتماعی ملاقات۔ مختلف امور سے متعلق اہم نصائح اور سوالوں کے جوابات۔**

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### بقیہ: 15/دسمبر 2012ء ہفتہ (دوسرا حصہ)

**شعبہ تربیت برائے نومبائعین:**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے بتایا کہ گزشتہ دو سالوں میں ہمارے پاس نومبائعین کی تعداد 170 ہے اور ان میں سے اکثر کے ساتھ ہمارا اچھا رابطہ ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** جن کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا ہے اس کی کیا وجوہات ہیں؟ کیا ان کا کاروبار یا کام وغیرہ آڑے آجاتا ہے یا پھر جس جگہ پر وہ ہیں وہاں جماعت نہیں ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ بظاہر تو ایسی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** اگر ان کے ذہنوں میں کوئی سوالات ہیں تو آپ ان سوالات کے جوابات دیں اور ان کی confusions دور کریں۔ جو عیسائیوں سے مسلمان ہوتے ہیں انہیں تو پتہ ہوتا ہے کہ 'اسلام' ایک الگ مذہب ہے اور احمدیت اسلام کی تجدیدِ نَو کرنے کے لئے ایک جماعت ہے۔ لیکن جہاں تک ان نو مبائعین کا تعلق ہے جو دیگر مسلمان فرقوں سے آتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق اشتباہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقامِ نبوت کے متعلق ان کو پتہ چلتا ہے تو ان کے ذہن میں سوالات اُٹھتے ہیں۔ تو اس قسم کے سوالات کے جوابات دینا سیکرٹری تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جو احمدی ہوتے ہیں ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے متعلق پورا علم ہونا چاہئے کہ آپ علیہ السلام اُمّتی نبی ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو علم نہیں ہوتا اور پھر ان کو پریشانی ہوتی ہے اور ان کے ذہن میں اعتراضات پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق تفصیل سے بتایا جائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری تربیت نو مبائعین سے دریافت فرمایا کہ جن نومبائعین سے رابطہ ٹوٹ چکا ہے ان کا تعلق قبل از بیعت عیسائیت سے تھا یا پھر مسلمانوں کے کسی اور فرقہ سے؟ اس پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے بتایا کہ ان میں دونوں گروپ شامل ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جن کا تعلق پہلے عیسائیت سے تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر عیسائی تھے تو انہوں نے احمدیت کیوں قبول کی؟ آپ کو بیعت سے قبل انہیں بتانا چاہئے کہ وہ کچھ وقت انتظار کریں اور اسلام اور احمدیت کے متعلق علم حاصل کریں، جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کریں اور پھر احمدیت قبول کرنے کے بعد اپنی ذمہ داریوں اور اپنے فرائض کو بھی سمجھیں۔ ان کو یہ بھی بتائیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر پُرانا احمدی تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں پر قائم ہو۔ پرانوں میں سے بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو احمدیت کی تعلیمات پر پوری طرح عمل نہیں کرتے اور ان کا کردار اچھا نہیں ہوتا۔ لہٰذا اگر اُن کا سامنا اس قسم کے لوگوں سے ہوتا ہے تو اس سے ان کو پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے اور نظام سے بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ آپ انہیں بتائیں کہ آپ نے خدا کی خاطر بیعت کی ہے اور وقت کے امام کو مانا ہے۔ آپ خدا سے اپنا تعلق بڑھائیں۔

اس پر سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے بتایا کہ الحمدللہ ہم جب ان سے رابطے کرتے ہیں تو یہ ساری باتیں ان کو بتاتے ہیں۔ لیکن ہمارے شعبہ کے ساتھ رابطہ میں آنے سے پہلے ان کو بہت سی باتوں کا پتہ نہیں ہوتا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلدی بیعتیں کروانے کی کوشش نہ کیا کریں۔ ان کو واضح طور پر بتایا کریں اور ہر بات کلیئر کیا کریں۔ پہلے سارا مطالعہ کرکے، لٹریچر پڑھ کر اور اپنی پوری تسلی کر کے پھر بیعت کریں تاکہ یہ نہ ہو کہ بیعت کے بعد پھر دور ہو جائیں۔**

سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین نے بتایا کہ بعض جماعتیں تو نومبائعین کو بڑے اچھے طریق سے اپنے اندر جذب کرتی ہیں لیکن بعض جماعتوں میں زبان وغیرہ کے مسائل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے نو مبائعین پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر نومبائع کو جماعتی نظام کے اندر سمونے کی کوشش کرے۔** ہر جماعت کو چاہئے کہ وہ **نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لئے کچھ جرمن زبان کے پروگرامز رکھیں۔**

جو نومبائعین یا دوسرے پُرانے احمدی چندہ کے نظام میں شامل نہیں ہیں ان کو جماعتی تجنید میں شامل کئے جانے کے حوالہ سے کئے گئے سوال پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب، ذیلی تنظیمیں جس میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ شامل ہیں ان سب کا فرض ہے کہ کوئی بھی شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے خواہ وہ چندہ دیتا ہے یا نہیں، نمازیں پڑھتا ہے یا نہیں آپ نے اس کو اپنی تجنید میں شامل کرنا ہے۔ اور اُس کے بعد ذیلی تنظیموں کا بھی کام ہے اور سیکرٹری تربیت کا بھی کام ہے کہ اُن کی تربیت کر کے اُن کو قریب لائیں۔** جب تک وہ خود انکار کر کے اپنے آپ کو جماعت سے باہر نہیں نکالتے تب تک آپ نے اس کو تجنید میں سے نہیں نکالنا۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ سیکرٹری مال، یا قائد مال کی یا پھر مہتمم مال کی اپنی جو تجنید ہے یا جو اس کے پاس انفارمیشن ہیں وہ جماعتی تجنید کے Data کے ساتھ ٹیلی (tally) کر رہی ہو۔ یہ دونوں بہرحال مختلف ہوں گے اور ہونے چاہئیں کیونکہ تجنید ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے اور چندہ دہندگان کی تعداد کم ہوتی ہے۔ اگر یہ دونوں ایک جیسے ہیں تو پھر آپ کا ریکارڈ درست نہیں ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام ہے کہ وہ اپنے تجنید کے شعبہ کو فعال کریں۔ اسی طرح جنرل سیکرٹری صاحب تمام جماعتوں میں اور حلقوں میں اپنے متعلقہ سیکرٹری کو کہیں کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ مختلف جگہوں پر جو شخص بھی عید پڑھنے آتا ہے۔ کمزور سے کمزور ایمان والا بھی سال میں کم از کم عید تو پڑھ لیتا ہے۔ اگر وہ جماعت احمدیہ کی مسجد میں عید پڑھنے آتا ہے اور نیا چہرہ ہے تو اس سے پوچھیں کہ کیا آپ احمدی ہیں؟ اگر وہ کہتا ہے کہ وہ احمدی ہے تو پھر اسے کہیں کہ ہم نے تجنید میں شامل کر دیا**

ہے۔آپ اپنا پتہ اور دیگر معلومات دے دیں۔ چندہ دینا یا نہ دینا علیحدہ بات ہے۔لیکن یہ تو بتاؤ کہ اگر تم سے رابطہ کرنا ہو تو کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس طرح تجنید میں شامل کر کے پھر اُسے جماعت کے قریب لائیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریجنل اور لوکل امراء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جو باتیں میں کر رہا ہوں آپ سب کے لئے بھی ضروری ہیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ آپ سے علیحدہ گفتگو ہوگی۔آپ لوگوں کے جو متعلقہ شعبہ جات ہیں انہیں active کریں۔**

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر نومبائع سے ذاتی رابطہ قائم رہنا چاہئے۔ جو نیشنل سیکرٹری ہے اس کا بھی نومبائع سے رابطہ قائم ہو۔ پھر جس جماعت میں وہ نومبائع رہتا ہے اس جماعت کے سیکرٹری نومبائع کا بھی رابطہ قائم ہونا چاہئے۔ ہر جماعت کے سیکرٹری نومبائع کے پاس اس کی جماعت میں مقیم نومبائعین کے ایڈریسز اور مکمل کوائف موجود ہونے چاہئیں۔** جب یہ کوائف اور ایڈریسز ان کے پاس موجود ہوں گے تو تب ہی وہ رابطہ قائم کریں گے۔ اس لئے نیشنل سیکرٹری نومبائعین یہ کوائف اپنے سیکرٹریان کو مہیا کریں۔اسی طرح صدران جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی جماعت کے نومبائعین کے ساتھ رابطہ اور تعلق رکھیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا** کہ آپ کا فرض ہے کہ اپنے سیکرٹریان سے اور جماعتوں کے صدران سے بھی نومبائعین سے رابطہ اور تعلق کے حوالہ سے رپورٹ لیتے رہیں۔اور یہ جائزہ لیتے رہیں کہ کیا وہ جماعت کی main stream کا حصہ بن رہے ہیں؟ مسجد، مشن ہاؤس آتے ہیں اور کیا نمازوں میں اور دیگر اجلاسات میں باقاعدہ شامل ہوتے ہیں؟ خطبات سنتے ہیں؟

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ ہر جماعت میں ایک سیکرٹری تربیت برائے نومبائع مقرر کرنے کی ایک وجہ ہے۔ ہر جماعت کا سیکرٹری تربیت برائے نومبائع آپ کا مددگار رہے۔آپ کو لوکل جماعتوں کے لیول تک رابطہ کرنا ہوگا۔ جب تک آپ لوکل سیکرٹریان تربیت برائے نومبائعین کے ساتھ مستقل رابطہ میں نہیں رہتے آپ مؤثر طور پر کام نہیں کر پائیں گے۔ اگر ایک ہی آدمی نے سارے کام کرنے ہوں تو پھر ملک کا امیر ہی کافی ہونا چاہئے یا پھر سارے جماعتی کاموں کے لئے خلیفۃ المسیح ہی کافی ہونا چاہئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ کو اپنے شعبہ میں کام کرنے والے کارکنان کے network کو وسیع کرنا ہوگا۔اس طرح آپ کو نظام کے ذریعہ مزید مدد ملے گی اور آپ کا کام آسان ہوگا۔سیکرٹریان کے علاوہ آپ مبلغین سے بھی درخواست کرسکتے ہیں کہ فلاں فلاں نومبائعین ہیں اس لئے آپ جب بھی ان جماعتوں کے دورے کریں تو نومبائعین کے ساتھ رابطہ کریں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ پاکستانی origin کے علاوہ جو دیگر نومبائعین ہیں ان کے لئے یہ بات یقینی بنائیں کہ جب وہ جماعتی اجلاسات یا دیگر پروگراموں میں شرکت کے لئے آئیں تو وہ پروگرام جرمن زبان میں رکھے جائیں۔ اگر سارا پروگرام جرمن میں نہیں رکھ سکتے تو کم از کم پروگرام کا ایک آئٹم ضرور وہاں کے لوکل احمدی کو دیں جو وہ لوکل زبان میں پیش کرے۔لوکل احمدی سے مراد غیر پاکستانی احمدی ہیں یا ایسے احمدی جو اب یہاں کے ہی ہوچکے ہیں۔اور جرمن زبان پر عبور رکھتے ہیں۔

نومبائع کو تجنید میں شامل کرنے کے متعلق ایک سوال پر **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ایک نومبائع بیعت فارم پُر کردیتا ہے اور اُس کا بیعت فارم منظوری کی غرض سے مرکز بھجوادیا جاتا ہے تو وہ نومبائع اُسی وقت سے احمدی متصور ہوگا تاہم جب تک مرکز سے منظوری نہ آجائے اُس کا نام تجنید میں شامل نہ کریں۔**

**شعبہ مال: (نیشنل سیکرٹری مال)**

نیشنل سیکرٹری مال نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا سالانہ بجٹ 15 ملین یوروز کا ہے۔ اس میں سے ایک ملین وقفِ جدید کا ہے اور 1.3 ملین تحریک جدید کا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی تفصیل کے ساتھ چندہ عام، چندہ وصیت اور دوسرے مختلف چندوں اور مختلف مدات اور چندہ دہندگان کا جائزہ لیا اور بعض انتظامی ہدایات سے نوازا۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وصیت کے چندہ کے بارہ میں ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر موصیان کی طرف توجہ کریں تو آپ کی رقم بڑھ جائے گی۔ اب موصیان کی تعداد بڑھ گئی ہے۔سیکرٹری تربیت کے ساتھ مل کر ان کے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی بھی کوشش کریں۔مربیان کرام بھی اور صدران جماعت بھی موصیان کے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں۔اگر تقویٰ بڑھائیں گے تو اس پیسہ میں برکت پڑے گی اور وہ پیسہ بھی بڑھ جائے گا۔**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے توجہ دلانے پر کہ جو بڑی جماعتیں ہیں وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں امیر صاحب نے کہا ہے کہ وہ دس بڑی جماعتیں pick کریں گے جو اپنے لوکل اخراجات بغیر مرکزی چندہ پر اثر انداز ہوئے خود پورے کریں گی۔اس سے آپ کے بجٹ میں انشاء اللہ فرق پڑجائے گا۔اور ان جماعتوں کے اخراجات جن میں یوٹیلیٹیز اور maintenance وغیرہ ہیں جو مرکز دیتا ہے وہ آپ کی savings ہوں گی جو بعد میں جامعہ پر خرچ ہوجائیں گی۔ اب آگے آپ کے اخراجات میں مزید اضافہ ہونا ہے۔ریجنل امراء یہ نہ سمجھیں کہ انہوں نے saving کرکے بڑا تیر مارلیا ہے۔اب آپ کے مبلغین تیار ہو رہے ہیں۔ جامعہ کی عمارت کی maintenance اور دیگر بلز وغیرہ پر خرچہ آئے گا۔ پہلے تو بیت السبوح کے اندر یہ اخراجات adjust ہو رہے تھے۔ اب جامعہ کی بلڈنگ independant ہے۔اس کے اخراجات زیادہ ہوں گے۔اس لئے **مقامی جماعتیں ایک تو اپنے اخراجات کم کریں اور دوسرا اپنے اخراجات خود پورا کرنے کی کوشش کریں۔کم از کم بڑی جماعتیں تو اپنے یوٹیلیٹیز کے بل اور چھوٹی موٹی سروسز کے اخراجات خود ادا کریں۔** اس طرح یہ جو بچت ہوگی وہی جامعہ کی maintenance وغیرہ پر خرچ ہوگی۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان اخراجات کے لئے جب چندہ کی طرف توجہ دلائیں تو پیار اور محبت سے توجہ دلائیں۔ اسی طرح جب انکم (income) بڑھانے کی طرف توجہ دلائیں تو تب بھی پیار اور محبت سے توجہ دلائیں۔** ہر احمدی کو ہم نے قریب کرنا ہے۔عاملہ کے ممبران یا صدران یا ریجنل امراء پر غصہ آئے تو ان کے لئے دعا کریں اور ان کو نرمی اور پیار سے توجہ دلائیں۔ **سارے شعبوں میں co-ordination ہونی چاہئے۔اگر شعبہ مال اور شعبہ تربیت کی آپس میں co-ordination ہوجائے تو امورِعامہ کا کام خود ہی ہلکا ہوجاتا ہے اور باقی شعبوں کو بھی independant ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب مقامی جماعتوں پر اپنی اپنی جماعتوں کو خود خرچ اُٹھانے کی ذمہ داری ڈالیں گے تو وہ ایک لائٹ کو جلانے کے لئے بھی 100 مرتبہ سوچیں گے کہ یہ لائٹ جلائیں یا نہ جلائیں۔لہٰذا ہر جگہ چھوٹی سے چھوٹی بچت ہونی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شعبہ تربیت اور شعبہ تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ آرگنائز کریں۔ مبلغینِ کرام کا بھی یہ کام ہے وہ ان دونوں امور کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ اگر یہ کریں گے تو مال کا شعبہ از خود active ہوجائے گا۔

**شعبہ صنعت وتجارت:**

نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے اس سال سیمینار منعقد کیا تھا اور اس میں 27 احباب نے شرکت کی تھی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحب صنعت وتجارت سے دریافت فرمایا کہ انہوں نے امسال کتنے لوگوں کو فنڈز دیئے ہیں تاکہ وہ اپنا business شروع کرسکیں؟ اگر آپ کے پاس اس چیز کا بجٹ نہیں ہے تو بجٹ بنائیں۔ یہ جو لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں ان کو سنڈے مارکیٹ میں ریڑھی لگوادیا کریں۔ فارغ رہنے سے بہتر ہے کہ کوئی نہ کوئی کام کرتے رہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری امورِعامہ سے دریافت فرمایا کہ امورِعامہ نے امسال کتنے لوگوں کو جاب (job) دلوائی ہے؟ اس پر سیکرٹری صاحب امورِعامہ نے کہا اس پر کوشش کی گئی تھی لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوشش کرتے رہیں۔

**امین:**

امین نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر بتایا کہ ان کے فرائض میں یہ شامل ہے کہ وہ کیش لاکر سیکرٹری صاحب کو دے دیتے ہیں۔ جبکہ اخراجات کا حساب رکھنے اور رسیدات چیک کرنے کی ذمہ داری محاسب کی ہوتی ہے۔

**شعبہ اشاعت:**

نیشنل سیکرٹری اشاعت سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جماعت کا رسالہ کونسا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس وقت جماعت کا ریگولر رسالہ تو کوئی نہیں ہے لیکن اخبارِ احمدیہ کا ایک حصہ باقاعدہ الفضل انٹرنیشنل میں آتا ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ تو اردو پڑھنے والوں کے لئے ہے۔ جرمن پڑھنے والوں کے لئے بھی ہونا چاہئے۔قبل ازیں جو listblick رسالہ بوجوہ ختم کیا گیا تھا اُس کے متبادل کوئی اور رسالہ نکالنا چاہئے تھا۔کوئی متبادل تجویز کرنا چاہئے تھا۔اب جو نئی نسل آرہی ہے اسے اردو پڑھنی نہیں آتی اور آپ کے قریباً 40 فیصد نئی نسل کے لوگ ہیں ان کو تو کچھ پتہ نہیں۔ اس لئے جرمن زبان میں بھی رسالہ نکالیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ نائب امیر صاحب، سیکرٹری اشاعت صاحب، مبلغ انچارج صاحب، باسط صاحب اور داؤد مجوکہ صاحب کی ایک کمیٹی بنا رہا ہوں۔ یہ کمیٹی جائزہ لے کر بتائے کہ جرمن زبان میں جماعتی رسالے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ کے رسالوں کی موجودگی میں کیا اس رسالہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس قسم کا رسالہ ہونا چاہئے جو تربیت کے لئے جماعت کے کام آسکے۔اس کی دو مہینے میں ایک رپورٹ تیار کرکے مجھے بھجوائیں۔

**ریجنل امراء:**

**ریجنل امراء کی ذمہ داریوں کے حوالہ سے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو بھی مرکز کی طرف سے صدران یا لوکل امیر کے نام سرکلر جاتا ہے اس کی ایک کاپی ریجنل امیر کو بھی بھجوایا کریں۔تا ان کے علم میں ہو کہ ان کے ریجن میں یہ یہ کام ہو رہا ہے۔اور تا وہ اس بات کا جائزہ لے سکیں کہ کیا وہ کام ہو بھی رہا ہے یا نہیں؟ لیکن ریجنل امراء کو لوکل جماعتوں کے اندرونی معاملات کے اندر دخل دینے کی اجازت نہیں ہے۔**

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ریجنل امیر اگر دیکھتا ہے کہ مرکز کی طرف سے آنے والی ہدایات پر کام نہیں ہو رہا تو وہ اس کی مرکز کو اطلاع کرے یا امیر جماعت کے علم میں لائے۔لیکن جہاں تک تعلق ہے کہ وہ کام مقامی سطح پر کس طرح کرنا ہے، کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہے تو اس میں ریجنل امراء کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت نہیں ہونی چاہئے ورنہ کام میں روک پڑے گی۔ہاں کام کی رفتار کا جائزہ لینا، مشاہدہ کرنا ریجنل امراء کا کام ہے اور اگر کہیں کمی دیکھیں تو مرکز کو اطلاع کریں۔ریجنل امراء لوکل امراء/صدران کو توجہ تو دلا سکتے ہیں کہ اس طرح مرکز کی طرف سے آرڈر آیا تھا لیکن یہ کام نہیں ہو رہا ہے۔اس کی طرف توجہ کریں۔** ریجنل امراء اپنے اپنے ریجن میں مرکز کے نمائندے ہیں تا مرکز کی طرف سے جو کام ریجن کے سپرد کئے گئے ہیں اس کی طرف توجہ دلائیں کہ یہ کام مرکز نے تمہارے سپرد کئے تھے ان کو بجالاؤ۔**لیکن ان کاموں کے طریقہ کار میں interference کرنا ریجنل امراء کا کام نہیں ہے۔**

وقفِ جدید کی مثال دیتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر سیکرٹری نے اپنا ایک طریقہ بنایا ہوا ہے کہ کس طرح چندہ جمع کرنا ہے۔کس طرح ٹارگٹ دینا ہے۔کس کے پاس جانا ہے۔یہ سارا اُن کا کام ہے۔ اس میں ریجنل امراء کی طرف سے interference نہیں ہونی چاہئے۔ ہاں ریجنل امراء کا کام ہے کہ وہ دیکھیں کہ ان کے ریجن میں فلاں فلاں جماعت کو اتنا ٹارگٹ دیا گیا تھا اور اس میں اب اتنا وقت باقی رہ گیا ہے اور اتنی وصولی باقی ہے۔اس کے لئے وہ اپنے ریجن کی جماعتوں کے صدران یا سیکرٹریانِ وقفِ جدید کو توجہ دلائیں گے۔اس توجہ دلانے کو interference نہیں کہیں گے۔

**شعبہ تعلیم:**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر نیشنل سیکرٹری تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ طلباء کی تعداد 625 اور طالبات کی تعداد 480 ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سب طلباء وطالبات کی کونسلنگ کریں۔اسی طرح یونیورسٹیز میں سیمینارز کا انعقاد کریں۔ اس سے اسلام کا تعارف ہو جائے گا۔ جو جرمن احمدی نوجوان طالبعلم ہیں ان کی مختلف موضوعات پر اسلام کے بارہ میں تقاریر رکھوائیں۔ان کو پہلے اس کام کے لئے تربیت دے کر trained کریں۔جب جرمن نوجوان اپنی قوم کو اسلام کی حسین تعلیمات کے بارہ میں بتا رہے ہوں گے تو اس کا یقیناً بہت اچھا اثر پڑے گا۔

**شعبہ سمعی وبصری:**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکرٹری سمعی وبصری سے دریافت فرمایا کہ ایم ٹی اے جرمن

سروس میں آپ کی طرف سے تیار کردہ کون کون سے پروگرام آتے ہیں؟ اس پر سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے ساتھ پروگرام ریکارڈ کیا جاتا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پروگرام کی ریکارڈنگ مجھے بھی بھجوائیں اور ساتھ یہ بھی بتائیں کہ کیا پروگرام ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تبلیغ اور تربیت کے حوالہ سے آپ جو پروگرام تیار کرنا چاہتے ہیں ان کے عناوین مجھے بھجوائیں اور ساتھ بتائیں کہ ان عناوین کے لئے یہ یہ لوگ مختص ہوں گے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسرا یہ بھی ضروری ہے کہ جب MTA پر جو جرمن زبان کے پروگرام آنے کا وقت ہے اس بارہ میں احباب جماعت کو پہلے سے علم ہو۔ اس بارہ میں جماعتوں میں اعلان ہوتا رہے تا کہ ایسے نوجوان جو جرمن زبان جانتے ہیں وہ ان پروگراموں کو دیکھیں اور سنیں اور زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

میٹنگ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوکل امراء اور ریجنل امراء سے ماہانہ اجلاسات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر ان امراء نے بتایا کہ اب جماعتوں میں باقاعدہ اجلاسات ہونے شروع ہوگئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو لوگ کمزور ہیں انہیں ان اجلاسات میں لے کر آنے کی کوشش کریں۔ اجلاس کا دورانیہ لمبا نہ ہو۔ ایک گھنٹہ کافی ہوتا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام عہدیداران کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: عہدیداران اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، نمازیں پڑھیں، مسجدیں آباد کریں۔ یہاں خطبات سننے کی طرف کافی توجہ ہے لیکن اس پر عمل بھی کریں۔ صرف یہ نہ کہیں کہ فلاں واقعہ بڑا اچھا لگا بلکہ اس پر عمل بھی کریں۔ اسی طرح اور بھی تربیتی پہلو ہیں اگر ان سب کو مدّنظر رکھیں تو عہدیدار ہی انقلاب لانے والے بن جائیں گے۔**

نیشنل مجلسِ عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ دو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

## اعلان نکاح

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد دو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

## خطبۂ نکاح فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمقام بیت السبوح فرینکفرٹ جرمنی۔ 15؍دسمبر 2012ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ کے بعد مسنونہ خطبہ نکاح ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاحوں سے پہلے چند باتیں بھی کہہ دیتا ہوں۔ نکاح اور شادی لڑکے اور لڑکی کے درمیان معاہدہ ہے اور لڑکے اور لڑکی کی وساطت سے دو خاندانوں کے درمیان معاہدہ ہے۔ پس اس معاہدہ کو پورا کرنے کے لئے اس کو قائم رکھنے کے لئے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر نبھانے کے لئے ہر قائم ہونے والے رشتہ کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور اس کے لئے جو رہنما اصول بیان فرمائے اس کی پہلی بات یہ فرمائی کہ تقویٰ اختیار کرو۔ بظاہر لوگ خوشی کے موقع پر دنیاوی رونقوں اور 'ہاہو' کی محفلوں اور خوشی اور ڈھولکیوں، ناچ گانوں کو شادی کے لئے اظہار کے طور پر سمجھتے ہیں کہ یہی کافی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں۔ ایک مومن کی شادی، ایک مومن کا رشتہ جب جڑتا ہے تو یہاں بھی تقویٰ مدّنظر ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول مدّنظر ہونا چاہئے۔ اس لئے بار بار نکاح کے خطبہ میں اس بات کی توجہ دلائی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظ رکھو گے تو تب ہی تمہارے رشتے اس دنیا میں بھی قائم رہنے والے ہوں گے اور اگلی نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں گے، اگلی نسلوں کو سنبھالنے والے ہوں گے اور خود تمہارے لئے بھی اور اگلے جہان کے لئے بھی بابرکت ثابت ہوں گے۔

ہدایات جو اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں بیان فرمائی ہیں کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھو۔ لڑکے کے لئے رحمی رشتے اپنے بھی ہیں اور جہاں وہ رشتہ قائم کر رہا ہے، اس لڑکی کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اسی طرح لڑکی کے لئے رحمی رشتے اپنے بھی ہیں اور جس لڑکے سے شادی ہو رہی ہے اس کے رشتہ دار بھی ہیں۔ اگر یہ باتیں دونوں لڑکا اور لڑکی مدّنظر رکھیں، ایک دوسروں کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھیں، ماں باپ کو عزت و احترام دیں تو کبھی بدمزگیاں پیدا نہیں ہوتیں۔ اسی طرح جو دونوں کے ماں باپ ہیں، لڑکے کے ماں باپ بھی گھر لے کر آتے ہیں تو اس کو بیٹی سمجھ کر گھر لائیں۔ لڑکی کے ماں باپ ایک بیٹے کو دامادی کا رشتہ دیتے ہیں تو پھر اس کو بیٹے کی طرح مقام دیں تا کہ اعتماد کی فضا قائم ہو، تا کہ آپس میں محبت اور پیار کی فضا قائم ہو۔ تا کہ رشتے دیرپا ہوں اور ہمیشہ نبھنے والے ہوں۔ تا کہ نیک نسلیں پیدا ہوں۔ پس یہ ایک پہلا بنیادی حکم نکاح کا اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان رشتوں کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ سچائی پر قائم رہو۔ سچائی معمولی اور عام سچائی نہیں بلکہ قولِ سدید ہے۔ وہ سچائی جس میں ذرہ سا بھی شبہ نہ ہو۔ کوئی ایچ پیچ نہ ہو۔ ایسی بات ہو جو صاف، کھری اور ستھری ہو۔ جو ہر قسم کی بدمزگیوں کو دور کرنے والی ہو۔ پس جب یہ چیزیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھو گے تو تقویٰ پر قائم رہو گے۔ پس ہمیشہ اپنے پیشِ نظر یہ بات رکھو کہ یہ دنیا ایک عارضی دنیا ہے اور اس کے بعد کی ایک ہمیشہ کی اور دائمی دنیا بھی ہے جہاں مرنے کے بعد انسان نے جانا ہے۔ یہ خوشی کے موقعے، یہ جوانی کی ترنگ تمہیں اگلی دنیا کو بھلا نہ دے بلکہ آئندہ کی خبر بھی رکھو۔ یہ دیکھو کہ تم نے آگے کیا بھیجا ہے۔ یہ دیکھو کہ تم آئندہ کے لئے جو بھی اعمال صالحہ بھیج رہے ہو وہ اللہ اور رسول کے احکامات کے مطابق ہیں۔ کیا تم اللہ اور رسول کی کامل اطاعت کر رہے ہو؟ اگر یہ چیزیں ہیں تو تمہیں اس دنیا کی خوشیاں بھی ملتی چلی جائیں گی اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوگے۔

پس یہ باتیں ہمیشہ ہر احمدی کو، ہر نئے قائم ہونے والے رشتہ کو ہمیشہ قائم رکھنی چاہئیں۔ کوئی بھی خوشی کا موقع ہو صرف اس دنیا کو ہی یاد نہ رکھو بلکہ ہمیشہ دین مدّنظر رہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات مدّنظر رہیں اور اس دنیا کی زندگی کے بعد کی اگلی دنیا بھی مدنظر رہے۔ اور جب یہ سب کچھ ہوگا تو پھر ایک ایسی زندگی ملے گی جو انشاء اللہ تعالیٰ خوشیوں سے بھرپور زندگی ہوگی۔ ایسی نسلیں پیدا ہوں گی جو دین پر قائم ہونے والی ہوں گی، جو ماں باپ کا نام روشن کرنے والی ہوں گی۔ پس کون ہے جو اپنے نام کو روشن نہ کرنا چاہتا ہو؟ کون ہے جو اپنی اولاد کی نیک تربیت نہ چاہتا ہو؟ کون ہے جو اپنی اولاد کو دین اور دنیا میں ایک اعلیٰ مقام پر دیکھنا نہ چاہتا ہو؟ اگر یہ سب چیزیں حاصل کرنی ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ، اور تقویٰ کو پیش نظر رکھو۔ اللہ کرے کہ یہ نئے قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنے والے ہوں۔ ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں، نیک پارسا ہوں، ایک دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھنے والے ہوں، ایک دوسرے کی برائیوں کو نظرانداز کرنے والے ہوں، ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والے ہوں تا کہ اس دنیا میں بھی خوشی کی زندگی بسر کریں اور آئندہ اگلے جہان کی بھی فکر کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا؛

1۔ عزیزم محمد منور خان صاحب ولد مکرم رانا محمد انور صاحب کا نکاح عزیزہ معزہ صدق خان صاحبہ بنت مکرم محمد خان صاحب کے ساتھ۔

2۔ عزیزم مظفر محمود صاحب ولد مکرم خالد محمود صاحب کا نکاح عزیزہ ثوبیہ ناصرہ خان صاحبہ بنت مکرم سلیم الدین صاحب کے ساتھ

3۔ عزیزم نعمان خان صاحب ولد مکرم سمیع اللہ خان صاحب کا نکاح عزیزہ یاسمین اعوان صاحبہ بنت مکرم ظفر احمد اعوان صاحب کے ساتھ۔

4۔ عزیزم ظہیر احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب (مرحوم) کا نکاح عزیزہ فرخندہ امجد صاحبہ بنت مکرم محمد امجد صاحب کے ساتھ

5۔ عزیزم اسامہ شفیق احمد صاحب ولد مکرم شفیق احمد صاحب کا نکاح عزیزہ صوفیہ احمد صاحبہ بنت پیٹر اونیسائیٹ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور فریقین کو از راہِ شفقت شرفِ مصافحہ سے نوازا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

## تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق تقریب بیعت ہوئی جس میں مراکش (Morocco)، کوسووو (Kosovo)، سیریا (Syria)، مصر (Egypt) اور جرمن قوم سے تعلق رکھنے والے چھ خوش نصیب افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بیعت کرنے والے ان نومبائع احمدیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ Mark Moseman۔ یہ جرمن نوجوان ہیں۔ لوکل امارت ویزباڈن سے تعلق ہے۔ انٹرنیٹ پر جماعتی لٹریچر پڑھنے کے بعد ویزبادن میں اسلام قرآن نمائش کے موقعہ پر حاضر ہوئے اور کئی سوالات بھی کئے۔ آٹھ ماہ جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کرتے رہے اور پھر تسلی پانے کے بعد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔

2۔ Haban Bajrami۔ ان کا تعلق کوسووو سے ہے اور جرمنی میں جماعت Frankenthal سے تعلق رکھتے ہیں۔

3۔ Kamal Ibrahim۔ عرب دوست ہیں اور مراکش سے تعلق ہے۔ جرمنی میں جماعت Viersen سے تعلق رکھتے ہیں۔

4۔ Ahmad Arsalan۔ عرب دوست ہیں ملک شام سے تعلق ہے۔ جرمنی میں جماعت Pforzheim سے تعلق ہے۔

5۔ Ahmad Mahamad Alsadik۔ ان کا مصر سے تعلق ہے اور جرمنی میں Heilbron جماعت سے تعلق ہے۔

6۔ Mohamad Chami۔ ان کا تعلق مراکش سے ہے۔ جرمنی میں جماعت Schwalberg سے تعلق رکھتے ہیں۔

بیعت کی اس تقریب میں اس موقع پر موجود ایک ہزار سے زائد احباب ، مرد و خواتین نے بھی شمولیت کی سعادت پائی۔ بیعت لینے کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے دعا کروائی۔

## فیملی اور انفرادی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے 82 افراد اور 29 سنگل احباب یعنی کل یکصد گیارہ (111) احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

یہ چند منٹ کی ملاقاتیں اور یہ تصویریں اور یہ تحائف ان خاندانوں کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ نہ صرف ان کے لئے بلکہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں بھی ان لمحات کی قدر کریں گی اور ان کو اپنے دلوں میں سنبھال کر رکھیں گی۔ خوش نصیب ہیں وہ جن کو یہ سعادتیں مل رہی ہیں۔ اللہ ان کے لئے مبارک کرے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Wiesbaden, Heilbron, Russeleheim, Darmstadt, Eppelheim, Frankfurt, Munchen, Munster, Wurzburg, Riedstadt, Goddelau, Gelnhausen, Hanua, Gross-Gerau, Giessen, Chemnitz, Iserlohn, Aachen, Soest, Pullheim, Boblingen, Morfelden, Dresden, Meschenich.

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب اور نومبائعین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

## جرمنی میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب اور نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا جرمن زبان میں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

اس پروگرام میں افغانستان سے تعلق رکھنے والے دو نوجوان بھائی بھی موجود تھے۔ ایک دسویں جماعت کا اور دوسرا نویں جماعت کا طالبعلم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ 'آپ نے کب بیعت کی ہے؟' اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے سات ماہ قبل بیعت کی ہے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ آپ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے متعلق کیا جانتے ہیں؟ آپ کا ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں؟ دونوں بھائیوں میں سے ایک نے جواب دیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق جس امام مہدی علیہ السلام نے اس زمانہ میں آنا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ماتحت نبی ہونا تھا۔ بالفاظِ دیگر اس نے امتی نبی ہونا تھا۔ یعنی امام مہدی ہی ہوں گے جن کے پاس 'اُمّتی نبی' کا ٹائٹل ہوگا۔ اور ان کے پاس نبوت کا درجہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کی وجہ سے ہوگا۔ اسے ہم ظلی نبی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ مہدی علیہ السلام کو جو نبوت دی گئی وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت دی گئی۔ ماضی میں کسی بھی نبی کو یہ ٹائٹل نہیں دیا گیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دریافت فرمانے پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد صاحب بھی یہاں موجود ہیں۔ جس پر ان کے والد صاحب جو وہاں پر موجود تھے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بتایا کہ انہوں نے اپنی ساری فیملی کے ساتھ بیعت کی ہے اور بتایا کہ ہمارے گھر کے قریب جماعت احمدیہ کی مسجد تھی۔ ہم وہاں جایا کرتے تھے اور اس طرح جماعت سے تعلق اور رابطہ قائم ہوا اور ہم جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے بعد ازاں دریافت فرمایا کہ یہاں پر کون کون نومبائع ہیں؟ جس پر ایک نوجوان نے بتایا کہ الحمدللہ مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اس نومبائع نے بتایا کہ میرا تعلق شام سے ہے اور مَیں یہاں جرمنی میں اسائلم پر ہوں۔ میرے ساتھ لاگر میں کچھ پاکستانی احمدی بھی رہتے ہیں، ایک دن وہاں کی لوکل جماعت کے صدر اُن احمدی احباب سے ملنے کے لئے وہاں گئے تو انہوں نے مجھے عید کی نماز پڑھنے کے لئے نماز سینٹر میں مدعو کیا۔ اس طرح مجھے احمدیت کے متعلق علم ہوا اور میرا جماعت سے رابطہ اور تعلق بڑھا۔

موصوف نے بتایا کہ اس سے قبل میں خلیج ریاستوں میں رہا ہوں اور دنیاوی چیزوں میں بہت زیادہ دلچسپی تھی۔ مجھے مذہب یا روحانیت وغیرہ میں دلچسپی نہ تھی۔ لیکن یہاں جرمنی میں میرا جماعت کے ساتھ تعارف ہوا۔ احمدیوں کے نماز سینٹر میں نماز پڑھنے سے مجھے ایک خاص تجربہ حاصل ہوا۔ اور نماز سینٹر کے روحانی ماحول نے مجھ پر مثبت اثر ڈالا جس کی وجہ سے مجھ میں تبدیلی پیدا ہوئی اور جماعت کے متعلق زیادہ سے زیادہ جاننے کی توجہ پیدا ہوئی اور آج میں نے بیعت فارم پُر کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا: کیا آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق پورا علم ہے؟ کیا آپ کو علم ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کے ساتھ ساتھ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کو اُمّتی نبی ہونے کا درجہ بھی عطا کیا گیا ہے؟ اس پر نومبائع نے جواب دیا کہ انہیں علم ہے کہ مسیح الزمان رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ہیں تاہم وہ شرعی نبی نہیں ہیں۔ اور میں ان کو ایک کشتی کی طرح سمجھتا ہوں۔ جو لوگ اس کشتی میں آجائیں گے وہ نجات پا جائیں گے۔ اور جو نشانات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح کے آنے کے بیان فرمائے ہیں اُن کو پورا ہوتا دیکھ رہا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک جرمن احمدی کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمن احمدی سے دریافت فرمایا کہ آپ نے احمدیت کیوں قبول کی ہے؟

اس پر جرمن احمدی دوست نے جواب دیا کہ انہوں نے ایک خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں مجھ سے بات کی اور کہا کہ میں ہی مسیح موعود ہوں۔ مَیں نہ نام جانتا تھا اور نہ ہی مجھے تصویر کا علم تھا۔ اس کے بعد ان کی ایک احمدی بھائی سے ملاقات ہوئی جنہوں نے انہیں انٹرنیٹ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی تو یہ وہی تصویر تھی جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گویا کوئی احمدی آپ کے پاس نہیں گیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی آپ کی رہنمائی فرما دی۔ اس پر جرمن احمدی نے جواب دیا کہ 'جی حضور۔ الحمدللہ'۔

اس کے بعد ایک مصری احمدی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کا تعلق کس فرقہ سے تھا؟ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ وہ سنّی مسلمان تھے۔ نیز انہوں نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو مَیں نے حضور کے سلام سے قبل ہی سلام پھیر دیا تھا اور نماز سے فارغ ہو گیا تھا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ 'اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ' ۔ یعنی امام ڈھال ہے۔ امام کی اطاعت لازمی ہے کیونکہ یہ ڈھال آپ کو بچاتی ہے۔ ہر معاملہ میں امام کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ نماز میں بھی امام کی اطاعت کرنا ضروری ہوتی ہے اور امام سے قبل نماز سے فارغ نہیں ہونا۔ امام کی اطاعت کرنا ہی احمدیت کی خوبصورتی ہے۔ احمدی حتی الوسع خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں، اور جو خلیفہ وقت کی طرف سے اُن کو رہنمائی ملتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں۔ پس جس کے ہاتھ پر آپ نے بیعت کی ہو اس کی اطاعت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ 'حضور مَیں نے اسی بات کا حلف اُٹھایا ہے۔'

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ آپ کو اس لئے بتایا ہے کہ اس سے پہلے آپ کو امام کی اطاعت کے حوالہ سے اس قسم کا تجربہ نہیں ہوا ہوگا۔ جو نئے احمدی ہوتے ہیں اور دوسرے فرقوں سے احمدی ہوتے ہیں بسا اوقات ان کو اطاعت کے متعلق پورا علم نہیں ہوتا۔ بہرحال یہی ایک طریقہ ہے جس سے آپ مضبوط ہو سکتے ہیں اور جماعت کی طاقت بھی اس میں ہے۔ تمام احمدی ایک ہاتھ میں ہیں، ایک ہاتھ کے اشارے سے بیٹھتے ہیں اور ایک ہی ہاتھ کے اشارے سے کھڑے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: اس کے بعد اب آپ کو جہاد کبیر کرنا چاہئے۔ اور جہادِ کبیر 'تبلیغ' ہے۔ آپ کو چاہئے کہ غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ مصری احمدی نے کہا کہ عرب ممالک میں تبلیغ نہیں ہوتی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عرب ممالک میں کھلے عام تبلیغ نہیں کر سکتے اس لئے ان ممالک میں ہمیں حکمت سے کام لینا پڑتا ہے۔ لیکن ایم ٹی اے کے ذریعہ عرب ممالک میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور مجھے بالعموم روزانہ عرب ممالک سے چار پانچ بیعتیں موصول ہوتی ہیں۔ بعضوں کو ایم ٹی اے کے ذریعہ پیغام ملتا ہے یا پھر بسا اوقات ان کے قریبی تعلقات رکھنے والے احمدی

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

# الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

## استحکام خلافت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی گرانقدر مساعی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16 فروری 2010ء میں مکرم محمد عثمان شاہد صاحب کے قلم سے ایک مضمون میں استحکامِ خلافت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی گرانقدر مساعی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر آپؑ کے جسد مبارک کے سرہانے کھڑے ہو کر حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے یہ عظیم الشان اور تاریخ ساز عہد کیا تھا کہ: ’’اے خدا میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ تو نے نازل کیا ہے مَیں اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا‘‘۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے پیغام کی اشاعت اور جماعت کی ترقیات وفتوحات کے لئے خداتعالیٰ کی قدیم سنت کے موافق اپنے بعد خلافت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مذکورہ عہد کی تکمیل کے لئے تمکنت و اشاعت دین کے لئے پیشگوئی کے مطابق قائم اس بنیادی ذریعہ اور ادارہ یعنی خلافت کے قیام، اس کی حفاظت اور اس کے استحکام و بقائے دوام کے لئے ہر ممکن وسیلہ اختیار فرمایا اور اپنے اقوال وافعال، خطبات وتقاریر اور مضامین وتحریرات نیز عملی منصوبوں اور اقدامات کے ذریعہ احباب جماعت کے دلوں میں یہ بات میخ کی طرح گاڑ دی کہ اب تمام تر روحانی ترقیات وفتوحات، خلافت سے وابستہ ہیں۔

خلافت اولیٰ کے انتخاب کے وقت جب بزرگان جماعت نے حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ کو خلیفہ منتخب کئے جانے کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ سے مشورہ مانگا تو آپؓ نے نہایت انشراح صدر سے فرمایا: ’’حضرت مولانا سے بڑھ کر کوئی نہیں اور خلیفہ ضرور ہونا چاہئے اور حضرت مولانا ہی خلیفہ ہونے چاہئیں ورنہ اختلاف کا اندیشہ ہے‘‘۔

خلافت اولیٰ کے قیام کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے خلیفۂ وقت کے ساتھ کامل وفا اور اطاعت کے وہ بے مثل نمونے دکھائے کہ بارہا حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس نمونے پر رشک کا اظہار فرمایا ایک موقعہ پر آپؓ نے فرمایا: ’’میرے اور میاں صاحب کے درمیان کوئی نقار نہیں۔ جو ایسا کہتا ہے وہ بھی منافق ہے۔ وہ میرے بڑے فرمانبردار ہیں انہوں نے مجھ کو فرمانبرداری کا بہتر سے بہتر نمونہ دکھایا ہے وہ میرے سامنے اونچی آواز بھی نہیں نکال سکتے انہوں نے فرمانبرداری میں کمال کیا ہے‘‘۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو خلیفہ منتخب ہوئے ابھی پندرہ روز بھی نہ گزرے تھے کہ انجمن کے بعض سرکردہ ممبران نے خلافت کے اختیارات کے متعلق سوالات اٹھانے شروع کردیئے۔ ایک موقعہ پر محترم خواجہ کمال الدین صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی موجودگی میں حضرت مرزا محمود احمد صاحب سے بھی یہی سوال کیا تو آپ نے جواباً فرمایا: ’’اختیارات کے فیصلہ کا وہ وقت تھا جبکہ ابھی بیعت نہ ہوئی تھی جبکہ حضرت خلیفہ اول نے صاف صاف کہہ دیا کہ بیعت کے بعد تم کو پوری پوری اطاعت کرنی ہوگی اور اس تقریر کو سن کر ہم نے بیعت کی تو اب آقا کے اختیار مقرر کرنے کا حق غلاموں کو کب حاصل ہے‘‘۔

اگرچہ خلافت اولیٰ کے سارے عرصہ میں باغیان خلافت نے منافقانہ طرزعمل اختیار کرتے ہوئے کبھی در پردہ اور کبھی کھل کر فتنہ گری کا بازار گرم کئے رکھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بارعب شخصیت اور آپؓ کے چٹان جیسے عزم کے سامنے یہ لوگ بے بس نظر آئے لیکن 1910ء میں آپؓ کی علالت کے دوران ان لوگوں کی منافقانہ چالوں میں پھر سے تیزی آگئی۔ چنانچہ اُن دنوں ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ایک بار حضرت مصلح موعودؓ کو یہ کہہ کر کہ ایک ضروری مشورہ کرنا ہے آپؓ کو اپنے ہمراہ مولوی محمد علی صاحب کے مکان پر لے آئے جہاں خواجہ کمال الدین صاحب اور چند دیگر افراد بھی موجود تھے۔ خواجہ صاحب کہنے لگے کہ آپ کو اس لئے یہاں بلوایا ہے کہ حضرت صاحب کی طبیعت بہت ناساز اور کمزور ہے اور چونکہ ہم لوگوں کو لاہور بھی جانا ہے اس لئے چاہتے ہیں کہ کوئی بات طے ہو جائے تا فتنہ نہ ہو اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو خلافت کی خواہش نہیں اور آپ کے سوا ہم خلافت کے قابل اور کسی کو نہیں دیکھتے اور ہم نے اس امر کا فیصلہ کرلیا ہے، البتہ صرف یہ چاہتے ہیں کہ خلافت کا فیصلہ ہمارے لاہور سے آجانے تک نہ ہونے دیں تا ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص جلد بازی کرے اور پیچھے فساد ہو۔

خواجہ صاحب کی اس پیشکش کے جواب میں حضرت مرزا محمود احمدؓ نے فرمایا کہ: ’’ایک خلیفہ کی زندگی میں اس کے جانشین کے متعلق تعیین کردینی اور فیصلہ کر دینا کہ اس کے بعد فلاں شخص خلیفہ ہو گناہ ہے میں تو اس امر میں کلام کرنے کو ہی گناہ سمجھتا ہوں‘‘۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات پر باغیانِ خلافت نے خلافت کے وجود سے ہی انکار کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے انہیں سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی یہاں تک کہہ دیا کہ آپ لوگ خلافت کے قیام سے انکار نہ کریں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ لوگ جس کو بھی خلیفہ مقرر کردیں گے ہم اسی کی بیعت کرلیں گے لیکن وہ لوگ انکار پر مُصر رہے۔ لیکن جماعت کی بڑی اکثریت نے جب حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کو خلیفہ تسلیم کرلیا تو فتنہ گروں نے آپ کو ناکام کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ کبھی یہ فتنہ پیغامیوں کی صورت میں ظاہر ہوا اور کبھی مصری فتنہ کی شکل اختیار کی، کبھی یہ فتنہ مستریوں کے لباس میں نمودار ہوا اور کبھی منان، وہاب کی صورت میں اس نے چہرہ دکھلایا۔ کبھی یہ اندرونی حملوں اور فتنوں کی صورت میں دکھائی دیا اور کبھی بیرونی یلغار کی صورت میں نظر آیا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ان تمام فتنوں کا نہایت جوانمردی سے مقابلہ کیا اور خلافت کی حفاظت واستحکام کے لئے اپنی تقریر وتحریر اور عملی منصوبوں اور اقدامات کے ذریعہ دنیا پر یہ ثابت کردیا کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور کسی کی مجال نہیں جو خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کو ناکام کر سکے۔ ایک موقعہ پر آپؓ نے فرمایا:

’’مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے اگر تم میں کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہو تو وہ اب میرے مقابلہ میں اٹھ کر دیکھ لے خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا بلکہ اسے ہی نہیں اگر دنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا اور ہر ایک جو میرے مقابل میں اٹھے گا گرایا جائے گا جو میرے خلاف بولے گا خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل اور رسوا ہوگا‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان مقام کو احمدیوں کے دلوں میں راسخ کردیا۔ ایک موقعہ پر آپ فرماتے ہیں:

’’تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقی خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی۔...... بیشک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہیں ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ نے یہ نکتہ بھی سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ جسے مقام خلافت پر سرفراز فرماتا ہے اسے اپنی بے پایاں تائیدات اور نصرت سے نوازتا ہے اور اس کے بالمقابل اٹھنے والی ہر آواز دبا دی جاتی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا:

’’جس کی آنکھیں دیکھتی ہوں وہ دیکھے اور جس کے کان سنتے ہوں وہ سنے کہ کیا خدا کے فضل نے ان تمام اعتراضات کو باطل نہیں کردیا جو مجھ پر کئے جاتے تھے اور کیا اس نے اسی پچیس سالہ نوجوان کو جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ وہ جماعت کو تباہ کردے گا خلیفہ بنا کر اور اس کے ذریعہ سے جماعت کو حیرت انگیز ترقی دے کر یہ ظاہر نہیں کردیا کہ یہ کسی انسان کا بنایا ہوا خلیفہ نہیں بلکہ میرا بنایا ہوا خلیفہ ہے اور کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے‘‘۔

استحکام خلافت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا ایک نمایاں کام صدر انجمن احمدیہ میں ضروری انتظامی تبدیلیوں کا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

’’آپؓ نے کس طرح انتظامی ڈھانچے بنائے۔ صدرانجمن احمدیہ کا قیام تو پہلے ہی تھا اس میں تبدیلیاں کیں ردّوبدل کی اس کو اس طرح ڈھالا کہ انجمن اپنے آپ کو صرف انجمن ہی سمجھے اور کبھی خلافت کے لئے خطرہ نہ بن سکے‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ کا انتخاب خلافت کے لئے قواعد وضوابط مقرر کرکے مجلس انتخاب کا تقرر بھی ایک اہم قدم ہے۔ اس حوالہ سے حضورؓ نے فرمایا:

’’جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا...... جماعت احمدیہ کو خدا کی خلافت سے تعلق ہے اور وہ خدا کی خلافت کے آگے اور پیچھے لڑے گی اور دنیا میں کسی شریر کو جو کہ خلافت کے خلاف ہے خلافت کے قریب بھی نہیں آنے دے گی‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت کے مقام، اس کی اہمیت، ضرورت اور برکات کو آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی زندہ رکھنے کے لئے یومِ خلافت منانے کی بھی تحریک فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے احباب جماعت کو قرآن وحدیث کے حوالوں اور واقعات کی روشنی میں یہ سمجھا دیا کہ درحقیقت خلیفہ جانشین رسول ہوتا ہے اور کامیابی و کامرانی، فتوحات وترقیات خلافت کے ساتھ وابستگی اور اس کی اطاعت وپیروی سے مل سکتی ہیں۔

ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا: ’’میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کرسکتے پس اگر تم خداتعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا کھڑا ہونا اور چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو‘‘۔

حضرت مصلح موعودؓ نے خلافت سے محبت اور وابستگی کے ضمن میں یہ بات بھی سمجھائی کہ اس محبت میں خلفاء کے مابین تفریق ہرگز ہرگز جائز نہیں اور یہ تمام تر وابستگی اس مقام اور منصب کی وجہ سے ہو جس پر کوئی بھی خلیفہ فائز ہوتا ہے یعنی منصب خلافت۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’بعض لوگ میری ذات کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے میں صاف طور پر سنائے دیتا ہوں کہ محض کسی کی ذات سے تعلق رکھنے والے عموماً ٹھوکر کھایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو انبیاء کی صفات بھی ان کے درجہ اور عہدہ کے لحاظ سے ہی ہوتی ہیں نہ ان کی ذات کے لحاظ سے۔ پس تمہیں درجہ کی قدر کرنا چاہئے کسی کی ذات کو نہ دیکھنا چاہئے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں کہ اگر تم سچے اعتراض تلاش کرکے بھی میری ذات پر کرو گے تو خداتعالیٰ کی تم پر لعنت ہوگی اور تم تباہ ہو جاؤ گے کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے۔ دراصل اس مقام کی عزت کے لئے خداتعالیٰ اس کے مخالفین کو تباہ کردیتا ہے‘‘۔

حضرت مصلح موعود کی استحکام خلافت کے لئے کوششوں میں ایک نمایاں کام ذیلی تنظیموں کا قیام اور ان کے عہد میں اس بات کا نمایاں ذکر فرمانا ہے کہ وہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں گے۔ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے ہر قربانی کے لئے ہردم تیار رہیں گے۔ ہمیشہ خلافت کے مطیع اور فرمانبردار رہیں گے اور اپنی اولاد کو بھی نسل درنسل خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی استحکام خلافت کے لئے ان کوششوں کے نتیجہ میں آج بلاشبہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اب خلافت احمدیہ کو انشاء اللہ کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا اور کوئی دشمن طاقت اس کو گزند نہ پہنچا سکے گی۔

# Muslim Television Ahmadiyya
# Weekly Programme Guide
22nd February 2013 – 28th February 2013

*Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.*
*For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530*

## Friday 22nd February 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 Pan African Dinner 2011: A dinner with Huzoor, attended by guests from various African Countries.
02:25 Japanese Service
02:40 Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 11th June 1996.
03:45 Aaina: An Urdu discussion programme
04:15 Qur'anic Archaeology: Part 2
04:55 Liqa Ma'al Arab: recorded on 27th September 1995.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Qur'an
06:45 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2009: An address delivered by Huzoor.
07:40 Siraiki Service
08:15 Rah-e-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Fiq'ahi Masa'il
11:35 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:00 Seerat-un-Nabi (saw)
13:00 Live Friday Sermon
14:15 Yassarnal Qur'an
14:35 Bengali Reply to Allegations
15:45 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2009 [R]
19:25 Real Talk
20:20 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-e-Huda

## Saturday 23rd February 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40 Yassarnal Qur'an
01:10 Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema 2009
02:15 Friday Sermon: recorded on 8th February
03:25 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th September 1995.
06:00 Tilawat
06:10 Al-Tarteel
06:05 Jalsa Salana Germany: Address delivered by Huzoor on 16th August 2009.
08:05 International Jama'at News
09:00 Question & Answer Session: 8th December 1996.
09:45 Indonesian Service
10:45 Friday Sermon: Recorded on 22nd February 2013
11:55 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05 Story Time
12:30 Al Tarteel [R]
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Kuch Yaadein Kuch Baatein
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al Tarteel
18:00 MTA World News
18:25 Jalsa Salana Germany 2009 [R]
19:45 Faith Matters
20:45 International Jama'at News
21:15 Rah-e-Huda [R]
22:50 Story Time [R]
23:15 Friday Sermon [R]

## Sunday 24th February 2013

00:30 MTA World News
00:50 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:05 Al-Tarteel
01:35 Jalsa Salana Germany 2009: Huzoor's Address
03:00 Friday Sermon [R]
04:10 Kuch Yaadein Kuch Baatein
04:55 Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd October 1995.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
06:50 Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 17th February 2013.
08:00 Faith Matters
09:00 Question and Answer Session (English): recorded on 15th February 1998.
10:00 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon delivered on 23rd March 2012.
12:15 Tilawat & Yassarnal Qur'an
13:00 Friday Sermon [R]
14:00 Bengali Reply to Allegations
15:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna): Rec. 24/02/2013
16:10 Beacon of Truth
17:15 Kids TIme
17:45 Yassarnal Qur'an
18:05 MTA World News
18:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
19:40 Real Talk
20:30 MTA Variety
21:05 Beacon of Truth
22:10 Friday Sermon
23:15 Question and answer session (English) recorded on 15th February 1998.

## Monday 25th February 2013

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class
02:25 MTA Variety
03:00 Friday Sermon: Recorded on 22/02/2013
04:05 Real Talk: English discussion programme
04:55 Liqa Ma'al Arab: Rec. on 4th October 1995.
06:00 Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:35 Al-Tarteel
07:00 Inauguration of Baitul Wahid Mosque, Feltham.
08:00 International Jama'at News
08:30 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
09:00 Rencontre Avec Les Francophones
10:05 Indonesian Service
11:00 Jalsa Salana Qadian Speeches
12:00 Tilawat
12:15 Al-Tarteel
13:00 Friday Sermon
14:05 Bangla Shomprochar
15:10 Jalsa Salana Qadian Speeches [R]
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Al Tarteel
18:00 MTA World News
18:20 Inauguration of Baitul Wahid Mosque [R]
19:20 Real Talk
20:15 Rah-e-Huda [R]
21:45 Friday Sermon [R]
22:50 Jalsa Salana Qadian Speeches [R]
23:25 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood (as) [R]

## Tuesday 26th February 2013

00:20 MTA World News
00:20 Tilawat & Insight
00:40 Al Tarteel
01:10 Inauguration of Baitul Wahid, Feltham
02:05 Kids Time
02:35 Friday Sermon
03:40 Jalsa Salana Qadian Speeches
04:20 Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
04:50 Liqa Ma'al Arab: Recorded on 10th October 1995
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Yassarnal Qur'an
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna): Rec. 24/02/2013
08:00 Insight: recent news in the field of science
08:15 Ken Harris: Oil Painting
09:00 Question & Answer Session: English Q &A recorded on 15th February 1998, Part 2.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:05 Tilawat & Insight
12:30 Yassarnal Qur'an
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:15 Spanish Service
15:15 Ilmul Abdaan
16:30 Seerat-un-Nabi (saw)
17:00 Le Francais C'est Facile
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class [R]
19:30 Arabic Service
20:30 Insight: recent news in the field of science
20:55 Ilmul Abdaan
21:30 Ken Harris: Oil Painting [R]
22:15 Seerat-un-Nabi (saw)
23:00 Question and Answer Session [R]

## Wednesday 27th February 2013

00:15 MTA World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Qur'an
01:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) Class
02:30 Le Francais C'est Facile
03:00 Ken Harris: Oil Painting
03:30 Ilmul Abdaan
04:10 Seerat-un-Nabi (saw)
04:45 Liqa Ma'al Arab
06:00 Tilawat & Dars
06:35 Al-Tarteel
07:10 Inauguration of Baitul Wahid, Feltham
08:10 Real Talk
09:10 Question & Answer Session: rec. on 08/12/1996
10:15 Indonesian Service
11:15 Swahili Service
12:05 Tilawat & Dars
12:30 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: rec. on 18th May 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Fiq'ahi Masa'il
15:30 Kids Time
16:00 Faith Matters
17:00 Maidane Amal Ki Kahani
17:55 Al-Tarteel
18:30 MTA World News
18:50 Inauguration of Baitul Wahid, Feltham [R]
19:50 Real Talk [R]
20:50 Fiq'ahi Masa'il [R]
21:15 Kids Time [R]
21:50 Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:45 Friday Sermon [R]
23:40 Intikhab-e-Sukhan: poem request programme

## Thursday 28th February 2013

00:45 MTA World News
01:05 Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
01:20 Al-Tarteel
01:55 Inauguration of Baitul Wahid, Feltham
02:55 Fiq'ahi Masa'il
03:20 Moshaairah: an evening of poetry
04:20 Faith Matters
05:20 Liqa Ma'al Arab.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an
07:00 Inauguration of Baitul Aman Mosque, London. Including an address delivered by Huzoor.
08:10 Beacon of Truth
09:15 Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 08/07/96
10:15 Indonesian Service
11:15 Pushto Service
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30 Yassarnal Qur'an
12:55 Beacon of Truth [R]
13:55 Shotter Shondhane
14:55 Aaina
15:20 Qur'anic Archaeology
16:05 Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
17:40 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:20 Inauguration of Baitul Aman Mosque [R]
19:30 Faith Matters
20:30 Qur'anic Archaeology [R]
21:15 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:25 Aaina [R]
22:55 Beacon of Truth [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).***

**Al Fazl International Weekly, London**

**TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)**

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 15 February, 2013 | Issue No. 07

# اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

## {2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات ۔مربی سلسلہ احمدیہ)

**(قسط نمبر72)**

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اے دشمنانِ احمدیت! جو اپنے ذاتی مفاد کی خاطر حضرت خاتم الانبیاء، محسن انسانیت، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ظلم و بربریت کی داستانیں رقم کر رہے ہو، تمہیں آج میں واضح طور پر اور تحدّی سے یہ کہتا ہوں کہ تمہارا مقدر ناکامیاں ہیں، تمہارا مقدر تباہی و بربادی ہے اور تمہاری مقدر ذلت وخواری ہے۔جس خدا کے نام پر اور جس حبیبِ خدا کے نام پر تم یہ ظلم و بربریت کر رہے ہو وہ خدا ضرور اپنی غیرت دکھائے گا۔ وہ خدا اپنے حبیب کی عزت و ناموس کی خاطر تمہیں ضرور پکڑے گا کہ وہی اپنے حبیب سے حقیقی پیار کرنے والا ہے جسے قطعاً یہ برداشت نہیں کہ محسن انسانیت کو ظلم و بربریت کرکے بدنام کیا جائے۔پس اب بھی ہوش کرو اور وقتاً فوقتاً آفات کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تنبیہی پیغام مل رہے ہیں انہیں سمجھو ورنہ جس دن اذنِ الٰہی نے آخری فیصلہ کرلیا اس دن تمہاری خاک بھی نظر نہیں آئے گی۔پس ہوش کرو، ہوش کرو۔اللہ تعالیٰ تمہیں عقل دے۔تم اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ تم اپنے کسی بھی حربہ سے جماعت احمدیہ کو تباہ کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں ہر روز اپنے فضلوں کے وہ نظارے دکھا رہا ہے جو ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر ہیں‘‘۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2011ء، بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 9نومبر 2012ء صفحہ:12، 13)

---

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں Persecution Report بابت ماہ ستمبر 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔آمین ثم آمین

---

## فَسَادُ الْعَالِمِ فَسَادُ الْعَالَمِ

**مانگٹ اونچا، ضلع حافظ آباد:** عام طور پر کسی عالم دین کی موت کو ایک وسیع گروہ کے لئے صدمۂ عظیمہ یعنی موت سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن آج کل پاکستان میں نام نہاد علماء دین کی طرف سے برپا کیا جانے والا فساد بھی اپنے دائرہ کار اور شدت کی بناء پر’’فَسَادُ الْعَالَمِ‘‘ کے زمرہ میں آتا ہے۔بطور مثال ضلع حافظ آباد کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے، بنیادی تعلیم کے شعبہ میں انتہائی پسماندہ اس ضلع میں گزشتہ چند ماہ سے شر پسند معاند عناصر انتہائی متحرک ہیں اور پولیس بھی مورخہ 17 اگست کو احمدیہ قبرستان میں قبروں کے کتبوں پر سیاہی پھیر چکی ہے تا کسی طرح ان مولویوں کو خوش کر سکے۔

مولویوں نے 26 ستمبر کی شام کو نماز کے بعد ’ختم نبوت کانفرنس‘ کے انعقاد کا اعلان کیا جس کی تشہیر پر بہت خرچ کیا گیا۔مولوی کی گزشتہ کارستانیوں کو دیکھتے ہوئے مقامی احمدیوں کی فکرمندی ایک فطری امر تھا اس لئے بعض احمدی ڈی پی او سے ملے۔ بعد ملاقات اس ضلعی پولیس افسر نے مولویوں کی کانفرنس کا اجازت نامہ تو قائم رکھا مگر انتہائی شر پسند اور شعلہ بیان مفسد مولوی اللہ وسایا کا ضلع کی حدود میں داخلہ منع کر دیا۔ قصہ مختصر اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شدید بدزبانی کی گئی اور سامعین کو جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ کے سہارے خوب بھڑکایا اور اکسایا گیا۔یاد رہے کہ اس کانفرنس کی حاضری انتظامیہ کے دعاوی کے باوجود محدود رہی۔

سامعین کی کمی کا ازالہ کرنے کے لئے ان مولویوں نے دو دن بعد مورخہ 28 ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد پولیس کی موجودگی میں جلوس نکالا۔اس جلوس کے شرکاء مقامی احمدی مکرم ذوالفقار مانگٹ صاحب کے گھر کے قریب سے گزرے اور رُک کر شدید نعرے بازی کی، تب مکرم ذوالفقار مانگٹ نے اس بدزبانی پر طیش میں آکر ان شر پسند مولویوں پر سختی کی لیکن پولیس نے بیچ بچاؤ کروا دیا۔معاملہ وقتی طور پر تو رفع دفع ہو گیا لیکن ایک ہی گاؤں میں رہنے والوں کی باہمی چپقلش ختم نہ ہو سکی اور فریقین نے پولیس تک اپنا معاملہ پہنچا دیا۔

پولیس نے مورخہ 29 ستمبر کو چند احمدیوں کو کسوکی تھانے میں بلایا۔مولویوں نے ان احمدیوں کی تھانے میں موجودگی کی اطلاع ملتے ہی تھانے کی عمارت کا گھیراؤ کر لیا اور شر پسندوں سے خشت زنی شروع کروادی۔چند غنڈے تھانے کی عمارت کی چھت پر چڑھ گئے اور وہاں سے سنگ زنی کرنے لگے۔ان پتھروں کی براہ راست زد میں آکر عمارت میں موجود تین احمدی مکرم قیصر ہمایوں صاحب، مکرم سکندر حیات صاحب اور مکرم شہادت خان صاحب زخمی ہو گئے نیز اس حملہ میں دو دوسرے احمدی مکرم ذوالفقار مانگٹ صاحب اور مکرم محمد ارشد صاحب زخمی ہو گئے۔ احمدیوں کو نشانہ بنانے کے لئے پاکستان کی سرکاری عمارت پر ان شر پسندوں کا حملہ اس قدر شدید تھا کہ ڈی پی او نے پولیس کی ایلیٹ فورس سے استدعا کی کہ فوری کارروائی کرکے تھانہ کی حفاظت کی کوشش کریں۔

اس وقوعہ کو بنیاد بنا کر پولیس نے دو احمدیوں مکرم ذوالفقار مانگٹ صاحب، ان کے بھائی مکرم منور احمد مانگٹ صاحب اور مکرم محمد ارشد صاحب کے خلاف مولوی قاری محمد یوسف کی درخواست پر دفعہ PPC 506/II کے تحت ایف آئی آر نمبر 374 تھانہ کسوکی میں مورخہ 29 ستمبر کو درج کر لی اور فوری طور پر مکرم ذوالفقار مانگٹ اور مکرم محمد ارشد کو گرفتار کر لیا نیز پولیس نے آٹھ غیر احمدیوں پر تھانہ پر حملہ کے جرم میں مقدمہ کیا۔

مقامی احمدیوں میں ضلع حافظ آباد کی پولیس کی مولویوں کی غنڈہ گردی کے سامنے مکمل پسپائی اور ان مولویوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی شرارتوں کو دیکھتے ہوئے شدید فکرمندی پائی جاتی ہے۔

## دارالحکومت میں بھی فساد کی مرض

**اسلام آباد، 7 ستمبر:** ہر ملک کی کوشش ہوا کرتی ہے کہ اس کا دارالحکومت ہر طرح کی شورش، وبائی امراض اور بدانتظامی سے مکمل طور پر محفوظ رہے کیونکہ دارالحکومت ریاست کا دل ہوا کرتا ہے، لیکن پاکستان میں مذہبی دیوانگی اور احمدیت کی ترقیات کا خوف آسیب بن کر گلی گلی گل کھلا رہا ہے۔اسی مرض کے مہلک جراثیم اب ملک کے دل یعنی دارالحکومت تک پہنچ چکے ہیں۔الغرض اسلام آباد میں مولوی نے فرمائش کی اور ریاست نے گھٹنے ٹیک دیئے، یوں اسلام آباد کی مشہور عالم لال مسجد میں 7 ستمبر کو ختم نبوت کانفرنس کرنے کا پروانہ مہیا ہو گیا۔تمام تعلیم یافتہ لوگ واقف ہیں کہ پاکستان میں ختم نبوت ایک ایسا عنوان ہے کہ جس کی مدد سے ملک میں فرقہ واریت کو ہوا دی جا سکتی ہے اور اس اختلافی موضوع پر یک طرفہ حوالے پیش کرکے عوام کی مذہبی دیوانگی کو بھڑکانا مولوی کے لئے نہایت آسان کام ہے اور دوسری طرف حکومت وقت اور مولوی نے مکمل انتظام کیا ہوا ہے کہ احمدیوں کو اپنے دفاع یا اصل حقیقت کا ایک لفظ بھی پیش کرنے کا موقع نہ مل جائے۔ الغرض دشمنوں کی اس محفل میں احمدیوں پر مکمل زبان بندی لاگو ہے۔

شائد ہمارے بعض قارئین کو یہ باتیں محض مبالغہ آرائی یا زیب داستان کے لئے بڑھائے گئے الفاظ یا تلخ نوائی معلوم ہوں، اس لئے بطور مثال لال مسجد کی اس کانفرنس میں شعلہ بیان معاند مقررین کی ہر قسم کے مزاج، پس منظر اور تعلیم وتربیت کے حامل عوام سے مشتعل کرنے والے خطابات سے چند نمونے درج کئے جاتے ہیں تا ہر زیرک انسان پاکستان کی مذہبی صورت حال کا اندازہ کر سکے:

مولوی ظہور علوی، خطیب مسجد امدادیہ F6/4 نے سب کو بتایا کہ قادیانی دہشت گرد ہیں۔

مہتاب عباسی، ایڈیٹر روزنامہ اوصاف: 1973-1974ء میں تحریک ناموس رسالت میں بہت زیادہ قربانیاں دی گئی تھیں۔(حالانکہ اس تمام بدامنی میں صرف احمدی ہی شدید متأثر ہوئے تھے)

مولوی عامر صدیقی، خطیب مسجد G-6 مرکز: لال مسجد نے ہمیشہ اسلامی تحریکات میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔لوگ پوچھتے ہیں کہ پھر لال مسجد اور مدرسہ حفصہ کے خلاف حکومت وقت کو آپریشن کیوں کرنا پڑا تھا؟ میرا جواب ہوتا ہے کہ اسلام کی تائید کی وجہ سے ہی ہوا تھا۔

مولوی شفیق الرحمٰن: جو کوئی اپنی ولدیت تبدیل کرتا ہے وہ جائز بیٹا نہیں ہوا کرتا ہے۔قادیانی ناجائز ہیں کیونکہ ان لوگوں نے اپنا باپ تبدیل کر لیا ہے۔(نعوذ باللہ من ذالک)

پیر لقمان ہزاروی: مرزا نے جہاد کی ممانعت کا اعلان کیا اور اسے دہشتگردی قرار دیا تھا۔اے قادیانیو! سن لو کہ جہاد جاری رہے گا......ہم دہشتگرد نہیں ہیں اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لئے ہر قربانی کریں گے۔اگر ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی کی گئی تو ہر شخص (قاتل ممتاز) قادری بن جائے گا۔

قاری خورشید، جامعہ فرقانیہ راولپنڈی: جو کوئی اجرائے نبوت کی دلیل پوچھتا ہے وہ بھی کافر ہے...... امریکی سرکار نے پاکستانی حکومت کو خط لکھا ہے کہ قادیانیوں کی حفاظت کی جائے۔اب امریکہ خود ایک دہشتگرد ملک ہے۔اگر ان لوگوں کے کہنے پر ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی گئی تو اس کے بعد اٹھنے والے فتنوں کی حکومت ذمہ دار ہوگی۔

علامہ عبدالعزیز حکیم (اہل حدیث)، مولوی عبدالحق (جمیعت علمائے اسلام پنجاب) مولوی شمس وغیرہ نے بھی ہرزہ سرائی کی۔

جمیعت علمائے اسلام کے مفتی کفایت اللہ نے کہا کہ اس فتنہ (یعنی احمدیت) کا نام ونشان مٹا دیا جائے گا۔

مولوی عطاء الرحمٰن (جے یو آئی کے ایم این اے) نے کہا کہ مرزا غلام احمد برطانیہ کا ملازم تھا اور ہمارے قائد نے 1974ء میں اس فتنہ کا خاتمہ کر دیا۔

مولوی طاہر اشرفی کی بدزبانی کے بعد قاری مشتاق احمد، راولپنڈی نے دھمکی دی کہ اگر قادیانی سیٹلائٹ ٹاؤن میں اپنی عبادتگاہ کے سِیل ہونے پر احتجاج کرتے ہیں تو ان کو اس عمارت کی ایک اینٹ بھی نہیں ملے گی۔

مولوی عبدالعزیز نے اعلان کیا کہ یہ لال مسجد سب فرقوں کے لئے ہے خواہ وہ تحفظ ختم نبوت والے ہوں یا (کالعدم) سپاہ صحابہ والے۔

کانفرنس کے اختتام پر جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار اور بیہودہ نعرہ بازی بلند آواز میں کی گئی۔

لال مسجد کی کانفرنس کے علاوہ دارالحکومت کی بارہ مساجد میں جماعت احمدیہ کے خلاف ناحق بدزبانی کی گئی۔اس گندہ دہانی کی مثالیں درج کرنا کافی مشکل کام ہے۔گندی گالیاں اور غیر شریفانہ فقرات چھوڑ کر چند جملے درج ہیں:

’سامراج نے 1857ء میں قادیانیت کا پودا لگایا۔ یہ سامراج کے ایجنٹ ہیں۔(یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کا آغاز 1857ء سے 32 سال بعد ہوا)‘۔’اپنی جان کی قربانی سے اپنے اسلام کا ثبوت دو۔قادیانی دہشتگردی میں ملوث ہیں‘۔’شیعہ لوگ 12 اماموں کو مانتے ہیں۔شیعہ، قادیانی اور ہزارہ والے سب مرتد ہیں‘۔’قادیانیوں کا سماجی، کاروباری اور ذاتی نوعیت کا مکمل بائیکاٹ کرو‘۔’نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا ہے۔کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔انبیاء کی بجائے اب علمائے کرام کو ہی یہ عظیم ذمہ داری سونپی جا چکی ہے‘۔وغیرہ

**(باقی آئندہ)**